تیسری صدی هجری کی کتاب حدیث

کتاب المؤمن

تالیف

حسین بن سعید اهوازی

تحقیق و ترجمہ

مولانا سید مرتضیٰ حسین صدر الافاضل لکھنوی

دار الثقافة الاسلامیہ پاکستان

تالیف

حضرت حسین بن سعید اہوازی
(تیسری صدی ہجری)

شرح و مقدمہ

سید مرتضیٰ حسین صدر الافاضل

یکے از مطبوعات

دار الثقافۃ الاسلامیۃ پاکستان

۲ - جے - ۵/۴ ـــــ ناظم آباد ـــــ نمبر ۲ ـــــ کراچی

نام کتاب ـــــــــــ کتاب المؤمن
تالیف ـــــــــــ حسین بن سعید اہوازیؒ
شرح ومقدمہ ـــــــــــ سیّد مرتضیٰ حسین
ناشر ـــــــــــ دار الثقافۃ الاسلامیہ
طبع دوم ـــــــــــ ۱۴۰۴ھ - ۱۹۸۴ء
طبع سوم ـــــــــــ ۱۴۱۲ھ - ۱۹۹۲ء

یکے از مطبوعات

دار الثقافة الاسلامية پاکستان

۲ - جے - ۵/۴ — ناظم آباد نمبر ۲ — کراچی

فہرست

فہرست

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمہ

بزرگان ملت کے آثار کا تحفظ زندہ قوموں کی خصوصیت ہے۔ اور محمدؐ و آل محمدؐ کے تعلیمات کی اشاعت تو ہر مسلمان کا فریضہ ہے۔ "کتاب المومن" اسی فرض کی انجام دہی ہے یہ کتاب گردش زمانہ کے ہاتھوں عام نگاہوں سے اوجھل تھی، دو تین قلمی نسخے کتاب خانوں کی زینت تھے۔ جس میں سے ایک نسخہ میرے ایک بھائی کی کتابوں سے برآمد ہوا۔ جو میرے لیے ازحد خوشی کا باعث تھا، کتاب المومن، امام رضا علیہ السلام کے صحابی کی تالیف تھی۔ اس لیے فخر بھی ہوا۔

"تاریخ تدوین حدیث شیعہ"[1] لکھتے ہوئے میں نے محسوس کیا تھا کہ علماء سابقین نے پہلی دوسری صدی ہجری کے چھوٹے چھوٹے تالیفات اور بڑی بڑی کتابوں کو اپنے ضخیم مجموعوں میں جمع کرکے احادیث واقوال محمدؐ و آل محمدؐ علیہم السلام کو محفوظ کرلیا یہ ان کا بڑا احسان تھا، لیکن اگر وہ مجموعے الگ الگ بھی مل جاتے تو بڑا کام ہوتا۔ کتاب المحاسن، برقی اور کتاب الکافی، کلینی کے مصادر مل جاتے! اکابر محدثین اور روایان احادیث کے انداز جمع و تدوین کا علم حاصل ہوجاتا۔

کتاب المومن ان کتابوں میں ہے جس سے علامہ برقی اور علامہ کلینی، علامہ طوسی اور علامہ مجلسی نے فائدہ اٹھایا۔ ان کی کتابوں میں اس کی حدیثیں موجود ہیں۔ آج ہم آپ کے سامنے اصل کتاب پیش کر رہے ہیں اور عرب و عجم میں یہ پہلی پیش کش ہے

۱۔ تاریخ تدوین حدیث و تذکرہ شیعہ محدثین: طبع حسینی مشن راولپنڈی۔ دوسرا ایڈیشن زیر قلم ہے۔

کتاب المومن ــــ انسانی حقوق و فرائض کی دستاویز ہے۔ اس کتاب میں اہل ایمان کو باہمی اخوت، ایثار، ہمدردی اور تعاون کا درس دیا گیا ہے۔ ائمہ اہل بیت نے مسلمانوں کی قدر و قیمت سمجھائی ہے۔ مؤلف نے امیروں کو غریبوں کی خبرگیری کی دعوت دی ہے، غریبوں کو عزت نفس اور احترام ذات کا سبق دیا ہے۔ کتاب المومن، ائمہ اہل بیت علیہم السلام کے فلسفۂ اخلاق و معاشرت کی تعلیم کا مجموعہ اور دین اسلام کے عملی پہلوؤں کا اہم ذخیرہ ہے۔ کتاب کے آٹھ باب ہیں جیسے جنت کے آٹھ دروازے ہر باب میں عقیدہ و عمل، نیت و ثواب، دعوت و تبلیغ کے رنگا رنگ پہلو سامنے لائے گئے ہیں۔

مومن کی سختیوں کا ذکر ــ مومنوں کے ثواب کا بیان ــ مومنوں کی اخوت کا تذکرہ ــ مومن کا مومن پر حق ــ مومن کی تکلیف دور کرنے کا ثواب اور اس کی حاجت براری کا اجر ــ مومن کو خوشحال کرنے کا شرف ــ مومن کی ملاقات اور بیمار پرسی کی تاکید ــ مومن کو سیر و سیراب کرنے، لباس دینے اور قرض ادا کرنے کے فوائد ــ مومنین کے باہمی احترام و اعزاز کی تفصیل ــ زیر نظر کتاب کے مسائل ہیں۔ کم و بیش دو سو حدیثوں میں تمثیل اور تشویق کے طور پر فرائض و احکام کی تفصیل موجود ہے۔ اگر مسلمان اس کتاب پر غور کریں تو انہیں انسان شناسی کی اعلیٰ مثالیں اور اعلیٰ تعلیمات ملیں گی۔ جن پر عمل کرنے سے ہمارے بے شمار معاشی اور اخلاقی مشکلات حل ہو سکتے ہیں۔

کتاب المومن کا قلمی نسخہ :

میرے پاس جو قلمی کتاب ہے اس کی روشنائی اور کاغذ کی عمر زیادہ سے زیادہ ڈیڑھ سو برس ہو گی اس کا سائز $\frac{۲۲ \times ۱۸}{۸}$ ہے۔ اس کی پہلی سطر ہے۔

کتاب المومن : تالیف الحسین بن سعید الاہوازی قدس سرہ و ہو کوفی ثقۃ

وقد تحوّل الی قم۔ ثم توفی رحمۃ اللہ۔

دوسری سطر :۔ بقم ایضاً۔ "ولہ کتب جیدہ . . . . . . "

آخری صفحے کے دائیں حاشیہ پر یہ لکھ کر کاتب نے قلم روک لیا ہے :

"سلخ محرم[1]"

سولہ ورق یا بتیس صفحے ہیں، اور ہر صفحے پر، ۲۶، ۲۲، ۲۱، ۲۳، ۲۲، سطریں ہیں گویا بائیس سطر اوسط ہے۔ کاتب خوشخط اور بظاہر عالم ہے کہ اغلاط کم ہیں۔ حدیثوں کو مسلسل لکھا ہے۔ کوئی علامت اور امتیاز نہیں ہے۔ چار جگہ حاشیہ پر نسخۂ بدل اور تین جگہ مختصر تشریحی حاشیہ ہے۔ نہ کاتب کا نام ہے نہ کتابت کی تاریخ مگر نسخہ عمدہ ہے۔ پاکستان میں اس کتاب کے کسی نسخہ کا سراغ نہ مل سکا۔ خوش قسمتی سے انہی دنوں ایک ایرانی فاضل اور نجفی طالب علم لاہور آئے موصوف نے حجتہ السلام مولانا سید عبدالعزیز طباطبائی کو خط لکھنے کا مشورہ دیا۔ میں نے خط لکھا جواب آیا :

"یک نسخہ ازاں در کتاب خانہ مرکزی دانش گاہ
تہران ضمن مجموعہ ہست۔ نسخۂ دیگر ازاں در تبریز نزد
آقای سید عبدالحجہ ایروانی ہست ومن از نسخۂ دانش
گاہ برائے خودم عکس گرفتم ۔ من یک نسخۂ ازایں کتاب
دارم و با نسخۂ تبریز خودم بردم مقابلہ کردم . . . . . .
یک نسخۂ دیگر از کتاب مومن بخط حاجی[2] مرزا حسین نوری

۱۔ فہرست کتب اہدائی سید محمد مشکوۃ ج ۳ حصہ ۴ ص ۱۶۵ ' یہ نسخہ ۱۷ جمادی الثانی ۱۳۰۹ھ کے نسخے کی نقل ہے۔

۲۔ الذریعہ ج ۱ ص ۶۲۔

درکتاب خانہ آیۃ اللہ حکیم درنجف است.....“
مکتوب ۲۸ شوال ۱۳۸۸ھ۔

ان نسخوں سے استفادہ ناممکن تھا، اس لیے اپنے ہی نسخہ کو بار بار دیکھتا پڑھتا رہا اور تا بہ مقدور صحیح کر لیا۔ حدیثوں کو شمار کیا۔ واضح اور کشادہ مسودہ تیار کیا اور یہ عمل تین مرتبہ ہوا، اس کاوش وکوشش میں علامہ مجلسیؒ کا نسخہ بحار کے مجلدات میں بکھرا ہوا ملا، جو شہید کے نسخے کی نقل تھا۔

بے شمار کتابوں کی بار بار ورق گردانی کے بعد اور پانچ مرتبہ از سر نو کتاب لکھ کر بڑی حد تک کام ختم کیا ہی تھا کہ توفیق رفیق ہوئی اور مجھے (صفر ۱۳۸۹ھ) امام موسیٰ کاظم علیہ السلام و امام محمد تقی علیہ السلام کے جوار — کاظمین — میں اس کتاب کی چھٹی قرأت لکھنے کا موقع مل گیا۔ میں زیارت کے بعد نصف شب کو کتاب وحواشی لکھ رہا تھا۔ کیا بعید ہے کہ جناب حسین بن سعیدؒ یہاں آئے ہوں اور اپنے مخدوم امام سے استفادہ کیا ہو —— دل باغ باغ تھا۔ زبان حمد خدا میں مصروف اور پیشانی سجدہ شکر میں تھی۔ بغداد سے کربلا اور کربلا سے نجف پہنچا اور جناب مولانا عبدالعزیز صاحب نے صورت دیکھتے ہی اپنا نسخہ اور نسخۂ کتاب الزہد عاریتاً مرحمت فرمایا۔

سرکار مرحوم آیۃ اللہ السید محسن طباطبائیؒ کی خدمت میں حاضر ہوا۔

سرکار نے ازراہ کرم اپنے نسخے کے استعمال کی اجازت مرحمت فرمائی اور میں نے کتب خانہ حکیم میں روبروے حرم اطہر امیر المومنینؑ اپنے نسخہ کا اس سے بھی مقابلہ کیا۔ اس طرح مقابلہ و تصحیح کی منزلیں، بلاد آئمہ علیہم السلام میں تمام ہوئیں اور تیسرا شرف یہ ملا کہ حضرت خاتم المحدثین آیت اللہ الشیخ محسن، مشہور بہ آغا بزرگ طہرانیؒ (متوفی ۱۳۸۹ھ) نے اس کتاب کو ملاحظہ فرما کر الذریعہ کے لیے ضروری نوٹ قلم بند فرمائے اور مجھے اجازۂ روایت مرحمت فرمایا۔

کتاب مع مقدمہ و تعلیمات و احوال رجال مکمل کر چکا تھا کہ اسی سال حج کی سعادت
حاصل ہوئی اور کتاب کی چھٹی نقل یا آخری مسودہ مکۂ مکرمہ و مدینۂ منورہ میں پھر
نظر سے گذرا۔ حج سے واپسی پر جناب شیخ مہدی حسین صاحب بالقابہ اور
ان کے فرزند سعید جناب ظفر مہدی حفظہ اللہ نے اثناء گفتگو میں کتاب شائع
کرنے کا فیصلہ کیا اور اگست ۱۹۷۷ء میں کتاب چھپ گئی۔

کتاب کا اردو اور عربی مقدمہ بہت طویل تھا، فہرست احادیث اور
اشاریہ بھی پچاس صفحے کا ہوگا۔ جسے اختصار کی بنا پر چھوڑ دیا۔ ایک مختصر مقدمہ
از سر نو لکھ کر شریک طباعت کر دیا۔

کتاب المومن میں — تقریباً ۱۹۹ حدیثیں ہیں۔ ان کے نمبر میرے لگائے
ہوئے ہیں، جس میں غلطی کا امکان ہے۔ ان میں سے دو، آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے چار حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے دو امام زین
العابدین علیہ السلام سے سینتیس۔ امام محمد باقر علیہ السلام سے ایک غالباً امام موسیٰ
کاظم علیہ السلام سے۔ تین امام رضا علیہ السلام سے اور باقی امام جعفر صادق علیہ
السلام سے مروی ہیں۔

روایات عموماً "مرسل" ہیں۔ لیکن دوسری کتابوں میں باسناد موجود ہیں
علامہ نوری رحمۃ اللہ نے (خاتمہ مستدرک الوسائل ص ۲۹۲) میں کتاب المومن
کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ:

۱۔ اردو کا ایک مضمون بہ عنوان "تین اماموں کے مقدس صحابی حسین بن سعید" المنتظر لاہور، جنوری
۱۹۶۹ء اور عربی کا مضمون "حسین بن سعید الاہوازی صاحب المولفات والروایات" العرفان، بیروت شوال ۱۳۸۹ھ
میں بھی چھپ چکا ہے۔ آخری مقدمہ ان مضامین میں اضافہ کے بعد تیار ہوا تھا جس کا یہ مقدمہ خلاصہ ہے۔

''کتاب مذکور جناب حسین بن سعید کی ان تیس کتابوں
میں ہے جن کا اعتبار ضرب المثل ہے''۔

ترجمہ :-

عربی سے ناواقف حضرات کے لیے اس کا اردو ترجمہ ناگزیر تھا۔ ترجمہ آزاد اور مطلب خیز ہے تاکہ اگر کوئی صاحب براہ راست اس سے مستفید ہونا چاہیں تو زحمت نہ ہو ــــ متن اور ترجمہ میں اگر کوئی فروگذاشت نظر آئے تو حقیر کو مطلع فرما کر تشکر گزار کریں۔

نسخ مقابلہ اور ان کی علامتیں :

۱۔ میرا نسخہ جسے ''اصل'' قرار دیا ہے۔

۲۔ طباطبائی : سے مراد جناب عبدالعزیز طباطبائیؒ کا فوٹو گراف نسخہ ہے جس کے اصل کی تاریخ کتابت ۱۴ ربیع الثانی ۱۳۲۵ھ ہے اور مولانا عبدالعزیز صاحب نے نسخۂ ایروانی سے اس کی تصحیح کی ہے۔

۳۔ نسخۂ حکیمؒ یا نوریؒ : علامت ہے حضرت آیۃ اللہ السید محسن الحکیم کے مملوکہ نسخے کی جسے حضرت محدث جلیل علامہ میرزا حسین نوریؒ نے جمعہ ۱۴ شوال ۱۲۷۹ھ میں خود نقل فرمایا تھا۔

۴۔ مجلسیؒ : سے مراد وہ نسخہ ہے جس کے حوالے سے علامہ مجلسی علیہ الرحمۃ نے بحار الانوار میں احادیث نقل فرمائے ہیں اور وہ علامہ جباعی کے ہاتھ کا لکھا ہوا تھا۔

ثانوی مآخذ :

• کتاب المحاسن : احمد ابن محمد البرقی طبع طہران ۱۳۷۰ھ

- تحف العقول : حسن بن علی الحرانی " ۱۳۷۶ھ
- الکافی، الاصول : محمد ابن یعقوب الکلینی " ۱۳۷۷ھ
- الکافی، الفروع : " " " ۱۳۱۵ھ
- بحار الانوار ج ۱۵ : محمد باقر ابن محمد تقی المجلسی " ۱۳۳۰ھ
- " " " ۱۶ : " " " " ۱۳۱۵ھ
- " " " ۳ : " " " "
- الوافی : محمد ابن مرتضیٰ، فیض الکاشانی " ۱۳۲۴ھ
- الصافی، التفسیر : فیض الکاشانی طبع طہران ۱۳۸۸ھ
- مصادقۃ الاخوان : صدوق و مرتضیٰ حسین لاہور ۱۳۷۸ھ
- " " : صدوق و مشکوٰۃ طہران
- کتاب الخصال : صدوقؒ ایران ۱۳۷۴ھ
- ثواب الاعمال و عقاب الاعمال : صدوق بغداد ۱۹۶۲ء
- تنبیہ الخواطر و نزہۃ النواظر : شیخ ورام ایران ۱۳۱۱ھ
- سفینۃ البحار : شیخ عباس قمی " ۱۳۵۵ھ
- مستدرک الوسائل : نوری الطبرسی طبع اول
- کتاب الاختصاص : شیخ مفید نجف ۱۳۷۹ھ
- معانی الاخبار : صدوق طہران ۱۳۷۹ھ خورشیدی

اور دوسرے مصادر جن کا ذکر حاشیے میں کیا ہے۔

خاکسار

مرتضیٰ حسین عفی عنہ

۲۸ جمادی الاولیٰ ۔۔۔ ۱۳۹۱ھ

یکم صفر المظفر ۱۴۰۳ھ

جناب حسین بن سعید اہوازیؒ

مؤلف کتاب

حضرت حسین بن سعید اہوازی کا ذکر تمام بنیادی کتب رجال میں موجود ہے خلاصۂ تحقیق[1] یہ ہے۔ کہ

مہران، امام زین العابدین علیہ السلام کے ایک آزاد کردہ غلام تھے اور بظاہر مخلص شیعہ اور علم و فضل کے شیدائی تھے۔ ان کے بیٹے حماد اور ان کے فرزند سعید نے اپنے دو فرزندوں کے نام اپنے دو اماموں کے نام پر رکھے یعنی بڑے فرزند کو حسنؒ اور چھوٹے کو حسینؒ کے نام سے موسوم کیا۔

ولادت:

خیال ہے جناب حسینؒ کوفہ میں پیدا ہوئے اور میرے حساب اور اندازے کے مطابق ان کی پیدائش ۱۸۵ - ۱۹۰ھ کے لگ بھگ ہوئی، کیونکہ تمام علماء رجال انہیں امام رضا علیہ السلام کے اصحاب میں شمار کرتے ہیں۔

تعلیم و تربیت:

حسن بن سعید ان کے بڑے بھائی تھے۔ دونوں بھائیوں نے حدیث و درروایت میں شہرت پائی اور فقہ و عقائد پر کتابیں لکھیں۔ اس لیے دونوں حضرات نے اپنے عہد کے علماء و اصحاب ائمہؑ سے تعلیم حاصل کی۔ ذہانت و پاکیزہ نفسی

۱۔ افسوس ہے کہ یہ خلاصہ مفصل حوالوں کا متحمل نہیں، میرے پاس مفصل عربی مقدمہ موجود ہے۔ حوالہ کے طلب گار رجوع کر سکتے ہیں۔

میں کمال پایا۔ مشہور ہے کہ دونوں بھائیوں نے مل کر تیس کتابیں لکھی ہیں اور یہ کتابیں مدت مدید تک علماء میں مشہور رہیں۔ ابن ندیم کے بقول:

حسن و حسین فرزندان سعید امام ہشتمؑ کے صحابی تھے اور اپنے عہد کے بہت بڑے عالم، فقہ، تاریخ اور حدیث و مناقب اور علوم شیعہ کے ماہر تھے۔ کوفہ کے باشندے اور اہواز کے متوطن تھے۔ (الفہرست ابن ندیم ص ۳۱۰)۔

شیوخ واساتذہ:

جناب حسینؒ نے متعدد علماء سے درس لیا ہوگا، بہت سے شیوخ کی خدمت میں حاضری دی ہوگی۔ تین معصوم اماموں کی زیارت کا شرف پایا۔ علماء ان کا احترام کرتے تھے اور محدثین نے ان کی توثیق کی ہے۔ رجال کی کتابوں میں ان کے چند شیوخ حدیث کے نام ملتے ہیں جو سب کے سب عظیم المرتبت ہیں۔ مثلاً:۔

۱۔ حماد بن عیسےٰ۔ غریق جحفہ ۲۰۸ھ
۲۔ ابو محمد، یونس بن عبدالرحمٰن۔ المتوفی ۲۰۸ھ
۳۔ ابان بن محمد۔ المتوفی ۲۱۰ھ
۴۔ ابو محمد البجلی، صفوان بن یحییٰ۔ متوفی ۲۱۰ھ
۵۔ محمد بن ابی عمیر۔ متوفی ۲۱۷ھ
۶۔ عبداللہ بن جبلۃ۔ الکنانی متوفی ۲۱۹ھ
۷۔ حسن بن فضال۔ متوفی ۲۲۴ھ
۸۔ حسن بن محبوب۔ متوفی ۲۲۴ھ
۹۔ احمد بن محمد بن عیسے۔

۱۰۔ علی بن مہزیار اہوازی جن کی قبر اہواز میں ۱۴۰۲ھ میں، میں نے جا کر دیکھی۔

یہ حضرات حدیث وفقہ، روایت و درایت کے ستون اور آئمہ اہل بیت علیہم السلام کے خاص اصحاب میں شمار ہوتے ہیں۔ حسین بن سعید نے اپنے بھائی اور مذکورہ شیوخ اصحاب سے کسب فیض کر کے خود علوم و عرفان کے دریا بہائے۔

وطن:

جناب حسین بن سعید کے آبا۔ و اجداد مدینہ میں رہتے ہوں گے۔ کیونکہ امام زین العابدینؑ کا بیشتر قیام مدینہ منورہ ہی میں رہا لیکن جناب حسینؒ و حسنؒ کوفہ میں رہے۔ آخر میں دونوں حضرات اہواز چلے گئے اور اسی نسبت سے مشہور ہوئے۔

وفات:

جناب حسینؒ کوفہ سے اہواز اور آخر عمر میں اہواز سے 'مرکز علم و ایمان۔ قم میں تشریف لے آئے تھے۔ قم میں حسن بن ابان کے گھر میں قیام تھا اور حسن بن ابان ہی کے یہاں وفات پائی۔ تاریخ وفات کسی نے نہیں لکھی۔ میرا اندازہ ہے کہ یہ واقعہ ۲۵۴ اور ۲۵۶ھ کے قریب رونما ہوا، ساٹھ ستر کے درمیان عمر ہو گی۔

اولاد:

حضرت شیخ الطائفہ ابو جعفر طوسیؒ نے کتاب الرجال میں جناب حسین بن سعید کے ایک صاحبزادے جناب احمد بن حسین کو اصحاب امام علی نقی و اصحاب امام حسن عسکری علیہم السلام میں شمار کیا ہے لیکن ان سے کسی روات کا سراغ نہیں ملتا۔ احمد بن حسین بن سعید، قم میں رہتے تھے اور غالباً (۳۲۰ھ) قم ہی میں رحلت کر گئے۔ ان کی تین کتابوں کے نام کتب فہرست و رجال میں موجود ہیں۔

(۱) کتاب الاحتجاج (۲) کتاب الانبیاء (۳) کتاب المثالب۔

مؤلفات:

جناب حسین بن سعید ثقہ اور متدین عالم اور متعدد کتابوں کے مؤلف و مصنف اور بلند پایہ محدث تھے۔ ان کی سب نے تعریف کی ہے اور ان کی کتابوں پر سب نے بھروسہ کیا ہے۔ وہ اپنے بھائی جناب حسن بن سعید کے ساتھ تصنیف و تالیف میں مصروف رہے۔ دونوں بھائیوں نے مل کر تیس کتابیں قلم بند کیں جن کی موضوع کے اعتبار سے ترتیب یہ ہے۔

۱۔ تفسیر میں:۔

۱۔ کتاب التفسیر۔ تفسیر فرات میں اس کے مطالب نقل کیے گئے ہیں۔

(اعیان الشیعہ ۲۶/۱۰۰)

۲۔ فقہ میں:۔

کتاب الوضوء ــ کتاب الصلوٰۃ ــ کتاب الصوم ــ کتاب الحج ــ کتاب الزکوٰۃ ــ کتاب الخمس ــ کتاب النکاح ــ کتاب الطلاق ــ کتاب العتق والتدبیر والمکاتبۃ ــ کتاب الایمان والنذور ــ کتاب المکاسب کتاب التجارات والاجارات ــ کتاب الوصایا ــ کتاب الفرائض ــ کتاب الصید والذبائح کتاب الاشربہ ــ کتاب الشہادات ــ کتاب الحدود ــ کتاب الدیات۔

گویا فقہ کا مکمل متن تحریر کیا تھا، جو ان کے معاصر اور کچھ بعد کے علماء نے اپنے مجموعوں میں محفوظ کر لیا۔ اصل کتاب آج کل نایاب ہے۔

۳۔ اخلاق و حقوق، عقاعد و مناقب میں:۔

۱۔ کتاب الزہد ــ اسکا ایک نسخہ نجف اشرف میں مولانا عبد العزیز صاحب طباطبائی کے پاس دیکھا جو کتاب المؤمن سے کچھ زیادہ ضخیم ہے۔ یہ کتاب حجۃ الاسلام

غلام رضا عرفانیان صاحب نے ۱۳۹۹ھ میں قم سے شائع کی ہے۔
۲۔ کتاب المروۃ ــ کتاب التقیہ ــ کتاب الملاحم ــ کتاب الزیارات۔
۳۔ کتاب الدعاء ــ (اس کتاب کا حوالہ علامہ کفعمیؒ نے مصباح المتہجد میں اور ابن طاؤس نے 'المجتنی' میں دیا ہے)۔
۴۔ کتاب المناقب ــ کتاب الرد علی الغلاۃ۔
۵۔ کتاب المؤمن:۔
بلا اختلاف یہ کتاب جناب حسین بن سعید ہی کی تالیف ہے۔ البتہ اسے مختلف ناموں سے یاد کیا گیا ہے۔ مثلاً۔
بقول نجاشیؒ: "کتاب حقوق المؤمن و فضلہم"۔
بقول طوسیؒ: کتاب المومن
کتاب ابتلاء المؤمن
کتاب شدۃ ابتلاء المؤمن ــ ممکن ہے
یہ نام باب اوّل کے عنوان کی بنا پر لکھے گئے ہوں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب المؤمن

حدیث کی ایک قدیم کتاب کا اردو ترجمہ

بسم الله الرحمن الرحیم

وصلوٰۃ علیٰ سید المرسلین وآله الطاهرین[1]

باب: ا

شدۃ ابتلاء المؤمن[2]

[۱] عن زرارہ قال[3]: سمعت ابا جعفر علیه السلام یقول: فی قضاء الله عزّ وجلّ کلّ خیر للمؤمن۔

[۲] وعن الصّادق علیه السّلام: ان المسلم لا یُقضی[4] الله عزّوجلّ له قضاء، الّا کان خیراً له۔ ثم تلا هٰذہ الآیة "فوقٰه[5] الله سیّئات ما مکروا" ثمّ قال: أما والله لقد تسلّطوا علیه وقتلوہ۔ فأمّا ما وقاہ الله۔ فوقاہ الله

۱۔ وفی نسخة السید عبد العزیز الطباطبائی دام ظلهم "الحمد لله رب العالمین والصلوٰۃ الخ والمتن مطابق من النسخة النوری۔

۲۔ ولفظ نسختی التی لا تاریخ علیها وانا بنیت المتن علیها۔ "باب شدۃ البلاء المؤمن" وقال النوری رح "شدۃ ابتلاء المؤمن" (خاتمة المستدرک والکلینی فی الکافی) وعنوان النسخة الطباطبائی مطابق للمتن۔

۳۔ والحدیث موجود فی تحف العقول عن آل الرسول، تالیف۔ ابو محمد الحسن بن علی بن الحسین بن شعبة الحرانی۔ طبعة طهران ۱۳۷۶ ھ۔ صفحة ۲۹۳ والمحاسن للبرقی صفحه ۲۱۹۔ وفی هذا الکتاب وفی هذا الباب حدیث ال ۲٤۔

٤۔ فی الاصل "لا یقضی الله له عزوجل له قضاء"۔

۵۔ سورۃ المؤمن۔ الآیة ٤۵۔ تفسیر الصافی طبعة طهران ۱۳۷۵ ھ ص ۳۱۹۔ نسخة الطباطبائی "فوقاہ"

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رحمن و رحیم ، اللہ کی رحمتیں ہوں رسولوں کے سردار (حضرت محمد مصطفیٰؐ) اور ان کے معصوم اہل بیتؑ پر ۔

۱۔ مومن کے امتحان کی سختیاں

۱۔ زرارہ بن اعین کہتے ہیں ، امام ابو جعفر ، محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا : خداوند عالم کے فیصلہ میں مومن کے لیے ہر طرح کی بھلائی ہوتی ہے ۔

۲۔ امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں : خداوند عالم ، مسلمان کے حق میں ہمیشہ اچھا ہی فیصلہ کرتا ہے ۔ اس کے بعد آپ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی ۔ ”خدا نے مومن آل فرعون کو فرعونیوں کی تدبیروں کے شر سے بچا لیا“ ۔ خدا کی قسم وہ لوگ اس مومن پر مسلط ہو گئے اور اُسے قتل کر دیا ، مگر خدا نے اس مرد مومن کو یوں بچایا کہ وہ لوگ اسے اس کے دین سے منحرف نہ کر سکے ۔ (مومن کی زندگی اسکا ایمان ہے ، اگر ایمان باقی رہ گیا تو مقصد مومن پورا ہو گیا اور وہ زندہ ہے کہ اس کا پیام زندہ ہے)

ان يعتوا[1] فی دینه -

[۳] وعن الصّادق علیه السّلام قال[2]: لو یعلم المؤمن ماله فی المصائب من الأجر لتمنّی أن یقرض بالمقاریض -

[٤] عن سعد[3] بن طریف؛ قال کنت عند أبی جعفر [علیه السلام][4] فجاء جمیل الأزرق فدخل علیه قال فذکروا بلایا الشّیعة وما یصیبهم، فقال أبو جعفر [علیه السّلام] إنّ أناسا أتوا علی بن الحسین علیهما[5] السّلام وعبد الله بن عبّاس فذکروا لهما نحواً مما ذکرتم - قال فاتیا الحسین

۱- فی الاصل "یعتو" وفی المحاسن والکافی ونسخة الطباطبائی - "ان یفتنوه" فی نسخة النوری "یفتنوا" - عتا الشیخ یعتو، عتیا - کبر و ولّی - کما فی مجمع البحرین -

۲- الکافی: طبعة طهران ۱۳۷۷ھ ج ۲ ص ۲۵۵ و تنبیه الخواطر للورّام، طبعة ۱۳۱۱ھ ص ۳۸۷ - عن ابن ابی یعفور قال شکوت الی ابی عبدالله ما القی من الا وجاع وکان مسقاما - فقال یا عبدالله لو علم الخ -

۳- فی الاصل "سعید بن طریف" وفی البحار عن کتاب المومن "سعد" بحار ج ۱۲ ص ۶۵ - وسعد بن طریف موجود فی النجاشی طبعة بمبئی ص ۱۲۲ وتنقیح المقال ج ۲ ص ۲۲ وفی خاتمة المستدرک ص ۸۰۶ سعید بن طریف - ونسخة الطباطبائی "سعد بن طریف" - وانظر الی معجم رجال الحدیث للخوئی ج ۸ ص ۶۸ ما یغنیک -

٤- کل ما بین [ ] فهو من السید مرتضیٰ حسین -

۵- فی الاصل "علیه السلام" و فی نسخة الطباطبائی "فذکرا له" ولیس لفظ "ذلک" -

۳۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اگر مومن کو یہ معلوم ہو جائے کہ اسے جو دکھ پہنچ رہے ہیں ان کا اجر کیا ہے، تو وہ قینچی سے اپنی بوٹیاں کٹوانے پر راضی ہو جائے۔ (کیونکہ اس کے بدلے جو آخرت میں انعامات ملنے والے ہیں وہ ان تکلیفوں کا سب سے بڑا اور دلکش مداوا ہیں)۔

۴۔ ابن طریف نے بیان کیا کہ میں ایک دن امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا اتنے میں جمیل ازرق آ گئے اور شیعوں کے مشکلات و مصائب کا تذکرہ ہونے لگا، امام نے فرمایا: ایک مرتبہ کچھ لوگ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام اور عبداللہ بن عباس کے پاس حاضر ہوئے اور دونوں کے حضور میں یہی باتیں شروع ہو گئیں جن پر تم گفتگو کر رہے ہو۔ وہ دونوں حضرات اٹھے اور امام حسینؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنے خیالات امام حسینؑ کے حضور بیان کئے امام حسینؑ نے فرمایا:۔

خدا کی قسم، بلائیں اور فقر و فاقہ اور قتل تو ہمارے چاہنے والوں تک یوں آتا ہے جیسے شریف اچھی نسل کا ترکی گھوڑا مہمیز سے دوڑے، یا صمرہ کی طرف سیلابی پانی کا بہاؤ ہو۔ راوی نے پوچھا "صمرہ" سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: آخری حد ــــ اور دیکھو، اگر لوگ اس طرح مصائب میں گرفتار نہ ہوں تو ہمیں یہ خیال ہو کہ تم لوگ ہم سے کوئی وابستگی نہیں رکھتے۔

بن علی علیہما السّلام فذکر لہ ذٰلک۔ فقال الحسین علیہ السّلام: واللہ، ألبلاء و الفقر و القتل أسرع إلی من أحبّنا من رکض البرازین[1] و من السّیل الی صمرہ[2]۔ قلت: وما الصّمرہ؟ قال: منتہاہ۔ ولولا أن یکونوا کذٰلک لرأینا أنّکم لستم منّا۔

[۵] وعن الأصبغ بن نباتہ قال: کنت [عند[3] أمیر المؤمنین علیہ السّلام] قاعداً فجاء رجل فقال: یا أمیر المؤمنینؑ واللہ إنی لأحبّک! فقالؑ: صدقت إنّ طینتنا مخزونۃ اخذ اللہ میثاقہا من صلب آدمؑ، فاتخذ للفقر جلبابا۔ فإنّی سمعت رسول اللہ [صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم] یقول واللہ یا علی إنّ الفقر لأسرع الی محبّیک من السّیل الی بطن الوادی۔

۱۔ فی الاصل ونسخۃ الطباطبائیؒ والنوری "البرازین" بالزاء وفی نسخۃ المجلسی والقاموس والمجمع البحرین "البرزون: الترکی من الخیل"۔

۲۔ مطابق نسخۃ الطباطبائیؒ وفی الاصل "الی حمرہ" ویدلہ علی الہامش "مقرہ" فی صحیح الترمذی طبعۃ دہلی ج ۲ ص ۶۵۔ عن عبد اللہ بن معقل قال، قال رجل للنبیؐ: یارسول اللہؐ واللہ انی لاحبّک فقال انظر ما تقولؐ قال: واللہ انی لاحبّک، ثلاث مرات۔ قال: ان کنت تحبنی فاعد للفقر تجفافا، فانّ الفقر اسرع الی من یحبنی من السیل الی منتہاہ۔

۳۔ الاضافۃ من البحار ونسخۃ ط۔ ن۔ وفی نسخۃ الطباطبائیؒ والنوری "عن الاصبغ قال کنت عند"۔ بدون "بن نباتہ"۔

نکتہ — ظاہر ہے کہ معاویہ کا دور شیعوں کے مصائب کا عہد شباب تھا، اور امام علیہ السلام کا ارشاد سو فی صد صحیح، کربلا میں مصائب اور قتل میں ثابت قدمی، محبت اہل بیت کا سب سے بڑا معیار تھا۔

اس حدیث سے سیرت امام زین العابدینؑ کا یہ واقعہ بھی معلوم ہوا کہ امام حسینؑ کے عہد آخر میں آپ کے پاس لوگ آتے تھے اور آپ کی صحبت سے فیض اٹھاتے تھے۔ جن میں ابن عباس بھی تھے۔ امام زین العابدینؑ کی نشست اپنے والد بزرگوار سے الگ تھی مگر کسی معاملہ میں آخری بات کے لیے پدر عالی قدر سے رجوع فرماتے تھے۔

۵۔ اصبغ بن نباتہ کی روایت ہے۔ ایک دن وہ امیر المومنینؑ کی خدمت میں حاضر تھے کہ ایک شخص آیا، اور حضرت سے عرض کرنے لگا یا امیر المومنینؑ! خدا کی قسم میں آپ سے محبت کرتا ہوں! حضرت نے فرمایا، ٹھیک ہے مگر ہماری طینت (خمیر) محفوظ امانت ہے۔ خدا نے صلب آدمؑ سے اس کا میثاق لے لیا تھا۔ اب تم فقر کی چادر کے لیے تیار رہو۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان اقدس سے سنا۔ خدا کی قسم، یا علیؑ وادی کے نشیب میں پانی کے بہاؤ سے زیادہ تیز رفتاری کے ساتھ تمہارے شیعوں تک فقر پہنچا ہے۔

نکتہ۔ مقصد یہ ہے کہ جب محمدؐ و آل محمدؐ کی راہ میں مشکلیں اور زحمتیں اول ہیں تو ان مشکلوں سے گھبرانا نہیں چاہیے۔

[۶] عن الفضيل بن يسار قال: سمعت أبا عبد الله [عليه السلام] يقول: إنّ الشّياطين أكثر على المؤمن من الزّنابير على اللحم.[1]

[۷] وعن أحدهما[2] عليهما السّلام قال: ما من عبد مسلم ابتلاه الله عزّ وجلّ بمكروه وصبر، إلّا كتب الله له أجر ألف شهيد۔

[۸] وعن ابى الحسن[3] عليه السّلام قال: ما أحد من شيعتنا يبتليه الله عزّ وجلّ ببليّة فيصبر عليها إلّا كان له أجر ألف شهيد۔

[۹] وعن أبي[4] عبد الله عليه السّلام قال: فيما أوحى الله إلى موسىٰ، يا موسىٰ ما خلقت خلقا أحبّ إليّ من عبدي المؤمن وإنّي أنا أبتليه لما هو خير له، وأعطيه لما هو خير له وأزوي منه [عنه] لما هو خير له وأنا

١۔ بحار الانوار المجلد ۱۶ ص ۶۵ نقلا عن كتاب المؤمن

٢۔ الكافى ج ۲ ص ۹۲ عن ابى عبد الله الخ وفيه "من المؤمنين" بدل "عبد مسلم" ـ "ومن شيعتنا"۔

٣۔ فى الاصل "ابى الحسن، ابى الحسن" مرتين۔ وهذا الحديث متأخر فى نسخة الطباطبائى عن حديث ۹۔

٤۔ الكافى ج ۲ ص ۶۱۔ نسخة المومن "ان يا موسىٰ" و"ابتليه لما هو خير له، وازوى عنه"۔

۶۔ فضیل بن یسار نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ حضور نے فرمایا: جیسے نیلی مکھیاں گوشت سے چمٹ جاتی ہیں اس سے زیادہ شیطان مومن کو گھیرتا ہے۔

۷۔ امام محمد باقرؑ یا امام جعفر صادق علیہ السلام (کافی، امام جعفر صادقؑ) سے روایت ہے۔ جو مسلمان کسی مصیبت میں مبتلا ہوتا اور صبر کرتا ہے۔ خدا اسے ہزار شہیدوں کا اجر دیتا ہے۔

۸۔ ابوالحسن، موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا: جس شیعہ کو خدا آزمائش میں مبتلا کرتا ہے اور وہ صبر کرلیتا ہے تو خدا اسے ہزار شہیدوں کا اجر دیتا ہے۔

۹۔ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا: خداوند عالم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ایک وحی میں ارشاد کیا ۔ اے موسیٰؑ! مجھے اپنے بندۂ مومن سے زیادہ اپنی مخلوق میں کوئی محبوب نہیں۔ میں اسے ایسے ہی مشکلات میں مبتلا کرتا ہوں جو اس کے لیے فائدہ مند ہوں۔ پھر اسے جو کچھ دیتا ہوں وہ بھی اس کے لیے بہتر ہوتا ہے، جس چیز سے محروم کرتا ہوں اس میں بھی اس کے لیے بھلائی ہوتی ہے۔ میں ہی خوب جانتا ہوں کہ اس کے لیے کیا زیادہ بہتر ہے۔ مومن کو میرے آزمانے پر صبر، میرے فیصلوں پر راضی بہ رضا، میری نعمتوں پر شکر کرنا چاہیے میں اسے اپنے صدیقوں میں شامل کرلوں گا اگر میری رضا کے مطابق عمل اور میرے حکم کی فرمانبرداری کرے گا۔

اعلم لما یصلح علیہ عبدی۔ فلیصبر علی بلائی ولیرض بقضائی ولیشکر علی نعمائی اکتبہ فی الصدیقین عندی اذا عمل برضائی واطاع امری۔

[۱۰] وعن ابی[1] عبداللہ علیہ السلام قال: کان لموسیٰؑ بن عمران اخ فی اللہ، وکان موسیٰؑ یکرمہ ویحبّہ ویعظمہ فاتاہ رجل، فقال ان[2] تکلم لی ھذا الجبّار وکان الجبّار ملکا من ملوک بنی اسرائیل۔ فقال: واللہ ما اعرفہ ولا سألتہ حاجۃ قطّ۔ قال: وما علیک من ھذا، لعلّ اللہ عز وجل یقضی حاجتی علی یدک فرق لہ وذھب معہ، من غیر علم موسیٰؑ فاتاہ ودخل علیہ، فلما راہ الجبار، ادناہ وعظمہ۔ فسألہ حاجۃ الرجل فقضاھا لہ، فلم یلبث ذلک الجبار ان طعن فمات۔ فحشد فی جنازتہ اھل مملکتہ وغلقت لموتہ[3] ابواب الاسواق لحضور جنازتہ، وقضی من القضاء ان شاب المومن اخا موسیٰؑ مات یوم مات ذلک الجبار۔ وکان اخو موسیٰؑ إذا دخل منزلہ اغلق علیہ بابہ فلا یصل الیہ احد۔ وکان موسیٰؑ إذا ارادہ فتح

۱۔ الکافی ج ۲ ص ۱۱۶ بحار الانوار ج ۱۵ ص ۲۱۹۔

۲۔ فی نسخۃ الاصل "ان اتکلم" وفی نسخۃ الطباطبائی والحکیم "ان تکلم"۔

۳۔ نسخۃ الطباطبائی "لموتہ الابواب للاسواق"۔

۱۰۔ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: حضرت موسیٰؑ بن عمران کے ایک مواخاتی بھائی یا رضائے خدا کے لیے آپ کے دوست تھے۔ حضرت موسیٰؑ ان کی عزت و تکریم کرتے اور بہت محبت فرماتے تھے۔ اس مرد مومن کے پاس ایک مرتبہ کوئی شخص آیا اور کہنے لگا "جبار" سے میری سفارش کر دیجیے۔ "جبار" بنی اسرائیل کا بادشاہ تھا۔ اس مومن نے کہا: بخدا، میں نہ اسے جانتا ہوں، نہ کبھی اس سے کوئی درخواست کی ہے۔ سائل نے کہا: تو اس میں آپ کا نقصان ہی کیا ہے؟ ممکن ہے خدا آپ کے ذریعہ میرا یہ کام پورا کرا دے۔ وہ مرد مومن کی سفارش پر آمادہ ہو گئے اور حضرت موسیٰ سے مشورہ لیے بغیر جبار کے پاس چلے گئے۔ جبّار نے جو انھیں دیکھا، تو بڑی عزت سے پیش آیا، اپنے پاس بٹھایا، اور اس آدمی کا کام دریافت کیا، اور سفارش مان لی۔ چند دن بھی نہ گزرے تھے کہ کسی نے اسے زخمی کر دیا، جس کی وجہ سے وہ مرگیا۔ اس کے مرنے پر شہر کے بازار بند ہو گئے اور لوگ جوق در جوق جنازے میں جمع ہوئے اتفاق دیکھئے حضرت موسیٰؑ کا جوان، مومن دوست بھی اسی دن وفات پا گیا جس دن جبار نے رحلت کی تھی۔ اس مومن کی عادت تھی کہ گھر میں آکر اندر سے کنجی بند کر لیا کرتا تھا، جب حضرت موسیٰؑ آتے تھے تو یہ شخص دروازہ کھولتا تھا اور حضرت موسیٰؑ گھر میں چلے جاتے تھے۔ حضرت موسیٰؑ تین دن کے بعد اس سے ملنے تشریف لے جایا کرتے تھے۔ اس مرتبہ تین دن کے بعد چوتھے دن حضرت کو خیال آیا کہ تین دن سے دوست کو نہیں دیکھا، آج چوتھا دن ہے چلنا چاہیے گھر پہنچے دروازہ کھول کر اندر تشریف لے گئے تو دوست کو مردہ پایا، جنازہ پر کیڑے مکوڑوں

الباب عنه ودخل عليه وان موسیٰ[1] اتاه ثلاثا

فلما کان الیوم الرابع ذکره موسیٰ، فقال: قد ترکت

اخی منذ ثلاث ففتح عنه الباب ودخل علیه فاذا

الرجل میت واذا دوابّ الارض دَبّت الیه فتناولت

من محاسن وجهه - فلما رأه موسیٰ عند ذلک قال:

یارب! عبدوک حشدت له الناس وولیک اَمَتَّهٗ[2]

فسلّطت علیه دواب الارض تتناولت من محاسن

وجهه - فقال عزّ وجلّ: یا موسیٰ، انّ وَلِيّيْ سأل

هذا الجبار حاجة[3] فقضاها له فحشدت اهل مملکته

للصلوٰة علیه لأُکافئه عن المومن بقضاء حاجته

لیخرج من الدنیا ولیس عندی حسنة اکافئه علیها

وانّ هٰذا المؤمن سلطت علیه دواب الارض لتتناول

عن محاسن وجهه لسؤاله ذلک الجبار - وکان لی غیر

رضی لیخرج من الدنیا وما [له] عندی ذنب -

[۱۱] وعن ابی جعفر[4] [علیه السلام] قال: اِن اللّٰه تبارک

۱- فی الاصل "ان موسیٰ اتاه" وفی نسخة الطباطبائی والحکیم "ان موسیٰ نسیه"۔

۲- فی الاصل "امتته" "فقال عزّ وجلّ" ونسخة الطباطبائی "فقال اللّٰه عزوجل"۔

۳- فی البحار ونسخة الطباطبائی "فقضاها له" وفی البحار "فقضاها له فکافأته عن المؤمن"۔ وفی نسخة الاصل "فقصصناها له"۔

۴- الکافی ج ۲ ص ٤٤٤ باختلاف یسیر۔

کا قبضہ دیکھا جسم کا حسن مٹ چکا ہے۔ یہ دیکھ کر حضرت موسیٰؑ نے فریاد کی پروردگارا، دشمن کے جنازے پر وہ مجمع اور ایسی شان تھی؟ اور دوست کا یہ حال ہے؟ کیڑے مکوڑوں کا قبضہ ہے جسم کی خوبصورتی مٹ چکی ہے!
جواب ملا: موسیٰؑ! میرے دوست نے اس سے ایک درخواست کی تھی۔ میں نے جبّار کو مومن کی طرف سے بدلہ دیا، اس کے جنازے کی شان بڑھادی۔ مجمع عظیم جمع ہوا، تاکہ بندۂ مومن پر جبّار کے احسان کا حق دنیا ہی میں ادا ہو جائے، جب میرے پاس آئے تو کوئی ایسی نیکی لیکر نہ آئے جس کا صلہ وہاں مانگ سکے اور اس مومن پر کیڑے مکوڑوں کو اس لیے مسلّط کیا کہ وہ اس کے حسن کو نقصان پہنچائیں۔ اس نے میری رضا کا خیال کیے بغیر اس جبار سے سوال کیوں کیا؟ مطلب یہ تھا کہ جب دنیا سے اٹھے تو اس کے نامۂ اعمال میں کوئی گناہ نہ ہو۔

۱۱۔ حضرت ابوجعفر علیہ السلام نے فرمایا: جب خداوند عالم کسی گناہ گار بندے کی عزت افزائی چاہتا ہے تو اسے بیماری میں مبتلا کرتا یا پھر کسی ضرورت میں الجھاتا یا پھر موت کی سختی بڑھا دیتا ہے اور جب کسی انسان کے اعمال وکردار قابل سرزنش وسزا ہوں مگر اس کا کوئی قابل تعریف وانعام عمل بھی ہو تو خدا اس کو جسمانی صحت عطا کرتا ہے، اگر یہ نہیں تو اس کی معاشی حالت کو بہتر بنا دیتا ہے، اور اگر یہ بھی نہیں کرتا تو موت کی سختیاں کم کر دیتا ہے۔

وتعالیٰ إذا کان من امره ان یکرم عبدا وله عنده ذنب ابتلاه بسقم، فان لم یفعل ابتلاه بالحاجة فان هو لم یفعل شدد علیه عند الموت۔ واذا کان من أمره ان یهین عبدا وله عنده حسنة اصح[1] بدنه فان هو لم یفعل وسع فی معیشته فان هو لم یفعل به هوّن علیه الموت۔

[۱۲] وعن[2] ابی جعفر [علیه السلام] قال، قال الله تبارک وتعالیٰ: وعزتی لا اخرج لی عبدا من الدنیا ارید رحمته إلا استوفیت کل سیئته هی له، اما بالضیق فی رزقه او ببلاء فی جسده، اما خوف ادخله علیه۔ فان بقی علیه شیٔی شددت علیه الموت۔

وقال[3]: وقال الله [تعالیٰ] وعزّتی لا اخرج عبدا لی من الدنیا ارید عذابه إلا استوفیته، کل حسنة له اما بالسّعة فی رزقه او بالصّحّة فی جسده وا ما بأمن ادخله علیه فان بقی علیه شیٔی هوّنتُ علیه الموت۔

۱۔ کذلک فی المتن ونسخة النوری والطبا طبائی والکافی "صحح"۔

۲۔ الکافی ج ۲ ص ٤٤٤ "عدة من اصحابنا، عن سهل بن زیاد عن جعفر بن محمد الاشعری عن ابن القداح عن ابی عبدالله[ع]، قال، قال رسول الله[ص] قال الله عزوجل الخ۔

۱۲۔ ابوجعفر علیہ السلام نے فرمایا: خداوند عالم ارشاد فرماتا ہے ۔ میں اپنی عزت کی قسم کھاکر کہتا ہوں جب مومن و نیک عمل شخص پر رحمت والعام کی بارشیں کرنا چاہتا ہوں تو دنیاوی زندگی میں اس کے گناہوں کا بدلہ دے دیتا ہوں کبھی اس کی روزی میں سختی ہوتی ہے، کبھی جسمانی آزمائش، یا قلبی اور ذہنی پریشانیاں لاحق ہوجاتی ہیں۔ اگر اس پر بھی ان گناہوں کے بدلے میں کچھ کمی رہ جاتی ہے تو موت اور نزع میں سختیاں بڑھ جاتی ہیں۔ خداوند عالم نے فرمایا ۔ میں قسم کھاکر کہتا ہوں، جب میں کسی مستحق عذاب انسان کو دنیا سے اٹھاتا ہوں تو اس کے اچھے اعمال کا بدلہ اسی دنیا میں دے دیتا ہوں، یعنی وسعت رزق، یا جسمانی صحت، یا اطمینان خاطر اور پریشانیوں سے دوری یا موت کے وقت آسانی عطا کرتا ہوں ۔

[۱۳] وعن ابی جعفر [علیہ السلام] قال: مرّ[1] نبی من انبیآ بنی اسرائیل برجل بعضہ تحت حائط و بعضہ خارج منہ، فما کان خارجاً منہ قد نقبتہ الطیر و مزقتہ الکلاب۔ ثم مضیٰ و وقفت[2] [؟ فرفعت] لہ بمدینۃ فدخلھا فاذا ھو بعظیم من عظمائھا میت علی سریر مسجّیاً بالدیباج حولہ المجامر۔ فقال ربّ إنّک[3] حکم عدل، لاتجور عبدک لم یشرک بک طرفۃ عین، أمتّہ، بتلک المیتۃ وھذ عبدک[4] لم یؤمن بک طرفۃ عین، أمتّہ بھذہ المیتۃ؟ فقال عزوجل: عبدی انا کما قلت حکم عدل لااجور، ذاک عبدی کانت لہ عندی سیئۃ و ذنب فامتّہ بتلک المیتۃ لکی یلقانی ولم یبق علیہ شیئ۔ وھذا عبدی کانت لہ عندی

۱۔ فی الاصل "من نبی من انبیاء" ونسخۃ الطباطبائی والنوری "مر" ــ "مزقتہ"۔

۲۔ فی الاصل و وقفت لہ بمدینۃ "وفی الکافی ج ۲ ص ۴۴۶ "فرفعت لہ مدینہ" وفی نسخۃ الطباطبائی "و وقعت" وفی نسخۃ الحکیم "ثم امضیٰ و وقعت" فصححہ النوری رح وکتب علی ھامش الکتاب "رفعت"۔

۳۔ فی الاصل "انکم حکم" ۽ لصحیح "انک حکم عدل" کما فی نسخۃ الطباطبائی والنوری۔

۴۔ فی الاصل "عبادک لم یؤمن"۔

۱۲۔ ابو جعفر علیہ السلام سے روایت ہے، آپ نے فرمایا: بنی اسرائیل کے ایک نبیؑ نے ایک جگہ دیکھا کہ ایک شخص ایک دیوار میں دبا پڑا ہے، جس کا آدھا حصہ ملبہ میں اور آدھا باہر ہے جسے پرندوں اور کتوں نے نقصان پہنچایا ہے۔ وہ نبی اس منظر کو دیکھکر آگے بڑھے اچانک ایک اور شہر میں پہنچے، وہاں دوسرا منظر دکھائی دیا۔ ایک بڑے آدمی کا جنازہ ہے، جس کے تابوت پر قیمتی چادر پڑی ہے، انگیٹھیوں میں اگر جل رہا ہے۔ یہ دیکھکر نبی نے مناجات کی، پروردگارا! تو عادل حاکم اور منصف ہے۔ تو اپنے مومن اور موحد بندے پر عذاب نہیں کرتا۔ مگر کیا راز ہے؛ کہ ایک ایسا شخص جس نے ایک لمحہ کے لیے شرک نہیں کیا اس کی موت ایسی افسوسناک؟ اور یہ شخص جس نے کبھی ایمان قبول نہیں کیا اس کی موت اس قدر قابل رشک؟ جواب ملا۔ ہاں! میں منصف حاکم ہوں، وہ شخص کچھ گناہ کرچکا تھا، تو میں نے یہ چاہا کہ اسے ایسی موت دی جائے کہ جب میرے حضور میں آئے تو اس کے ذمہ کوئی گناہ باقی نہ رہے۔ اور یہ بندہ کچھ نیکیاں کرچکا تھا، اس لیے صلہ میں ایسی موت دی کہ جب میدان حشر میں آئے تو انعام کا استحقاق باقی نہ رہے۔

حسنة فامته بهذه المیتة لکی یلقانی ولیس له عندی شیٔ۔

[۱٤] عن ابن ابی عمیر عن بعض اصحابه رفعه، قال:
بینما موسیٰؑ، یمشی علی ساحل البحر اذ جآء صیّاد فخر للشمس ساجداً و تکلّمه بالشّرک ثم القی شبکة فاخرجها مملؤة فاعادها، فاخرجها مملؤة ثم اعادها فاخرج مثل ذلک حتی اکتفیٰ ثم مضیٰ۔ ثم جآء آخر فتوضأ ثم قام و صلّی و حمد الله و اثنیٰ علیه ثم القیٰ شبکة فلم یخرج شیئاً ثم اعاد فلم یخرج شیئاً ثم اعاد فلم یخرج شیئاً ثم اعاد فخرجت سمکةً صغیرة فحمد الله و اثنیٰ علیه و انصرف۔ فقال موسیٰؑ:
یا ربّ! عبدک جآء فکفر بک وصلّی بالشّمس[۱] وتکلّمهٗ بالشرک ثم القیٰ شبکتهٗ فاخرجها مملؤة ثم اعادها فاخرجها مملؤة ثم اعادها فاخرجها مملؤة ثم اعادها فاخرجها مثل ذٰلک حتی اکتفیٰ و انصرف - وجاء عبدک المؤمن فتوضّأ فاسبغ الوضؤ ثم صلّی و حمد و دعا۔ ثم القیٰ شبکته فلم یخرج شیئاً ثم اعاد فلم یخرج شیئاً ثم اعاد فاخرج سمکة صغیرة [فحمدک] و انصرف۔ فاوحی الله الیه: یا موسیٰؑ انظر عن یمینک فنظر موسیٰؑ فکشف له عما اعدّه الله لعبده

۱۔ نسخة الطباطبائی والحکیم "وصلّی للشّمس"۔ و اضافة کامة "حمدک" من نسخة النوری -

۱۴- محمد بن ابی عمیر نے اپنے روایتی سلسلہ کے ذریعہ بیان کیا ہے: حضرت موسیٰؑ دریا کے کنارے جا رہے تھے، آپ نے دیکھا کہ شکاری آیا، آتے ہی اس نے سورج کو سجدہ کیا اور کچھ مشرکانہ باتیں کیں، اس کے بعد ایک جال دریا میں ڈالا، اور مچھلیوں سے بھرا ہوا نکال لیا، کنارے پر خالی کیا اور دوبارہ ڈالا پھر جال بھر گیا، پھر نکالا اور خالی کیا یہاں تک کہ جس قدر مچھلیاں چاہتا تھا پکڑ چکا تو اپنی راہ چلا گیا، اس کے بعد دوسرا شخص آیا، اس نے آکر ہاتھ منہ دھوئے وضو کیا نماز پڑھی حمد و ثنا کی پھر اس نے جال ڈالا اور نکالا، مگر دو مرتبہ کوشش ناکام ہوئی، تیسری مرتبہ چھوٹی سی مچھلی پھنسی وہ غریب اسے دیکھ کر شکر خدا کر کے واپس چلا گیا۔ جناب موسیٰؑ نے عرض کی: پروردگارا، تیرا ایک بندہ دیکھا، اس نے سورج کو پوجا، مشرکانہ و کافرانہ باتیں کیں پھر جال پھینکا اور تین مرتبہ مچھلیوں سے بھر بھر کے نکالا، یہاں تک کہ اسکی ضرورت پوری ہوئی اور وہ لدا پھندا چلا گیا۔ پھر ایک مومن آیا اس نے بہت اچھی طرح وضو کیا، پھر نماز پڑھی، حمد و ثنا کر کے جال ڈالا کوئی مچھلی نہ ملی، دو مرتبہ کوشش کرنے کے بعد ایک چھوٹی سی مچھلی ملی، جسے وہ لے کر چلا گیا (اس میں بھید کیا ہے؟) وحی ہوئی۔ موسیٰؑ! ذرا دائیں طرف دیکھو۔ جناب موسیٰؑ نے دیکھا، تو خدا نے اپنے بندۂ مومن کے لیے جو درجات معین کیے تھے اس پر سے پردے اٹھ گئے۔ جناب موسیٰؑ نے وہ مراتب دیکھے۔ پھر حکم ہوا بائیں ہاتھ کی طرف دیکھو۔ حضرت کی نگاہوں میں اس مرد کافر کے مراتب آ گئے۔ خداوند عالم نے ارشاد فرمایا، موسیٰؑ! میں نے اس کافر کو جو دیا (مچھلیاں اور مسرتیں) اس سے کافر کو فائدہ نہ ہوگا، اور مومن کو جو نہ ملا اس سے اسے

المؤمن فنظر، ثمّ قیل له انظر عن یسارک فکشف له عمّا اعدّه الله[1] لعبده الکافر۔ فنظر۔ ثمّ قال الله یا موسیٰؑ ما نفع هذا ما اعطیته و لاضرّهذا ما منعته۔ فقال موسیٰؑ: یارب[2] حقّ لمن عرفک ان یرضیٰ بما صنعت۔

[۱۵] عن اسحاق بن عمار قال سمعت اباعبدالله [علیه السلام] یقول: راس طاعة الله [عزوجل] الرّضا بما صنع الله الی العبد فیما احبّ وفیما اکره اِلّا وهو خیر۔

[۱۶] عن یونس بن رباط قال: سمعت اباعبدالله [علیه السلام] یقول: اِنّ اهل الحق منذ ما کانوا فی شدّةٍ اما انّ ذلک فی مدة قریبة وعافیة طویلة۔

[۱۷] عن سماعة[3] قال: سمعته یقول: انّ الله عزّوجلّ جعل ولیه غرضًا لعدّوه فی الدّنیا۔

[۱۸] عن المفضّل بن عمر، قال: قال رجل لابی عبدالله الصّادق [علیه السلام] وانا عنده، انّ من قبلنا یقولون ان الله اِذا احبّ عبدًا نوّة منوّه من السّمآء

۱۔ نسخة الطباطبائی " عما اعدالله"۔ونسخة الحکیم" عمّا اعدّالله لعبده المومن"۔

۲۔ نسخة الاصل" حق" ونسخة الطباطبائی" یارب حق"۔

۳۔ الکافی ج ۲ص ۲۵۰ بحارج ۱۵ص۶۳ قریبا منه۔ ولفظ" عن" ساقط فی نسخة الطباطبائی۔

کوئی نقصان نہ ہوگا۔ موسیٰ نے فرمایا: جو تیری معرفت حاصل کرلے اس پر فرض ہے کہ جو بھی تو کرے اس پر راضی برضا رہے۔

۱۵۔ اسحاق بن عمار کہتے ہیں، امام جعفر صادقؑ سے سنا: خدا اپنے بندے سے جو سلوک کرے وہ اچھا ہی ہوتا ہے خواہ بندہ اسے پسند کرے یا نہ کرے، راضی برضا رہنا ہی فرمانبرداری کی بنیاد ہے۔

۱۶۔ یونس بن رباط نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا: حق پرست لوگ ہمیشہ سے سختیوں میں ہیں، مگر ان سختیوں کی مدت مختصر اور اس کے بعد عافیت و اطمینان کی مدت طویل ہوگی۔

۱۷۔ سماعہ کہتے ہیں، میں نے حضرت کو یہ کہتے ہوئے سنا: خدا نے دنیا میں اپنے دوست کو اپنے دشمن کا نشانہ بنایا ہے۔

۱۸۔ مفضّل بن عمر کہتے ہیں، ایک آدمی نے میرے سامنے حضرت ابوعبداللہ الصّادق علیہ السلام سے پوچھا: —— "وہ لوگ کہتے تھے کہ جب خدا کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو آسمان سے ایک ہاتف صدا دیتا ہے کہ فلاں شخص خدا اسے محبت کرتا ہے، تم بھی اس سے محبّت کرو۔ پھر لوگوں کے دلوں میں اس کی محبّت جاگزیں ہو جاتی ہے اور جب خدا کو کوئی شخص ناپسند ہوتا ہے تو ایک منادی صدا دیتا ہے کہ فلاں شخص خدا کو محبوب نہیں اس لیے اس سے نفرت کرو۔ لوگوں کے دلوں میں اس سے نفرت پیدا ہو جاتی ہے"۔ امام، تکیہ لگائے تشریف فرما تھے یہ بات سن کر تکیہ سے ٹیک ہٹا کر بیٹھے، آستین کو جھاڑا اور فرمایا: نہیں یہ غلط ہے، ہاں، خدا جس سے محبت فرماتا ہے لوگ اس کے خلاف

إن اللہ یحب فلا نا فاحبّوہ ! فیلقی اللہ المحبۃ فی قلوب العباد واذا ابغضہ نوہ منوہ من السماء ان اللہ یبغض فلا نا فابغضوہ !۔ فیلقی اللہ لہ البغضاء فی قلوب العباد قال وکان علیہ السلام متکیًا فاستوٰی جالسًا ، ثم نفض کمّہ ، ثم قال : لیس ھٰکذا ۔ ولٰکن اذا احبّ اللہ عزوجل عبداً اغری بہ الناس لیقولوا فیہ ما یاجرُہ[1] ویؤثمھم ، واِذا ابغض عبداً القی اللہ عزوجل لہ المحبۃ فی قلوب العباد لیقولوا مالیس فیہٖ لیؤثمھم اِیّاہ ۔ ثم قال : من کان احبّ الی اللہ عزّوجلّ مِن یحیٰی بن زکریّا ؟ ثم اغری جمیع[2] من رأیت حتّی صنعوا بہ ما صنعوا ۔ ومن کان احبّ اِلی اللہ عزّوجلّ من الحسینؑ بن علیؑ ؟ اغری بہ حتّی قتلوہ ۔[و] من کان ابغض الی اللہ من ابی فلان و [ابی] فلان؟ لیس کما قالوا۔

[۱۹] عن زید الشحّام قال‘ قال الصّادق [علیہ السلام] : انّ اللہ عزوجلّ اذا احبّ عبدًا اغری بہ النّاس ۔

۱۔ وفی نسخۃ الطباطبائی من " ما یاجرہ .... الی مالیس فیہٖ ' ای سطراً واحداً محذوف ۔

۲۔ نسخۃ الطباطبائی " جمیع ما " وفی نسخۃ الحکیم " جمیع ما رأیت " ولفظ " ابی " فی فلان الثانی موجود فی نسخۃ الحکیم ۔

ہو جاتے ہیں۔ اور اسے برا کہتے ہیں کہ اسے اجر ملے اور ان پر گناہوں کا بوجھ بڑھے۔ اور جب خدا کسی کو ناپسند فرماتا ہے تو لوگوں کے دلوں میں محبت ڈال دیتا ہے تاکہ اس کے بارے میں ایسی باتیں کریں جو اس میں نہیں ہیں اس طرح اس پر وہ گناہ گار ہوں گے۔ پھر فرمایا:

یحییٰ بن زکریا علیہ السلام سے زیادہ خدا کا محبوب کون ہوگا؟ لیکن لوگ ان کے خلاف ہو گئے، اور انھوں نے جو کچھ کیا وہ سب کو معلوم ہے۔ اور حضرت امام حسینؑ علیہ السلام سے زیادہ خدا کا محبوب کون ہوگا، مگر لوگ ان کے دشمن ہوئے اور حضرت کو قتل کر دیا اور ابو فلاں و ابو فلاں سے بڑھ کر خدا کو ناپسند کون ہوگا؟ لوگوں نے جو تم سے کہا وہ غلط ہے۔

۱۹۔ زید شحام نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے:

امام نے فرمایا: جب خدا کسی بندے کو محبوب رکھتا ہے تو لوگ اس کے خلاف ہو جاتے ہیں۔

[٢٠] عن أبي حمزة[1] قال: سمعت أبا جعفر عليه السلام يقول: إنّ الله عزّ وجلّ اخذ ميثاق المؤمن على بلايا اربع: الاولى: ايسرها عليه، مؤمن مثله يحسده - والثانيه منافق يقفوا اثره والثالثة: شيطان يعرّض له، يفتنه، ويضلّه - والرابعة: كافر بالذى امن به، يرىٰ جهاده جهاداً - فما بقاء المومن بعد هٰذا -

[٢١] عن حمران[2]، عن أبي جعفر [عليه السلام] قال: ان العبد المؤمن ليكرم على الله عز وجل حتىٰ لو سأله الجنّةَ وما فيها اعطاها ايّاه ولم ينقص ذلك من ملكه شيئ ولو سأله موضع قدمه من الدنيا حرمه - وان العبد الكافر ليهوّن على الله عزّ وجلّ لو سأله الدنيا وما فيها اعطاها اياه ولم ينقص ذلك من ملكه شيئ ولو سأله موضع قدمه من الجنة حرّمه - وان الله[3] عز وجل ليتعاهد

١- الكافي ج ٢ ص ٢٤٩ عن ابى حمزه الثمالى وص ٢٥٠ عن داؤد بن سرحان وص ٢٥١ عن عبد الله بن سنان مثله -

٢- الكافي ج ٢ ص ٢٥٨ عن الحلبي تمام الرواية مع بعض الاختلافات بحار ج ١٦ ص ٦٤ - الوافي ج ٣ ص ١٣٤ -

٣- ومن هذا المقام اورد الكليني رح هذا الحديث عن حمران مع اختلاف "بالمدينة من الغيبة" الكافي ج ٢ ص ٢٥٥ تحف العقول ص ٣٠٠ -

۲۰۔ ابوحمزہ نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا۔ آپ نے فرمایا:
خداوند عالم نے مومن سے چار آزمائشوں کا عہد لیا ہے۔ سب سے آسان بات یہ ہے کہ کوئی اس جیسا مومن اس سے حسد کرے گا۔ دوسرے کوئی منافق اسکا پیچھا کرے گا۔ تیسرے کوئی شیطان اس کے آڑے آئے گا پریشان اور گمراہ کرنے کی کوشش کرے گا۔ چوتھے، جس پر ایمان لاچکا ہے اس کا منکر کہ اپنے جہاد کو جہاد سمجھے اس کے بعد مومن زندہ نہ رہے گا۔

۲۱۔ حمران نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ بندۂ مومن خدا کی نظر میں زیادہ بلند ہے کہ اگر وہ جنت اور جنت کی تمام چیزوں کو مانگ لے تو خدا اسے عطا فرمادے اور اس کے خزانے میں کوئی کمی نہ ہو۔ لیکن اگر وہی مومن دنیا میں قدم ٹکانے کی جگہ مانگے تو خدا وہ جگہ نہ دے گا اور کافر کی خدا کے حضور میں کوئی اہمیت نہیں اگر دنیا و مافیہا کا سوال کرے تو خدا عطا فرماسکتا ہے، اور اس کے خزانے میں کوئی کمی نہ آئے لیکن اگر یہی کافر جنت میں بالشت بھر زمین مانگے تو خدا نہ دے گا۔ خداوند عالم مومن کا آزمائشوں میں یوں لحاظ کرتا ہے جیسے کوئی شخص اپنے متعلقین کا تحفہ اور ہدیہ کے لیے خیال کرتا ہے، اور خدا مومن کو دنیا سے یوں بچاتا ہے۔ جیسے طبیب بیمار کو بد پرہیزی سے۔

عبده المؤمن بالبلاء کما یتعاهد الرجل اهله بالهدیّة ویحمیه الدنیا کما یحمی الطبیب المریض۔

[۲۲] عن محمد بن عجلان قال سمعت ابا عبد الله [علیه السلام] یقول: إن الله عزّ وجلّ من خلقه عباداً ما من بَلیّةٍ تنزل من السماء او یقتّر [تقتیر، طبا والحکیم] فی الرزق إلا ساق الیهم۔ ولا عافیه اوسعةٍ فی الرزق إلا صرف عنهم۔ لوان نور احدهم قسم بین اهل الارض جمیعا لاکتفوا به۔

[۲۳] عن ابی حمزة قال، قال ابو جعفر علیه السلام: ان الله عزّ وجلّ ضنائن من خلقه یضنّ[۲] بهم عن البلآء یحییهم فی عافیةٍ ویرزقهم فی عافیة ویمیتهم فی عافیة [ویبعثهم فی عافیة ویدخلهم الجنة فی عافیة۔ طبا والحکیم]۔

[۲٤] عن یزید بن خلیفة عن ابی عبد الله [علیه السلام] قال: ماقضی الله تبارک وتعالیٰ لمومن قضاءً إلا جعل

۱۔ الکافی ج ۲ ص ٤٦۲ وفی آخر الحدیث "ویبعثهم فی عافیةٍ و یسکنهم الجنة فی عافیة" الوافی ج ۳ ص ۱۳۵۔ وفی حاشیة اصل نسختی الخطیة "الضنائن۔ الخصائص من الضنین وهو ما یختصه۔ مجمع"۔ وفی نسخة الطباطبائی "ابن حمر" بدل "ابی حمزه"۔

۲۔ نسخة الطباطبائی "یضنّ بهم علی البلآء"۔

۲۲۔ محمد بن عجلان نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا، حضرت نے فرمایا کہ خداوند عالم کی مخلوق میں اس کے پسندیدہ کچھ بندے ایسے بھی ہیں کہ اگر آسمان سے کوئی بلا نازل ہوتی ہے، یا روزی میں کمی ہوتی ہے تو خدا انھیں نوازتا ہے اور عافیت اور خوش حالی کو ان سے روکتا ہے۔ اس کے باوجود اگر ان مومنوں میں سے ایک کا نور بھی سارے عالم پر تقسیم کر دے تو سب لوگوں کے لیے کافی ہو۔

۲۳۔ ابو حمزہ نے کہا، امام محمد باقر علیہ السلام کا ارشاد ہے، خداوند عالم کے کچھ خاص الخاص بندے ایسے ہیں جنھیں وہ بلاؤں میں آزماتا ہے۔ اور عافیت (ایمان) میں زندگی، عافیت (ایمان) میں روزی اور عافیت (ایمان) میں موت عطا فرماتا ہے۔

۲۴۔ یزید بن خلیفہ ناقل ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: خداوند عالم نے جو فیصلہ بھی مومن کے لیے فرمایا۔ اس میں مومن کی بہتری ہی ہے۔

له الخيرة فيما قضى۔

[۲۵] عن[1] ابی عبد الله علیه السلام: ان الله یذود المؤمن عمّا یکره مما یشتهی کما یذود الرجل البعیر عن ابله[2] لیس منها۔

[۲۶] وعنه علیه السلام قال: ان الرب لیتعاهد المؤمن فما یمرّبه اربعون صباحًا إلّا تعاهده إمّا بمرض فی جسده واما بمصیبة فی اهله وماله او مصیبة من مصائب الدنیا لیاجره الله علیه۔

[۲۷] عن[3] ابن حمران قال سمعته یقول: ما من مؤمن یمر به اربعون لیلة الّا وقد یذکر بشیئ یوجع علیه آد ناهم لا یدری من أین هو۔

[۲۸] وعن عبد الله [علیه السلام]: لا یصبر [؟ یمتر] علی المؤمن اربعون صباحًا الا تعاهده الرّب تبارک وتعالی بوجع فی جسده، او ذهاب ماله، او مصیبة یاجره الله علیها۔

[۲۹] وعنه[3] علیه السلام قال: ما قلّت المؤمن مِن واحدۃ من

۱۔ سفینة البحار ۲ ص ۲۴۳ والحدیث الاول فی هذا الکتاب فی نسخة الطباطبائی "فیما قضو"۔

۲۔ والحدیث ال ۲۹ فی باب ال ۲ فی هذا الکتاب۔ نسخة الطبا طبائی "الرجل البعیر عن اهله"۔

۳۔ نسخة الطباطبائی "ابن مهران قال" والحدیث ۳۰ فی هذا الباب۔

۲۵۔ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: خداوند عالم اپنے بندۂ مومن کو اس کی پسند اور اپنی ناپسند چیز سے یوں روکتا ہے، جیسے کوئی شخص اپنے اونٹوں میں دوسرے اونٹ کو نہ آنے دے۔

۲۶۔ امام نے فرمایا: خداوند عالم مومن کی نگہداشت فرماتا ہے، چالیس دن گزر جاتے ہیں تو حفاظت کے طور پر یا تو جسمانی بیماری میں مبتلا کر فرماتا ہے، یا اہل وعیال، مال واسباب پر کوئی مصیبت ڈال دیتا ہے۔ یا کسی اور دنیاوی زحمت میں مبتلا کر دیتا ہے کہ اسے اچھا اجر اور بدلہ دے۔

۲۷۔ ابن حمران نے معصوم سے سنا: کوئی مومن ایسا نہ ہوگا جس پر چالیس راتیں گذریں۔ مگر یہ کہ کوئی چیز ایسی نہ آئے جو اسکو یاد دہانی کرائے اور اس پر اجر دیا جاسکے۔ کم از کم یہی ہوگا کہ وہ یہ بھول جائے کہ کہاں اور کس عالم میں ہے

۲۸۔ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: مومن چالیس دن تک ایک حالت میں رہ سکتا ہی نہیں۔ خدا ضرور اس کی نگہداشت فرمائے گا۔ یا جسم کو تکلیف ہوگی۔ یا مال جاتا رہے گا، یا کوئی ایسا صدمہ ہوگا جس کا اسے اجر دیا جاسکے۔

۲۹۔ امام علیہ السلام نے فرمایا: تین باتوں میں سے تینوں یا کم از کم ایک بات تو مومن کے لیے ضروری ہوگی۔ کوئی ساتھی جو اس کے لیے گھر کا دروازہ بند کر دے۔ یا پڑوسی جو اسے دکھ دے یا کوئی شخص اس کی راہ میں رکاوٹ بنے۔ مومن تو اگر پہاڑ کی چوٹی پر چلا جائے جب بھی کوئی شیطان اسے اذیت دینے کے لیے پہنچ جائے گا، ہاں خدا اس کا ایمان اس کی ڈھارس بنا دے گا۔

ثلاث، او بمعت عليه الثلاثة : ان يكون معه من يغلق عليه بابه فى داره، او جار يؤذيه اومن فى طريقه الى حوائجه[1] [؟ يوذيه]۔ ولو ان مؤمنا على قلة جبل لبعث الله شيطاناً يوذيه و يجعل الله من ايمانه أنساً۔

[۳۰] عن محمد[2] بن مسلم قال: سمعت اباعبدالله عليه السلام يقول: المؤمن لا يمضى عليه اربعون ليلةً اِلا عرض له امر يحزنه يذكره به۔

[۳۱] عن[3] ابی الصبّاح قال۔ کنت عند ابی عبدالله [عليه السّلام] فشكىٰ اليه رجل، فقال: عَقَّنِیُ دَ الِدِی و اِخوتی وجفانی اخوانی؟ فقال ابو عبدالله[عليه السلام] اِن للحقّ دولة وللباطل دولة۔ وكل واحدٍ ذليل

۱۔ فى الاصل والطباطبائیؔ " ماقلت المومن" والکافی ج ۲ ص ۲۴۹۔ " اقلت المومن" ونسخة الطباطبائیؔ والحکیم " اومن فی طریقه ـ کذا بیاض ـــ الی حوائجه "۔

۲۔ الکافی ج ۲ ص ۲۵۴ مع بعض الاختلافات فی العبارۃ۔ وتنبیة الخواطر للورام ص ۳۸۴ عین العبارة الا ان فیھا "علی المومن" بدل "علیه"۔

۳۔ فی الاصل "عن ابو الصباح" الکافی ج ۱ ص ۴۴۷ عدة من اصحابنا، عن احمد بن محمد عن ابن محبوب عن ابی الصباح الکنانی الخ ونسخة الطباطبائیؔ "ابو الصباح" من دون "عن"۔ فی نسخة الحکیم فاصبروا والیسرو"۔

۳۰۔ محمد بن مسلم نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا، حضور فرماتے تھے: مومن، چالیس راتوں کے گزرنے سے پہلے کسی ایسی بات سے ضرور دوچار ہوگا جو اسے تکلیف دے اور یاد خدا کا باعث ہو۔

۳۱۔ ابو الصباح کہتے ہیں۔ میں حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک شخص آیا، اور اس نے اپنے مشکلات بیان کرتے ہوئے کہا، میرے والد نے عاق کر دیا، بھائیوں نے چھوڑ دیا، دوستوں نے بے وفائی کی۔ امام نے فرمایا: حق کو بھی اقتدار حاصل ہوتا ہے، باطل کا بھی دور اقتدار ہوتا ہے۔ ہر شخص اپنے حریف کے اقتدار میں ذلیل ہوتا ہے مومن کو باطل کے اقتدار میں کم از کم یہ نقصان پہنچتا ہے کہ اس کے باپ بھائی اسے چھوڑ دیں، دوست احباب بے وفائی کریں۔ مومن کو باطل کے اقتدار میں فارغ البالی نصیب ہی نہیں ہو سکتی اور اگر اسے اس دور میں خوش حالی مل جائے تو خداوند عالم اسے جسم، مال یا اہل و عیال کے بارے میں کسی نہ

فی دولۃ صاحبہ وان ادنیٰ ما یصیب المؤمن فی دولۃ الباطل، ان یُعقّہ ولدہ واخوتہ، ویجفوہ اخوانہ وما من مؤمن یصیب رفاھیۃً فی دولۃ الباطل الا ابتلی فی بدنہ اومالہ او اھلہ حتی یخلصہ اللہ عزوجل من السعۃ التی کان اصابہا فی دولۃ الباطل لیُوَفّر بہ حظہ فی دولۃ الحق فاصبروا، وابشروا۔

[۳۲] عن علی بن الحسین وابی جعفر علیہما السلام[۱]: [قال] ان المؤمن لیقال لروحہ وھو یغسل، ایسرّک اللہ ان تردی الی الجسد الذی کنت فیہ! فتقول، ما اصنع بالبلاء والخسران والغمّ۔

[۳۳] وعن[۲] ابی جعفر علیہ السلام قال: قال رسول اللہ [صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم]: یقول اللہ عزّ وجلّ: یا دنیا مُرّی علی عبدی المؤمن با نواع البلایا وماھو فیہ من امر دنیاہ وضَیّقِی علیہ فی معیشۃ ولاتحلّی لہ فیسکن الیک۔

[۳۴] عن[۳] الصبّاح بن سیّابۃ قال: قلت لابی عبداللہ علیہ السلام: ما أصاب المؤمن من بلاء فبذنب؟

۱۔ فی الاصل والطباطبائی "علیہما السلام"۔ ولیس لفظ "قال" فی الاصل وفی نسخۃ الحکیم "قال" و"ایسرک اللہ" لیس فی نسخۃ الحکیم۔

۲۔ نسخۃ الطباطبائی "تحلی لہ" وعلی الحاشیۃ "تحلولی"۔

۳۔ نسخۃ الطباطبائی والنوری "الصباح بن سبابہ"۔

کسی آزمائش میں ضرور مبتلا کرے گا یہاں تک کہ اسے حکومت باطل میں حاصل ہونے والی خوش حالی سے نجات دے تاکہ حق کے دور اقتدار میں اس کا حصہ زیادہ ہو۔ صبر کو شعار بناؤ اور بشارتیں قبول کرو۔

۲۲۔ امام زین العابدین اور امام محمد باقر علیہما السلام سے منقول ہے جب میت نہلائی جا رہی ہوگی اس وقت مومن کہے گا، اے روح! اب تجھے جسم سے رشتہ توڑنا کتنا آسان معلوم ہوا؟ روح کہے گی، میں بلا، نقصان اور غم کے ساتھ رہ کر کیا کرتی۔

۲۳۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے آنحضرتؐ نے فرمایا: خداوند عالم دنیا کو حکم دیتا ہے۔ میرے بندۂ مومن کے پاس طرح طرح کی آزمائشیں لیکر جا، اور معاملات دنیا پیش کر، اس پر روزی تنگ کر دے۔ اسے فکر و پریشانی سے دور نہ ہونے دے، کہیں اس کا دل تجھ میں نہ لگ جائے۔

۲۴۔ صباح بن سیابہ نے، امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں عرض کی۔ کیا مومن کے گناہوں کے بدلے اس پر مصائب نازل ہوتے ہیں؟ فرمایا: نہیں، خدا مومن کی آہیں، اس کی فریادیں اور دعائیں سننا چاہتا ہے؛ تاکہ نیکیوں میں اضافہ اور گناہوں میں کمی کرے اور قیامت کے لیے ذخیرہ ہو۔

قال: لا، و لکن لیسمع انینه وشکواه و دُعاءَهُ الذی یکتب له بالحسنات و تحطّ عنه السیئات وتذخر له یوم القیٰمة۔

[۳۵] وعن ابی عبدالله [علیه السلام] انه قال: ان الله عز وجل لیعتذر الی عبده المحوج کان فی الدنیا کما یعتذر الاخ إلی اخیه۔ فیقول لا وعزّتی وجلالی ما افقرتک لهوانٍ کان بک علیّ[۱] فارفع لتزهذ الغطآء [هذا الغطاء] فانظر ما عوضتک من الدنیا فیکشف له فینظر ما عوّضه الله عز وجل من الدنیا فیقول ما ضرنی یا رب مع ما عوّضتنی۔

[۳۶] وعن ابی[۲] عبدالله [علیه السلام] انه قال: نعم الجرعة الغیظ لمن صبر علیها۔ فان عظیم الاجر لمع عظیم البلاء[۲]۔ وما احبّ الله قومًا إلّا ابتلاهم۔

[۳۷] وعن ابیّ عبدالله علیه السلام قال، قال النبیّ

۱۔ الکافی ج ۲ ص ۲۶۳ وفیه "فارفع هذا السجف فانظر ما عوضتک"۔ وفی نسخة الاصل "لافیقول لا" و "فارفع هذا الغطاء فانظر ما عوضتک" وفی نسخة الحکیم "فارفع هذا الغطاء"۔

۲۔ الکافی ج ۲ ص ۱۰۹ "عظیم الاجر لمن عظیم البلاء" وص ۲۵۲۔

۳۔ الکافی ج ۲ ص ۶۰ باسناده عن ابی جعفر علیه السلام۔ و الحدیث طویل یختلف من کلمة فیصلح امر دینهم" د نسخة الطباطبائی والحکیم" بالغنیٰ والصحة فی البدن والسعة۔

۳۵۔ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: خداوند عالم اپنے محتاج دنیا بندے سے اس قسم کی دل دہی کرتا ہے جیسے دو دوست ایک دوسرے کی دل دہی کریں۔ خدا فرماتا ہے: "نہیں میرے بندے نہیں، میں اپنی عزت وجلال کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں نے کسی دنیا دی پرخاش کی وجہ سے تجھے فقیری نہیں دی بلکہ مقصد یہ تھا کہ اپنی عطا وبخشش کو پاک پاکیزہ کر دوں۔ اب دیکھ، میں نے اس دنیا کے بدلے تجھے کیا دیا ہے اس کے۔ بعد ثواب وعطا سے پردے ہٹ جائیں گے اور وہ ثواب وعطا مومن دیکھے گا اور عرض کرے گا، اس معاوضہ کے بعد پروردگار، میرا کوئی نقصان نہیں ہوا۔

۳۶۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: شدید تکلیف میں غصہ کا کڑوا گھونٹ کیا عمدہ چیز ہے۔ کیونکہ جتنی بڑی آزمائش ہوگی اتنا ہی بڑا اجر ہوگا۔ خدا جب کسی قوم سے محبت فرماتا ہے تو اسے امتحان میں ڈالتا ہے۔

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: قال اللہ عز وجل: ان من عبادی المومنین لعباداً لا یصلح امر دینهم الا بالغنی والسعة والصحة فی البدن، فابلوهم بالغنی والسعة وصحة البدن، فیصلح لهم امر دینهم۔

وقال[1]: ان من العباد لا یصلح امر دینهم الا بالفاقة والمسکنة والسقم فی ابدانهم فیصلح علیه امر دینهم۔

[۳۸] وعن[2] ابی عبد اللہ علیه السلام قال: أخذ میثاق المؤمن علی ألّا یصدق فی مقالته ولا ینتصف من عدوه

[۳۹] وعن ابی[3] جعفر [علیه السلام] قال: إنّ اللہ عزّ وجلّ

۱۔ ولعله حدیث مستقل۔ لیس فی الکافی هذه الکلمات من تتمة هذا الحدیث۔

۲۔ الکافی ج ۲ ص ۲۴۹ "اخذ اللہ میثاق المؤمن علی ان لا تصدق مقالته ولا ینتصف من عدوه۔ وما من مؤمن یشفی نفسه الا بفضیحتها لأنّ کل مؤمن ملجم"۔

۱۔ الکافی ج ۲ ص ۲۵۳ کتاب الایمان والکفر "باب شدة ابتلاء المؤمن" عن محمد بن یحیی عن احمد بن محمد بن عیسی عن محمد بن سنان عن الولید بن علاء عن ابیه عن ابی جعفرؑ ان اللہ تبارک وتعالی اذا احب عبداً غتّه بالبلاء غتّاً وثجّه بالبلاء ثجّاً فاذا دعاه قال لبیک عبدی لئن عجلت لک ما سألت انی علی ذلک لقادر ولئن ادخرت لک فما ادخرت لک هو خیر لک"۔ فی اصل نسخة کتاب المؤمن ونسخة الطباطبائی "فما ادخر لک خیر لک"۔ البحار ج ۱۲ ص ۵۵ وفی نسخة الحکیم" وثجه علیه ثجاً"۔

۳۷۔ ابو عبداللہ علیہ السلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ خداوند عالم ارشاد فرماتا ہے کہ میرے مومن بندوں میں کچھ ایسے لوگ ہیں جن کے دینی معاملات دولت مندی اور خوش حالی وصحت جسمانی کے بغیر ٹھیک نہیں ہو سکتے، میں ان لوگوں کو دولت، خوش حالی اور صحت عطا کر کے آزماتا ہوں۔ وہ لوگ اپنے دینی معاملات ٹھیک کر لیتے ہیں۔ اور کچھ لوگ فقر و فاقہ اور بیماری کے بغیر دینی معاملات ٹھیک نہیں کر سکتے ان کو اس آزمائش میں مبتلا کیا جاتا ہے جس کے بعد وہ اپنے دینی معاملات ٹھیک کر لیتے ہیں۔

۳۸۔ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: خداوند عالم نے مومن سے وعدہ لے لیا ہے کہ اس کی بات کی تردید بھی کی جائے گی اور اس کے دشمن کو چھوڑا بھی جا سکتا ہے۔ (دعوائے ایمان کے بعد اسے ہر بات سے بری اور معاملہ میں آزاد نہیں کر دیا گیا ہے)۔

۳۹۔ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا: خدا جب کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو اسے بلاؤں سے دبلا پتلا اور آزمائشوں کے ذریعہ لاغر و کمزور کر دیتا ہے۔ اور جب وہ مناجات کرتا ہے تو خدا کہتا ہے ــــ میرے مومن اگر تو

إذا احبّ عبداً غتّه بالبلآء غتّاً و ثجّه بالبلآء ثجّاً۔ فاذا دعا قال: لبّیک عبدی، لبّیک عبدی لئن عجّلتُ لک ما سئلتَ إنّی علیٰ ذٰلک لقادر ولئن ذخرت لک فما اذخر لک خیر لک۔

[۴۰] عن ابی حمزة قال، قال ابوعبداللّٰه علیه السلام: یا ثابت! انّ اللّٰه إذا احبّ العبد غتّه بالبلاء غتّاً و ثجّه بالبلاء ثجّاً۔ و انّا و ایّاکم لنصبح به او نمسی۔

[۴۱] وعن ابی عبداللّٰه علیه السلام قال: إنّ الحواریّین شکوا الی عیسیٰؑ ما یلقون من النّاس و شدّتهم علیهم۔ فقال: إنّ المؤمنین لم یزالوا مبغضین وایمانهم کحبّة القمح ما احلیٰ مذاقها واکثر عذابها۔

غَتَّهٗ: غمسه۔ وغتّه: هزله وانهکه۔ وقال ابوعبید بن القاسم بن سلام فی کتابه غریب الحدیث (ج ۳ ص ۱۴۰) طبعة حیدرآباددکن ۱۹۶۶م۔ الثج: نحر الابل وغیرها وان یثجوا دمأ ها وهو السیلان ومنه قول اللّٰه عزّوجلّ" وانزلنا من المعصرات ماء ثجّاجًا" (سورة ۷۸ آیه ۱۴)۔

۱۔ فی اصل النسخة والنوری "لنصبح به ونمسی" والکافی ج ۲ ص ۲۵۳ "لنصبح ونمسی" ولکن الراوی هنا حسین بن علوان عن ابی عبداللّٰهؑ انه قال وعنده سدیر۔ وفی البحار ج ۱۶ ص ۵۵۔

رد بلا کے لیے جلدی کرتا تو میں اس پر قدرت رکھتا ہوں، لیکن میں نے جو ذخیرہ جمع کیا ہے وہ تیرے ہی لیے اچھا اور سود مند ہے۔

۴۰۔ ابوحمزہ نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: اے ثابت! جب خداوند عالم کسی بندے سے محبت کرتا ہے۔ تو اسے بلاؤں میں مبتلا کرتا اور اسے لاغر وناتواں کر دیتا ہے۔ اس کے بعد بھی ہم اور تم دن کو دن اور رات کو رات کرتے ہیں اور زندگی گذر جاتی ہے۔

۴۱۔ ابوعبداللہ علیہ السلام فرماتے ہیں: حضرت عیسیٰؑ کے حواریوں نے ان مصائب کا شکوہ کیا جو ان کے دشمنوں کی وجہ سے ان پر نازل ہوتے تھے۔ حضرت عیسیٰؑ نے جواب میں فرمایا۔ مومن سے ہمیشہ دشمنی کی گئی ہے مگر ان کا ایمان گیہوں کا دانہ ہے۔ کس قدر خوش ذایقہ اور کس قدر زحمتوں کا باعث ہے۔

[٤٢] عن عبد الاعلیٰ بن اعین قال سمعت ابا عبد اللّٰہ [علیہ السلام] یقول: ان اردتم ان تکونوا اخوانی و اصحابی فوطّنوا انفسکم علی العداوة و البغضاء من النّاس و إلاّ فلستم لی بأصحاب۔

[٤٣] عن محمد بن عجلان[1] قال: کنت عند سیّدی ابی عبداللّٰہ [علیہ السلام] فشکیٰ الیہ رَجُلٌ۔ فقال: اصبر، فانّ اللّٰہ عزوجل یجعل لک فرجا۔ ثم سکت ساعة ثم اقبل علی الرجل۔ فقال: اخبرنی عن سجن الکوفہ کیف ھو؟ قلت اصلحک اللّٰہ[2] ضیّق منتن[3] و اھلہ بأسوء حالتٍ۔ فقال: انما انت فی السجن ترید ان تکون فی سعةٍ؟ اما علمت ان الدنیا سجن المؤمن۔

[٤٤] عن ابی عبد اللّٰہ [علیہ السلام] قال: إنّ اللّٰہ إذا احبّ عبداً بعث الیہ ملکا فیقول اسقمہ وشدّد البلاء علیہ فاذا بَرِئَ من شَیئٍ فابتلہ لما ھو اشدّ منہ وقوّ علیہ حتی یذکرنی فانی اشتھی ان اسمع ندائہ و

١۔ قال الذھبی فی دول الاسلام (طبعة حیدرآباد) ج ٢ ص ٨٢ ان محمد بن عجلان کان مفتی المدینہ وعابدھا مات فی سنة ١٤٨ ھ۔

٢۔ فی الاصل "املحک اللّٰہ"، والصحیح "اصلحک اللّٰہ" کما فی الکافی ج ٢ ص ٢٥٠ والوافی المجلد ٣ ص ١٣٢۔

٣۔ فی الکافی وتنبیہ الخواطر ٣٨٣ "منتن"۔ فی الاصل "متین"۔ ونسخة الطباطبائی والحکیم النوری "منتن"۔

۴۲۔ عبدالاعلیٰ بن اعین نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا۔ اگر تم میرے دوست بننا چاہتے ہو تو اپنے تئیں دشمنی اور بغض عوام کے لیے آمادہ کر رکھو۔ اگر اس پر صبر نہیں کر سکتے تو ہمارے دوست نہیں ہو۔

۴۳۔ محمد بن عجلان کہتے ہیں، میں اپنے سید و آقا امام جعفر صادقؑ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا، ایک شخص نے کچھ مصائب و مشکلات کی شکایت کی، حضرتؑ نے فرمایا: صبر کرو خدا آسودگی و کشائش عطا فرمائے گا۔ پھر کچھ دیر کے لیے خاموش ہونے کے بعد آپ نے اسی شخص کی طرف متوجہ ہو کر پوچھا۔ کوفہ کا قید خانہ کیسا ہے؟ اس نے کہا تنگ اور متعفن، قیدیوں کا برا حال ہے۔ فرمایا: تم بھی تو آخر قید خانے میں ہو، پھر وسعتوں کی خواہش کیسی؟ تمھیں معلوم نہیں کہ دنیا مومن کے لیے قید خانہ ہے۔

۴۴۔ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: خداوند عالم جب کسی بندے سے محبت کرتا ہے اس کے پاس ایک فرشتہ کو حکم دے کر بھیجتا ہے کہ اس شخص کو بیمار کر ڈالے اور بلاؤں میں سختیاں کرے اور جب وہ شخص تندرست ہو جائے تو پھر اس سے زیادہ سختیوں میں مبتلا کر دے۔ کیونکہ میں اس کی آواز و فریاد سننا چاہتا ہوں۔ اور جب کسی بندے سے نفرت کرتا ہے تو اس پر ایک فرشتہ موکل کرتا ہے کہ اسے صحت دے تاکہ وہ مجھے یاد نہ کرے، مجھے اس کی آواز سننا گوارا نہیں۔

اذا ابغض عبدًا وکّل به ملکا فقال ـ صححه واعطه کیلا یذکرنی فانی لا اشتهی ان اسمع صوته ـ

[٤٥] وعن ابی عبد الله [علیه السلام] قال: ان العبد یکون له عند ربه درجة لا یبلغها بعمله فیبتلی فی جسده او یصاب فی ولده فان هو صبر بلغه الله [اِیّاہ ـ طباطبا والنوری] ـ

[٤٦] وعن ابی جعفر علیه السلام قال قال النّبی [صلّی الله علیه وآله وسلّم] عجبا للمؤمن اِنّ الله لا یقضی قضاءً اِلّا کان خیرا له ـ فان ابتلی صبر، وان اعطی شکر ـ

وعن ابی جعفر [علیه السلام] قال: وجاء النّبی [صلی الله علیه وآله وسلم] و ذکر مثله ـ

[٤٧] وعن ابی جعفر [علیه السلام] قال: اِن الله عزّ وجلّ یعطی الدنیا من یحب و یبغض و [لا یعطی] الآخرة اِلّا من احبّ وان المؤمن لیسئل ربّه موضع سوط فی الدنیا فلا یعطیه اِیّاہ ویسئله الآخرة فیعطیه ماشاء ویعطی الکافر فی الدنیا ماشاء ویسئل فی الآخرة موضع سوط فلا یعطیه اِیّاہ ـ

١ـ الکافی ج ٢ ص ٦٢ باختلاف کثیر ـ نسخة الطباطبائی فی آخر الحدیث "مثله سواء" ـ

۴۵۔ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: جب کسی شخص کا درجہ خدا کی بارگاہ میں بلند ہو اور وہ شخص اس درجہ تک نہ پہنچ سکے تو خدا اسے جسمانی بیماری یا اولاد کی مصیبت میں مبتلا کرتا ہے اب اگر اس نے صبر کرلیا تو خدا اسے اس درجۂ بلند تک پہنچا دیتا ہے۔

۴۶۔ ابو جعفر علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ مومن احترام و اعزاز کے لائق ہے، خدا جو فیصلہ کرتا ہے وہ اسکے لیے بہتر ہی ہوتا ہے، اگر آزماتا ہے تو مومن صبر کرتا ہے اور اگر کچھ عطا فرماتا ہے تو وہ شکر کرتا ہے یہی روایت یوں بھی ہے کہ ابو جعفرؑ نے فرمایا کہ آنحضرتؐ تشریف لائے اور فرمایا......

۴۷۔ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا: خدا دنیا کی نعمتیں دوست دشمن سب کو عطا کرتا ہے مگر آخرت کے انعام فقط مومن کو دے گا، کبھی مومن خدا سے تھوڑی سی زمین دنیا میں مانگتا ہے۔ مگر اسکی تمنا قبول نہیں کرتا اور آخرت کے لیے دعا کرتا ہے تو خدا اس کی دعا کے مطابق اسے عطا کرتا ہے۔ اور کافر کو دنیا اس کی خواہش کے مطابق دیتا ہے۔ لیکن اگر کافر بالشت بھر کی جگہ آخرت میں طلب کرے تو اسے نہیں دیگا۔

[٤٨] وعن[1] ابی عبد اللّٰہ السّلام قال: قال اللّٰہ عزّ وجلّ عبدی المؤمن لا اصرفه فی شیئٍ اِلا جعلت ذلک خیراً له فلیرض بقضائی ولیصبر علیٰ بلائی ولیشکر علیٰ نعمائی اکتبه فی الصّدّیقین عندی ۔

[٤٩] وعن[2] ابی عبد اللّٰہ [علیه السلام] قال: ضحک رسول اللّٰہ [صلی اللّٰہ علیه وآله وسلّم] حتّٰی بدت نواجذہ ۔ ثم قال: الا تسألونی عمّ ضحکت ۔ قالوا بلیٰ یا رسول اللّٰہ ۔ قال: عجبت للمرء المسلم انه لیس من قضاءٍ یقضیه [اللّٰہ] الّا کان خیراً له فی عاقبة امرہ ۔

[٥٠] وقال ابو عبد اللّٰہ علیه السلام انّه لیکون للعبد[3] عند اللّٰہ عزّ وجلّ [منزلة] لا یبلغها اِلا باحدی الخصلتین ۔ اما ببلیّة فی جسم او بذهاب ماله ۔

١۔ الکافی ج ١ ص ٦١ ۔

٢۔ تنبیه الخواطر للورّام، عن سلیمان بن خالد عن ابی عبد اللّٰہ الخ ۔ فی الاصل والطباطبائیُ "عمّ ضحکت" فی التنبیه "ممّ ضحکت" الطباطبائی "یقضیه اللّٰہ" والاصل "یقضیه" ۔

٣۔ الکافی ج ٢ ص ٢٥٥ والحدیث فیه مروی عن سلیمان بن خالد ۔ فی نسخة الطباطبائی "لعبد عند اللّٰہ" وفی الکافی "للعبد منزلة عند اللّٰہ" ۔

۴۸: ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا، کہ خداوند عالم ارشاد فرماتا ہے میں اپنے بندۂ مومن سے جو چیز بھی لیتا ہوں اس کے لیے بہتری قرار دیتا ہوں مومن کو میرے فیصلہ پر راضی، میری آزمائش پر صابر اور میری نعمتوں پر شکرگذار رہنا چاہیے میں اسے اپنے صدیقین میں شمار کروں گا۔

۴۹۔ حضرت ابو عبداللہؑ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سلم ایک مرتبہ مسکرائے کہ دندانِ مبارک نظر آنے لگے۔ پھر فرمایا، میرے ہنسنے کا سبب نہیں پوچھا، لوگوں نے عرض کیا، جی، یا رسول اللہؐ! فرمایا: مجھے مسلمان کے بارے میں حیرت ہوئی کہ خدا کا ہر فیصلہ ایسا ہوتا ہے کہ جس میں نتیجہ کے طور پر مسلمان کا فائدہ ہوتا ہے۔

۵۰۔ حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا، خدا کے حضور میں بندۂ مومن کا ایک مرتبہ ایسا بھی ہے جہاں صرف ایک صورت میں پہنچ سکتا ہے، یا جسم کی آزمائش ہو یا مال کا نقصان ہو۔

باب: ٢

ما خص الله به المؤمنين

من الكرامة والثواب[1]

[١] عن زرارة قال سئل ابو عبد الله عليه السلام - و انا جالس - عن قول الله عزّ وجلّ "من جاء بالحسنة فله عشر امثالها"[2] إيجزى لهؤلاء ممّن [لا] يعرف منهم هذا الامر؟ قال: انما هي للمؤمنين خاصة -

[٢] عن يعقوب بن شعيب قال: سمعته يقول - ليس لاحد على الله ثواب على عمل إلّا للمؤمنين[3] [خاصّة] -

[٣] وعن ابي[4] عبد الله عليه السّلام قال: إذا احسن العبد المؤمن ضاعف الله له عمله لكل عمل سبعمأة ضعف وذلك قول الله عزّوجلّ "يضاعف لمن يشآء"

١- نسخة الطباطبائي "من الكرامات والثواب" والحديث في المحاسن ص ١٥٨-

٢- سورة النمل آيه ٨٩ وسورة النسآء آيه ١٦ - في نسخة الاصل "حابس" بدل "جالس" و "ممن يعرف" بدل ممن " لايعرف" كما في المحاسن والطباطبائي والحكيم - وعبارة نسخة الاصل "ايجزى لها ولا ممن يعرف" -

٣- وفي نسخة الطباطبائي والحكيم "للمومنين خاصّة" -

٤- بحارالانوار ج ١٦ ص ٣٢ و ٦٧ -

۲۔ مومن کے خاص اعزازات و ثواب

۱۔ زرارہ کہتے ہیں میری حاضری میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا، سورۂ نسار کی آیت (۱۶۰) "من جاء بالحسنة فله عشر امثالها" کا کلیہ ان لوگوں پر بھی جاری ہوسکتا ہے جو عارف (مرتبہ امامت آل محمدؑ کے جاننے والے) نہیں۔ حضرت نے فرمایا۔ یہ آیت صرف مومنین کے لیے ہے۔

۲۔ یعقوب بن شعیب کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سے سنا کہ مومن کے علاوہ کسی شخص کے عمل کا ثواب خدا پر واجب نہیں۔

۳۔ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: جب بندۂ مومن احسان کرتا ہے خدا اسکے ہر عمل کو سات سوگنا بڑھا دیتا ہے یہ مطلب ہے قرآن کی آیت "یضاعف لمن یشاء" کا۔

[٤] وعن ابی عبد الله علیه السّلام قال: ان المؤمن[1] لیزهر نوره لاهل السماء کما تزهر نجوم السماء لاهل الارض۔

وقال: ان المؤمن ولیّ الله یعینه ویصنع ولا یقول علی الله إلّا الحق ولا یخاف غیره۔

وقال: إن المؤمنین لیلتقیان فیتصافحان فلا یزال الله مقبلاً[2] علیهما بوجهه والذّنوب تتحات عن وجوههما حتّی یفترقا۔

[٥] وعن ابیؒ[3] جعفر [علیه السّلام] قال: انّ الله عزّوجلّ لا یوصف، وکیف یوصف وقد قال الله عزّوجلّ[4] "وما قدروا الله حق قدره"۔

فلا یوصف بقدره إلا کان اعظم من ذلک وانّ النبی [صلی الله علیه وآله وسلّم] لا یوصف وکیف یوصف عبد،

١- نسخة الحکیم والطباطبائی "عن احدهما علیهما السلام"۔

٢- فی الاصل "علیهما مقبلا علیهما" والتصحیح عن طباطبائی۔ والحدیث مع اختلاف فی الکافی ج ٢ ص ١٨٢ والوافی المجلد ٣ ص ١١٠ والطباطبائی "یتفرقا" بدل "فیفترقا"۔

٣- الکافی ج ٢ ص ١٨٢ الوافی مج ٣ ص ١١١ بحار ج ١٦ ص ٣٥١ ولعل فی عبارة الکافی اغتشاش۔ مصادقة الاخوان طبعة لاهور مع ترجمتی بالاردو ص ٧ والحدیث الاٰتی نمره ٩۔

٤- الانعام آیة ٩١ - الطباطبائی "فی کتابه العزیز"۔

۴۔ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ مومن کا نور اہل فلک کے سامنے یوں چمکتا ہے جیسے ستارے اہل زمین کے لیے۔

حضرت نے فرمایا: مومن خدا کا دوست ہے، خدا اس کی مدد کرتا اور اس پر احسانات فرماتا ہے۔ مومن بھی خدا کے بارے میں ہمیشہ حق کہتا ہے اور خدا کے سوا کسی سے نہیں ڈرتا۔

دو مومن ملاقات کے وقت جب مصافحہ کرتے ہیں تو خداوند عالم دونوں پر توجہ خاص فرماتا اور دونوں کے (چہروں) سے گناہ اس وقت تک دور ہوتے رہتے ہیں جب تک دونوں الگ نہ ہوں۔

۵۔ ابوجعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ خداوند عالم کی صفت وثنا نہیں بیان کی جاسکتی، اور بیان بھی کیسے کی جائے کہ وہ فرماتا ہے: لوگوں نے کما حقہ خدا کی عزت و توقیر نہیں کی (سورہ ۲۲ ی ۷۴) جو بھی کہا جائیگا خدا اس سے بلند تر ہے اور نبی کریمؐ کی بھی تعریف نہیں کی جاسکتی۔ آخر اس بندے کی تعریف کیسے ہو، جسے خدا نے بلندیاں عطا کی ہیں، اسے اپنی قربت سے سربلند فرمایا ہے۔ روئے زمین پر اس کی فرمانبرداری کو اپنی فرمانبرداری قرار دیتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے: "جو حکم رسول دے اس پر کاربند رہو اور جس کام سے روک دے اس سے رک جاؤ" (سورہ ۵۹ ی ۷) جس نے اس کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی، جس نے اس کی مخالفت کی اس نے میری مخالفت کی۔ خدا نے یہ منصب رسول کو عطا کیا۔ اسی طرح کیوں کر اور کیسے اس قوم کی تعریف کی جاسکتی ہے۔ جسے خدا نے رفعت عطا کی ان سے رجس یعنی شرک کو دور کیا۔ اور مومن کی بھی تعریف نہیں کی جاسکتی۔ اور مومن جب اپنے دوست سے ہاتھ ملاتا ہے تو خدا مسلسل ان

رفعه الله عزّ وجلّ اليه وقرّبه منه وجعل طاعته

فی الارض کطاعته، فقال الله عزّ وجلّ "ما آتاکم الرسول

فخذوه ومانهاکم عنه فانتهوا" ومن اطاع هذا

فقد اطاعنی ومن عصاه فقد عصانی [و] فوّض

الیه. وانّی یوصف، وکیف یوصف قوم رفع الله عنهم

الرجس. وهو الشّرک. والمؤمن لا یوصف. وان

المؤمن لیلقی[1] اخاه فیصافحه فلا یزال الله عزّو

جلّ ینظر الیهما والذّنوب تتحات عن وجو

ههما[2] [جسمهما] کما تتحات الورق عن الشّجرة.

[۶] عن مالک[3] الجهنی قال: دخلت علی ابی جعفر

[علیه السّلام] وقد حدّثتُ نفسی باشیآء فقال لی:

یامالک! آحسن الظّن بالله ولا تظن [تظنّن. طباطبائی]

انک مفرط فی امرک. یا مالک! انّه لا تقدر علی

صفتنا وکذلک لا تقدر علی صفة المؤمن. یامالك!

ان المؤمن یلقیٰ اخاه فیصافحه فلا یزال الله

۱۔ نسخة الحکیم والطباطبائی "لیلتقی"۔

۲۔ فی الاصل علی الحاشیة وفی متن الحکیم والطباطبائی

"عن جسمها" بدل "عن وجوهما"۔

۳۔ المحاسن ص ۱۴۳ والروایة مفصلة عن مالک بن

اعین الجهنی. الکافی ج ۲ ص ۱۸۰. فی نسخة الطباطبائی والحکیم "لیلتقی اخاه".

دونوں پر نگاہِ کرم رکھتا ہے۔ اور گناہ ان کے چہروں سے یوں دور ہوتے ہیں جیسے درختوں سے پتے گریں۔

۶۔ مالک جہنی کہتے ہیں کہ میں امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا، میرے دل میں کچھ باتیں تھیں حضرت نے فرمایا: مالک! خدا کے بارے میں عقیدہ کو استوار رکھو، اور یہ خیال نہ کرو کہ تم افراط و تفریط کر رہے ہو۔ مالک! دیکھو تم رسول اللہ کی تعریف نہیں کر سکتے۔ اسی طرح مومن کی مدح و ستائش بھی نہیں کر سکتے۔ مالک! جب مومن اپنے دوست سے ملتا اور مصافحہ کرتا ہے تو خدا مسلسل دونوں پر نگاہ کرم رکھتا ہے۔ اور جدا ہونے تک گناہ ان دونوں کے چہروں سے گرتے رہتے ہیں، یہاں تک کہ ان پر گناہ باقی نہیں رہتے۔ بتاؤ ایسے شخص کی تعریف کیسے کر سکتے ہو

ینظر الیهما والذّنوب تتحات عن وجوههما حتیٰ یفترقا ولیس علیهما من الذّنوب شیئ فکیف تقدر علیٰ صفة من هو هٰکذا۔

[۷] وعن ابی عبد الله علیه السّلام قال: اذا التقی المؤمنان کان بینهما مائة رحمة، تسعة و تسعون لاشدّهما حبًّا لصاحبه۔

[۸] عن ابی عبیدة[۲] قال: زاملت[۳] اباجعفر [علیه السّلام] الی مکة فکان اذا نزل صافحنی۔ [واذا رکب صافحنی] فقلت: جعلت فداک کانک تریٰ فی هذا شیئا؟ فقال: نعم، انّ المؤمن اذا لقیٰ اخاه فصافحه تفرّقا من غیر ذنب۔

[۹] وعن ابی عبد الله [علیه السلام] قال: لا تقدر الخلائق

۱۔ تنبیه الخواطر ص ۳۸۰ عن اسحاق بن عمار فی حدیث طویل۔

۲۔ الکافی ج ۲ ص ۱۷۹ مع الاختلاف فی لفظ الروایة۔ نسخة الطباطبائی "ابو عبیدة" بدون "عن" وفی الاصل "عن ابو عبیدة"۔

۳۔ فی الاصل "داخلت" الطباطبائی "دخلت"۔ والاصل "اذا ترک" والطباطبائی "نزل" ولفظ الترمذی ج ۲ ص ۱۰۹۔ عن البراء بن عازب قال رسول الله ما من مسلمین یلتقیان فیتصافحان الا غفر لهما قبل ان یتفرقا۔

٤۔ ارجع الی حدیث ۵ فی هذا الباب والحواشی علیها۔ وفی الاصل "صفة المؤمنون" فی آخر کلمة الحدیث

۷۔ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: جب دو مومن ملاقات کرتے ہیں تو ان پر سو رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔ ان میں سے ننانوے رحمتیں اس کے حصہ میں آتی ہیں جو اپنے دوست کو زیادہ محبوب رکھتا ہے۔

۸۔ ابوعبیدہ کہتے ہیں۔ میں مکہ تک امام محمد باقر علیہ السلام کے ہم رکاب تھا۔ میں نے دیکھا کہ حضرت جہاں بھی اترتے اور سوار ہوتے تھے مجھ سے مصافحہ کرتے تھے۔ میں نے عرض کیا، میری جان آپ پر نثار، آپ مصافحہ میں کوئی خاص بات محسوس فرماتے ہیں؟ حضرت نے فرمایا ہاں، جب مومن اپنے دوست سے مصافحہ کرتا ہے تو دونوں کے جدا ہونے تک ان پر کوئی گناہ نہیں رہتا۔

۹۔ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: مخلوق کے لیے کماحقہٗ خدا کی کی ثنا و صفت کا بیان ناممکن ہے۔ اسی طرح کنہ مدح پیمبر دشوار ہے اور جس طرح مدح پیمبر مشکل ہے اسی طرح حقیقی طور پر امام کی مدح سرائی دشوار ہے اور جیسے مدح امام مشکل ہے، یونہی مومن کی تعریف مشکل ہے۔

على كنه صفة الله عز وجل فكذلك لاتقدر على كنه صفة رسول الله [صلى الله عليه وآله وسلم] وكما لاتقدر على كنه صفة الرسول كذلك لاتقدر على كنه صفة الامام وكما لاتقدر على كنه صفة الامام كذلك لا يقدرون على كنه صفة المؤمن۔

[۱۰] عن صفوان الجمّال قال سمعته يقول: ما التقى المؤمنان قط فتصافحا إلّا كان افضلهما ايمانا اشدّهما حبّا لصاحبه۔ وما التقى المؤمنان قط فتصافحا وذكرا الله حتى يفترقا يغفر الله لهما، انشآء الله۔

[۱۱] وعن[۲] ابی عبد الله [علیه السلام] قال نزل جبرئیل على النبی [صلى الله عليه وآله وسلم] فقال: یا محمدٌ انّ ربّک یقول من اهان عبدی المؤمن فقد استقبلنی بالمحاربة۔

۱۔ الکافی ج ۲ ص ۱۲۷ "ما التقى المومنان قط الا کان افضلهما اشدهما لصاحبه" المحاسن ۲۶۳ عن صفوان الجمال وعن سماعة بن مهران وسنن ابن ابی داؤد طبعة دهلی قدیمة ص ۳۵۳ عن البراء بن عازب قال قال رسول الله[ص] اذا التقا المسلمان فتصافحا وحمد الله واستغفراه غفر لهما۔ وتنبیه الخواطر ص ۳۲۵ وفی الاصل "مؤمنان" و "فیفترقا حتّی یفترقا"۔

۲۔ الکافی ج ۲ ص ۳۵۰۔ متفرقه ـــ فی الاصل "یده الذی"۔

۱۰۔ صفوان جمال کہتے ہیں: میں نے معصوم سے سنا کہ جب بھی دو مومن آپس میں ملاقات کریں تو ان میں سے جو شخص اپنے ساتھی سے محبت میں زیادہ ہو گا وہی ایمان میں افضل ہو گا اور جب دو مومن ملاقات کے وقت مصافحہ اور ذکر خدا کرتے ہیں تو جدا ہوتے ہی خدا ان دونوں کو بخش دیتا ہے۔ بشرطیکہ اس کی مرضی ہو۔

۱۱۔ ابوعبداللہ علیہ السلام فرماتے ہیں: کہ جبریل، رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں نازل ہوئے اور عرض کرنے لگے کہ خداوند عالم ارشاد فرماتا ہے، جو میرے مومن بندے کی بے حرمتی کرتا ہے وہ مجھ سے جنگ کے درپے ہوتا ہے۔

بندۂ مومن فرائض (نماز یومیہ) ادا کر کے مجھ سے قریب ہوتا رہتا ہے مگر جب وہ نافلہ پڑھتا ہے اور میرے لیے واجبات کے علاوہ اعمال مندوبہ بجا لاتا ہے تو میں اس سے محبت کرتا ہوں۔ اور جب میں اسے محبوب بناتا ہوں تو اس کے سننے کے کان، اس کے دیکھنے کی آنکھیں، اس کے توانا بازوؤں کا ہاتھ، اس کی رفتار کا پاؤں میں ہو جاتا ہوں۔

جو کچھ بھی میں کرتا ہوں اور اس میں مجھے وہ تردد نہیں ہوتا جو بندۂ مومن کی موت میں ہوتا ہے جسے وہ پسند نہ کرتا ہو۔ کیونکہ مجھے مومن کو دکھ دینا اچھا نہیں لگتا۔ کچھ ایسے مومن بھی ہیں جو بہت تنگ دست ہیں، اگر انھیں تو انگری کی طرف موڑ دوں تو خود ان کے لیے نقصان کا باعث ہے۔ کچھ ایسے مومن ہیں جو دولت مند ہیں لیکن انھیں بے زر و مال کر دوں تو نقصان دہ بات ہو گی۔

میرا بندۂ مومن جب مجھ سے کسی حاجت کو پورا کرنے کی درخواست

وما تقرّب الی عبدی المؤمن بمثل اداء الفرائض
وانّہ لیتنفّل لی حتّی احبّہ فاذا احببتہ، کنت
سمعہ الذی یسمع بہ وبصرہ الّذی یبصر بہ
ویدہ الّتی یبطش بھا ورجلہ الّتی یمشی بھا۔
وما ترددت شیئی انا فاعلہ کترددی فی موت
المؤمن یکرہ الموت وانا اکرہ[1] مسائتہ۔ و ان
من المومنین من لا یسعہ إلا الفقر ولو حولتہ
الی الغنی کان شرا لہ ومنھم من لا یسعہ إلا الغنی
ولو حولتہ الی الفقر لکان شرا۔ وإن عبدی لیسئلنی
قضآء الحاجۃ فامنعہ إیاھا لما ھو خیر لہ۔

[۱۲] وعن ابی جعفر[2] [علیہ السّلام] قال: قال اللّٰہ عزّ
وجلّ من اھان لی ولیّا فقد ارصد لمحاربتی۔
وما تقرّب الیّ عبدی المؤمن بمثل ما افترضت
علیہ، وانّہ لیتقرّب إلیّ بالنافلۃ حتی احبّہ فاذا
احببتہ، کنت سمعہ الّذی یسمع بہ وبصرہ
الّذی یبصر بہ ویدہ الّتی یبطش بھا ورجلہ الّتی یمشی
بھا۔ ان دعانی اجبتہ وان سئلنی اعطیتہ۔

۱۔ نسخۃ الطباطبائی "یکرہ الموت واکرہ مسائتہ"۔

۲۔ المحاسن ۲۹۱۔ الکافی ج ۲ ص ۳۵۲ عن ابان بن تغلب۔ وفی
نسخۃ الطباطبائی "وما تقرب الی عبد مثل ما" ـــ فی نسخہ الطبا
طبائی بعد "وانا فاعلہ" سطرین ساقطین۔

کرتا ہے اور میں اسے پورا نہیں کرتا تو جو بہتر ہوتا ہے وہ اسے دیتا ہوں۔

۱۲۔ ابو جعفر علیہ السلام سے روایت ہے۔ خداوند عالم فرماتا ہے: جو شخص میرے دوست و ولی سے توہین آمیز سلوک کرتا ہے وہ مجھ سے جنگ کے درپے ہوتا ہے۔ بندۂ مومن فرائض کے ذریعہ مجھ سے قریب ہوتا رہتا ہے یہاں تک کہ نافلہ ادا کرکے اور زیادہ قربت اختیار کرتا ہے۔ پھر میں اُسے محبوب بنالیتا ہوں، جب محبوبیت کا درجہ حاصل کرلیتا ہے تو میں اسکے سننے کے کان، دیکھنے کی آنکھ، حملہ کا ہاتھ، سفر کا پاؤں ہوتا ہوں۔ اگر وہ دعا کرتا ہے تو میں قبول کرتا ہوں۔ سوال کرتا ہے تو میں عطا کرتا ہوں میں کسی بات میں اتنا تردد نہیں کرتا جس قدر مومن کی موت میں جسے وہ پسند نہ کرتا ہو۔ کیونکہ میں مومن کو دکھ دینا نہیں چاہتا۔

ما ترددت فی شیئ انا فاعله کترددی فی موت المؤمن یکره الموت وانا اکره مسائته -

[۱۳] عن ابی عبد الله علیه السلام قال، یقول الله عزوجل: من اهان لی ولیًا فقد ارصد لمحاربتی- وانا اسرع شیئٍ فی نصرة[1] اولیائی وما[2] ترددت فی شیئٍ انا فاعله کترددی فی موت عبدی المؤمن انّی لاحبّ لقائه فیکره الموت فاصرفه عنه، وانّه لیسئلنی فاعطیه وانّه لیدعونی فاجیبه ولو لم یکن[3] فی الدنیا الّا عبد مؤمن لاستغنیت به عن جمیع خلقی ولجعلت له من ایمانه انسا لایستوحش الی احد -

[۱٤] وعن[4] ابی جعفر [علیه السلام] قال: لو کانت ذنوب المؤمن مثل رمل عالج ومثل زبد البحر لغفرها الله له فلاتجترّوا -

---

۱- الکافی ج ۲ ص ۳۵۲ وکتب النوری بقلمه الشریف حاشیة علی "فی نصرة اولیائی" ـــ ظ ـــ الی - یعنی والظاهر ان الصحیح "الی نصرة" -

۲- المحاسن ص ۱۵۹، ۱۶۰ - الکافی ج ۲ ص ۲۴۶ - بحار ج ۱۵ باب الرّضا بموهبة الایمان ص ۳۰ -

۳- الکافی ج ۲ ص ۲۴۵ والحدیث الکامل فی الکافی ج ۲ ص ۳۵۲ ومصادقة الاخوان ص ۹۲ ثم هو علی تقاسیم متعددة فی المحاسن والکافی -

٤- بحار ج ۱۶ ص ۱۹ سطر ۷ عن کتاب المؤمن - نسخة الطباطبائی "فلاتجروا" وفی الحکیم مثل الاصل -

۱۳۔ ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت ہے کہ خداوند عالم فرماتا ہے:
جو شخص میرے دوست (ولی) کی توہین کرتا ہے وہ مجھ سے لڑنے کی خواہش رکھتا ہے میں اپنے چاہنے والوں کی مدد جلد سے جلد کرتا ہوں اور مجھے کسی بات میں وہ تردد نہیں ہوتا جو مومن کی موت میں ہوتا ہے میں اسکی بقا کا مشتاق ہوتا ہوں اور وہ موت کو ناپسند کرتا ہے، میں موت کو روک لیتا ہوں۔ وہ مانگتا ہے میں اسے دیتا ہوں۔ وہ دعا کرتا ہے میں قبول کرتا ہوں۔

اگر دنیا میں ایک بندۂ مومن کے سوا کچھ نہ رہے جب بھی مجھے ساری دنیا کے مقابلہ میں کافی ہے اور اس کی تنہائی کے لیے اس کے ایمان کو ایسا انیس و ہمدم بنا دیتا ہوں کہ اسے پھر کسی کی ہم نشینی درکار نہیں ہوتی۔

۱۴۔ ابو جعفر علیہ السلام کہتے ہیں کہ اگر مومن کے گناہ ریت کے ذرات اور سمندر کے پھین کے برابر ہوں جب بھی خدا بخش دے گا، دیکھو (اس خوش خبری سے خوش ہو کر، گناہوں کی) جرأت نہ کرنا۔

[١٥] وعن ابی عبد الله [علیه السلام] قال: یتوفی المؤمن مغفور له ذنوبه۔ ثم قال: انا والله جمیعا۔

[١٦] وعن ابی الصامت قال: دخلت علی ابی عبد الله [علیه السلام] فقال: یا ابا الصامت! ابشر، ثم ابشر، ثم ابشر! ثم قال لی: یا ابا الصامت! ان الله عز وجل یغفر للمؤمن وان جاء بمثل ذا ومثل ذا۔ واومی قلت: وان جاء بمثل تلک القباب؟ فقال: ای والله ولو کان بمثل تلک القباب۔ ای والله ولو کان بمثل تلک القباب۔ [ای والله] مرتین۔

[١٧] وعن ابی جعفر [علیه السلام] قال: قلت بمکة [له؟] ان لی حاجة فقال تلقانی بمکة۔ فلقیته۔ فقلت: یا بن رسول الله ان لی حاجة: فقال تلقانی بمنی۔ فلقیته بمنی فلقیته بمنی۔ فقلت: یا بن رسول الله ان لی حاجة فقال: حاجتک؟ فقلت: یا بن رسول الله انی کنت انی اذنب ذنبا فیما بینی و بین الله لم یطلع علیه احد و اجلک ان اجلک ان استقال [؟] استقلک

١- بحار ١٦ ص ١٩ سطر ١٩ و ٩ عن کتاب المؤمن۔ فی اصل نسختی وطباطبائی "ثم قال، انا والله جمیعا"۔ و فی البحار: "ثم قال والله جمیعا"۔

۱۵۔ ابوعبداللہ علیہ السلام فرماتے ہیں، خدا مومن کو دنیا سے گناہ بخشنے کے بعد اٹھاتا ہے۔ پھر فرمایا۔ خدا کی قسم۔ ہم سب اسی طرح اٹھیں گے۔

۱۶۔ ابوصامت کہتے ہیں: ابوعبداللہ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا۔ امامؑ نے فرمایا: ابوصامت! بشارت ہو بشارت، پھر فرمایا: ابوصامت! خداوند عالم بندہ مومن کے گناہ بخش دے گا خواہ وہ ایسے ہوں یا ایسے۔ آپ نے اشارہ فرمایا۔ میں نے عرض کی اور اگر ان (گنبدوں اور) قبوں جیسے ہوں۔ آپ نے فرمایا، ہاں! بخدا، چاہے ان گنبدوں جیسے ہوں۔ آپ نے دو مرتبہ قسم کھائی۔

۱۷۔ راوی کہتا ہے۔ میں نے ابوجعفر علیہ السلام سے مکہ میں عرض کیا مجھے ایک ضرورت ہے۔ آپ نے فرمایا: مکہ کے اندر بیان کرنا، میں نے مکہ کے اندر جاکر عرض کیا، فرزند رسولؐ مجھے کچھ عرض کرنا ہے۔ فرمایا: منیٰ میں ملو، میں منیٰ میں ملا اور عرض کیا فرزند رسول کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں فرمایا: ہاں بیان کرو۔ میں نے عرض کی، میں نے ایک ایسا گناہ کیا ہے جسے صرف خداوند عالم جانتا ہے۔

ط ح] فقال[١]: إذا كان يوم القيٰمته يحلّ الله عزّ وجلّ لعبده المؤمن فيوقفه على ذنوبه ذنبا ذنبا۔ ثمّ يغفرها له۔ لا يطّلع على ذلک ملک مقرب ولا نبيّ مرسل۔

وفي حديث آخر:

ويستر عليه من ذنوبه ما يكره ان يوقفه عليه ثمّ يقول لسيّئاته كوني حسنات۔ وذلک قول الله عزّ وجلّ: فاولئک الّذين[٢] يبدل الله سيّئاتهم حسنات۔

[١٨] وعن ابي[٣] عبد الله [عليه السلام] انّ الكافر ليدعوا [في حاجة كافي۔ طبا] يقول الله عزّ وجل عجّلوا حاجته

١۔ التفسير الصافي المجلد ٣ ص ٣٠٥ عن العيون قال الرّضا[ع] قال رسول الله[ص] اذا كان يوم القيمة تجلّى الله عزّ وجلّ لعبده المؤمن فيقفه على ذنوبه ذنبا ذنبا ثمّ يغفرله لا يطلع الله على ذلک ملكا مقرّبا ولا نبيّا مرسلا ويستر عليه ما يكره ان يقف عليه احد ثمّ يقول لسيّئاته كوني حسنات۔

٢۔ الفرقان آية ٧٠۔ ليس فيه كلمة "الذين" وفي نسخة الطباطبائي "فاولٓئك الّذين يبدّل سيئاتهم حسنات"۔

٣۔ الكافي ج ٢ ص ٤٦٠ ۔ في الاصل "ليدعوا يقول الله عزّ وجل عجّلوا حاجته بقضاء صوته" والتصحيح عن نسخة الطّباطبائي ۔

حضرت نے فرمایا، قیامت کے دن خداوند عالم اپنے مومن بندے کو روکے گا اور اس کا ایک ایک گناہ گنوائے گا، پھر انھیں معاف فرمائے گا اور اس کی خبر نہ کسی مقرّب فرشتے کو ہوگی نہ کسی نبی مرسل کو۔

دوسری حدیث میں ہے۔ خدا بندۂ مومن کے ان گناہوں پر پردہ ڈال دیگا جن کے بارے میں وہ یہ نہ چاہے گا کہ اسے باخبر کرے۔ اس کے گناہوں کو اشارہ ہوگا کہ حسنات میں بدل جائیں۔ قرآن مجید میں یہ بات یوں ارشاد فرمائی ہے "یہ لوگ وہ ہیں جن کے سئیات کو خدا حسنات میں بدل دیگا۔"

۱۸۔ ابو عبداللہ علیہ السّلام نے فرمایا: کافر دعا کرتا ہے تو خداوند عالم حکم دیتا ہے اس کی طلب پوری کردو کہ اس کی آواز بری سمجھتا ہے اور جب مومن دعا کرتا ہے تو خدا کہتا ہے اس کی حاجت روا کرنے میں دیر کرو مجھے اس کی آواز اچھی معلوم ہوتی ہے۔ پھر قیامت کے دن خدا کہے گا میرے بندۂ مومن تونے مجھے فلاں فلاں موقع پر پکارا تھا اور تیری دعا قبول ہونے میں تاخیر ہوئی تھی۔ اب تیرا ثواب یہ ہے۔ اس وقت مومن تمنا کرے گا کہ کاش دنیا میں اس کی کوئی بھی دعا قبول نہ ہوئی ہوتی۔ اس ثواب و انعام کا مرتبہ دیکھ کر۔

بغضاً لصوته۔ وانّ المؤمن ليدعو فی حاجته فيقول الله عزّ وجلّ آخروا حاجته شوقاً الی صوته، فاذا کان يوم القيٰمة قال الله عزّ وجلّ دعوتنی فی کذا وکذا فاخرّت اجابتک وثوابک کذا وکذا ۔ قال فيتمنّیٰ المؤمن [الموت۔ ظ ن] انّه لم يستجب له دعوة فی الدنيا فيما يریٰ فی [من۔ح ط] حسن الثّواب۔

[۱۹] وعن ابی عبد الله [عليه السلام] قال: إنّ المؤمن اذا دعیٰ[۱] الله اجابه فشخص بصری نحوه اعجاباً بها قال، فقال: انّ الله واسع لخلقه۔

[۲۰] عن[۲] ابن ابی البلاد عن ابيه عن بعض اهل العلمؑ قال: إذا مات المؤمن صعد املکاه فقالا: يا ربّ! مات فلان، فيقول انزلا فصلّيا عليه عند قبره. وهلّلانی وکبّرانی الیٰ يوم القيٰمة واکتبا ما تعملان له۔

[۲۱] وعن ابی عبد الله [عليه السلام] قال: انّ المومن

۱۔ بحار ج ۱۵ ص ۱۹ س ۱۰ عن کتاب المومن۔ وفی الاصل "إذا ادعی" صححتهٔ عن البحار۔

۲۔ بحار ج ۱۵ ص ۱۹ وفی هذا الکتاب حديث ۳۰ من هذا الباب۔

۱۹۔ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: جب کوئی مومن دعا کرتا ہے تو خدا اسے قبول فرما لیتا ہے۔ اس پر میری نگاہیں حیرت سے مڑیں۔ حضرت نے ارشاد کیا، بے شک خدا اپنی مخلوق کے لیے بڑی وسعتیں رکھتا ہے۔

۲۰۔ ابن ابی البلاد نے اپنے والد سے انھوں نے کسی عالم کی زبانی نقل کیا ہے کہ جب مومن مرتا ہے تو اس کے دونوں (کاتب اعمال) فرشتے عالم بالا میں جاتے اور حضور خداوندی میں عرض کرتے ہیں کہ پروردگارا فلاں شخص مرگیا، حکم ہوتا ہے جاؤ قیامت تک اس کی قبر کے پاس (عبادت کرو) نماز پڑھو تکبیر و تہلیل کرو۔ اور جو عمل کرو اس کو اسی کے نامۂ اعمال میں لکھتے رہو۔

۲۱۔ ابو عبداللہ علیہ السلام کا ارشاد ہے: مومن کا خواب نبوت کا حصہ ہے، بعض لوگوں کو اس میں سے تین حصے مل جاتے ہیں۔

ویاہ جزءاً من النبوۃ و منہم من یعطیٰ علی الثلاث ۔[1]

[۲۲] وعن ابی عبد اللہ [علیہ السلام] قال: ان اللہ اذا احب عبدا عصمہ وجعل غناہ فی نفسہ وجعل ثوابہ بین عینیہ [و اذا ابغضہ وکلہ الیٰ نفسہ وجعل فقرہ بین عینیہ ۔ طبا] ۔

[۲۳] وعن ابی عبد اللہ [علیہ السلام] قال: ان العبد لیدعو، فیقول الرب عزّ وجلّ: یا جبرئیل احبسہ بحاجتہٖ فاوقفھا بین السماء والارض شوقا الی صوتہ ۔

[۲۴] وعن ابی[2] عبد اللہ علیہ السلام قال: اِنّ اللہ عز وجلّ فاق (؟) طینۃ المومن عن طینۃ الانبیآء، فلن تخبث ابدا ۔

[۲۵] عن صفوان الجمّال قال سمعت ابا عبد اللہ [علیہ السلام] یقول: انّ ھلاک الرجل لمن ثلم الدّین ۔

[۲۶] وعن ابی[3] عبد اللہ [علیہ السلام] قال: انّ عمل المؤمن

۱۔ فی نسخۃ الطباطبائیؒ "یعطی علی الثلاث"۔

۲۔ المحاسن ۱۳۲ ۔ الکافی ج ۲ ص ۳۰ ۔ البحار ج ۳ ص ۵۲ عن صالح بن سہل قال قلت لابی عبد اللہؑ جعلت فداک من ای شیئی خلق اللہ طینۃ المؤمن قال من طینۃ الانبیاء فلن ینجس ابدا ونسخۃ الطباطبائیؒ "فلن تنجس"۔

۳۔ بحار ج ۱۵ ص ۱۹ عن کتاب المؤمن ۔

۲۲۔ ابو عبداللہ علیہ السلام فرماتے ہیں: جب خدا کسی بندے سے محبت فرماتا ہے تو اسے ہر بات سے بچاتا ہے۔ اس کے دل میں بے نیازی پیدا کر دیتا ہے اور اس کا ثواب اسے دکھا دیتا ہے (اور جب کسی سے غضب ناک ہوتا ہے تو اس نفس امارہ کے حوالے کر دیتا ہے اور اس کی بے مائگی اس کی آنکھوں کے سامنے پیش کر دیتا ہے)۔

۲۳۔ ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت ہے کہ جب کوئی مومن دعا کرتا ہے تو خدا جبریل کو حکم دیتا ہے کہ جبریل اس کی حاجت روک لو، اس کی آواز مجھے محبوب ہے۔

۲۴۔ ابو عبداللہ علیہ السلام فرماتے ہیں: خداوند عالم نے مومن کی طینت پیغمبروں کی طینت سے بنائی ہے اس لیے وہ کبھی بھی نجس نہیں ہو سکتی۔

۲۵۔ صفوان جمّال کہتے ہیں کہ میں نے ابو عبداللہؑ سے سنا کہ مسلمان آدمی کی موت دین میں رخنہ ڈالتی ہے۔

۲۶۔ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: مومن کا عمل جنت میں اس کے لیے انتظام کرتا ہے، جیسے کوئی شخص اپنے خادم کو بھیجے اور وہ اس کے لیے فرش وغیرہ تیار کرے۔ اس کے بعد آپ نے قرآن مجید کی آیت (سورۃ الروم ۴۴) پڑھی "ومن عمل صالحًا..." اور جو شخص نیک عمل کریگا وہ عمل اس کے لیے راہ ہموار کریں گے۔

يذهب فيمهد له فى الجنّة كما يرسل الرّجل بغلامه فيفرش له. ثمّ تلا: ومن[1] عمل صالحًا فلانفسهم يمهدون۔

[۲۷] وعن ابى[2] عبدالله [عليه السّلام] قال: انّ الله عزّ وجلّ يذود المؤمن عما يكره كما يذود الرّجل البعير الغريب ليس من ابله۔

[۲۸] وعن[3] ابى جعفر [عليه السّلام] قال: انّ المؤمنين اذا التقيا فتصافحا [ادخل الله عزّ وجل يده فصافح طبا] اشدّهما حبّا لصاحبه۔

[۲۹] وعن ابى[4] عبدالله [عليه السلام] انّه، قال: كما لا

۱- الروم آیه ۴۴ الصافى عن المجمع ج ۲ ص ۳۰۳۔

۲- والحديث فى باب الاول نمره ۲۵ - بحار ج ۱۵ ص ۱۹۔ نسخه الطباطبائى "ليس من اهله"۔

۳- المحاسن ص ٤٢٦ عن صفوان الجمال عن ابى عبدالله ما التقى المؤمنان قطّ الاكان افضلهما اشدهما حبا لصاحبه. وفى حديث آخر— "اشدهما حبا لصاحبه — الخ" بحار ج ۱۵ ص ۱۱۳۔ الكافى ج ۲ ص ۱۷۹۔ ولعل الصحيح بدل نصافح فيصافح۔

٤- بحار ج ۱۵ ص ۱۹ عن كتاب المؤمن الكافى ج ۲ ص ٤٦٤ باسناده عن يوسف بن ثابت بن ابى سعده عن ابى عبدالله قال قال الايمان لا يضر معه عمل وكذلك الكفر لا ينفع معه عمل۔

۲۷۔ ابو عبداللہؑ نے فرمایا: اللہ، مومن کو برائیوں سے یوں ڈھکیلتا ہے جیسے کوئی شخص اجنبی اونٹ کو اپنے اونٹوں سے نکال دے۔

۲۸۔ حضرت ابو جعفر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جب دو مومن ملاقات کے وقت مصافحہ کرتے ہیں تو (خداوند عالم) ان میں جو زیادہ محبت کرنے والا ہے، اس پر دست کرم رکھتا ہے۔

۲۹۔ ابو عبداللہ علیہ السلام فرماتے ہیں، کہ جیسے شرک کے ساتھ کوئی چیز فائدہ نہیں پہنچا سکتی، اسی طرح ایمان کے ساتھ کوئی چیز نقصان نہیں پہنچاتی۔

ينفع مع الشّرک شیئی فلا یضرّ مع الأیمان شیئی۔

[۳۰] وعن ابی[1] جعفر [علیه السّلام] قال: یقول الله عزّ وجلّ ما ترددت فی شیئٍ انا فاعله کترددی علی [قبض روح عبدی] المؤمن، لانّنی اُحبّ لقائه و [هو] یکره الموت فازویه عنه۔ ولو لم یکن فی الارض الّا مؤمن واحد اکتفیت به عن جمیع خلقی وجعلت له من ایمانه انسا لا یحتاج فیه الی احد۔

[۳۱] وعن ابی[2] عبدالله [علیه السلام] قال: ما من مؤمن یموت فی غربة [من] الارض فیغیب عنه بواکیه الّا بکته بقاع الارض التی کان یعبدالله علیها و بکته ثوابه[3] وبکته ابواب السّمآء التی کان یصعد بها عمله وبکاه الملکان المؤکلان به۔

۱۔ المحاسن ص ۵۹ - الکافی ج ۲ ص ۲۴۷ "لا یستوحش فیه احد"۔ ونسخة الطباطبائی مثل المتن۔

فی نسخة الاصل "کاننّی" وفی نسخة المجلسی "لاننی" کما فی البحار ج ۱۵ ص ۱۹ س ۱۷۔

۲ بحار الانوار ج ۱۵ ص ۱۹ سطر ۱۹۔

۳۔ فی الاصل "وبکته ثوابه" وفی نسخة المجلسی رح وطباطبائی "اثوابه" کما فی البحار۔

۳۰۔ ابو جعفر علیہ السلام فرماتے ہیں، خداوند عالم فرماتا ہے: مجھے کوئی چیز متردّد نہیں کرتی۔ ہاں اس مومن کی روح قبض کرنا، جسے موت اچھی معلوم نہ ہو اور میں اس سے ملاقات چاہوں، پھر میں موت اس سے دور کردیتا ہوں۔ اگر پوری زمین پر صرف ایک مومن رہ جائے تو ساری خلقت کے مقابلے میں وہ ایک اکیلا کافی ہے۔ اور میں اس کے ایمان کو اس کا غمگسار بنادوں کہ وہ کسی کا محتاج نہ رہے۔

۳۱۔ ابو عبداللہ علیہ السلام فرماتے ہیں: اگر کوئی مومن ایسے عالم مسافرت میں دنیا سے اٹھتا ہے۔ جہاں اس پر رونے والیاں نہیں ہوتیں تو میں اس زمین کو اس پر رلاتا ہوں، جس پر اس نے نمازیں پڑھیں اور عبادتیں کی ہیں۔ اس کا ثواب روتا ہے۔ وہ دروازہ ہائے آسماں روتے ہیں جن سے اس کا عمل بلند ہوا کرتا تھا۔ اس کے وہ دونوں فرشتے روتے ہیں جو اس پر مؤکل تھے۔

[٣٢] وعن احدهما [عليهما السّلام] قال: إنّ ذنوب المؤمن مغفورة فيعمل المؤمن لما يستأنف[١] امّا انّها ليست إلا لاهل الايمان۔

[٣٣] عن اسحاق[٢] بن عمّار قال: سمعته يقول: انّ الله عزّ وجلّ خلق خلقا ضنّ بهم عن البلاء خلقهم فى عافية واحياهم فى عافية واماتهم فى عافية وادخلهم الجنة فى عافية۔

١- بحار ج ١٥ ص ١٩ سطر ٢١ عن كتاب المؤمن وقال المجلسى "بيان: لما ليستانف اى لتحصيل الثواب لا لتكفير السيئات"۔

٢- الكافى ج ٢ ص ٤٦٢ وفى نسخه الاصل "حيا هم"۔ والحديث فى باب الاول على نمرة ٢٢۔

۳۲۔ مومن کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اور مومن از سر نو عمل کرتا ہے یہ شرف صرف اہل ایمان ہی کو حاصل ہے۔

۳۳۔ اسحاق بن عمار کہتے ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا: کہ خداوند عالم کے کچھ خاص الخاص بندے ہیں جنھیں وہ ہر بلا سے بچاتا ہے۔ انھیں عافیت میں خلق فرمایا، عافیت کے ساتھ زندہ رکھا، عافیت کے ساتھ موت دی اور عافیت کے ساتھ جنت میں داخل کرے گا۔

باب: ۳

ماجعل اللہ سبحانہ وتعالیٰ

بین المؤمنین من الاخآء

[۱]   عن ابی عبد اللہ [علیہ السلام] قال: المؤمنون اخوۃ بنواب وامّ فاذا ضرب علیٰ رجلٍ منہم عرق سہر الآخرون۔

[۲]   وعنؔ احدھما [علیہما السّلام] انہ، قال: [" المؤمن کالجسد الواحد اذا سقط منہ شیئی

۱۔ بحار الانوار ج ۱۶ ص ۷۴ سطر ۱۰۔ الکافی ج ۲ ص ۱۶۵ "انما المؤمن" وسہرلہ "الاخرون"۔ الوافی مجلد الثالث ص ۱۰۰ وقال المجلسی بعد نقل الروایۃ عن الکافی "کتاب المؤمن" للحسین بن سعید، مرسلا عنہ "۔ ثم شرح الحدیث۔

۲۔ نسخۃ الطباطبائی "وعن احدھما علیہما السلام انہ قال المؤمن کالجسد الواحد اذا سقط منہ شیئی تداعا سایر الجسد" وعن ابی عبد اللہؑ قال المؤمن اخو المؤمن الخ وسقط من نسختی سطر واحد۔ والکافی ج ۲ ص ۱۶۶ عن علی بن رئاب، عن ابی بصیر قال سمعت اباعبداللہؑ۔ بحار ج ۱۶ ص ۷۵ و ۷۷ س ۲۵ قال المجلسی، فی الکافی" وجد الم ذلک "ولیس لفظ الم فی کتاب المؤمن۔ وھو صحیح۔

۳۔ خدا نے مومنوں میں محبّت واخوّت پیدا کی ہے

۱۔ ابو عبداللہ علیہ السّلام فرماتے ہیں؛ کہ مومن آپس میں سگے بھائی ہیں۔ اگر ایک کو بھی کوئی دکھ ہوتا ہے تو سب پوری رات جاگ کر کاٹتے ہیں۔

۲۔ امام جعفر صادق علیہ السّلام نے فرمایا: مومن، مومن کی مثال یہ ہے، جیسے ایک جسم۔ کہ اگر جسم کا ایک حصّہ بھی ضائع ہوتا ہے تو پورا جسم متاثر ہوتا ہے۔

تداعی سایر الجسد"۔

[۳] وعن ابی عبدالله ؑ [قال] المؤمن اخوا لمؤمن کالجسد الواحد اذا اشتکی شیئاً منه وجد ذلک فی سائر جسده لان ارواحهم من روح الله عزّ وجلّ وانّ روح المؤمن لاشدّ اتّصالا بروح الله من اتّصال الشّمس بها۔

[٤] عن جابر، عن ابی عبدالله علیه السّلام قال: تنفّست بین یدیه ثمّ قلت: یابن رسول الله [صلی الله علیه وآله وسلّم] همّ یصیبینی من غیر مصیبة تصیبنی، اوامر ینزل بی حتی تعرف ذلک اهلی فی وجهی، فیعرفه صدیقی فقال: نعم، یاجابر! قلت، فممّ ذلک یابن رسول الله ؑ؟ قال: وما تصنع به؟ قلت احبّ ان اعلمه قال یاجابر! انّ الله عزّ وجلّ خلق المومن من طین الجنان واجری بهم من ریح الجنّة روحه، فکذٰلک المومن اخ المومن لابیه وامّه، فاذا اصاب

۱۔ المحاسن ص ۱۳۳۔ الکافی ج ۲ ص ۱۶۶ - بحار ج ۱٦ ص ٤۷ و ۷۷ عن کتاب المؤمن" عن ابی جعفرؑ" والذ نسخة الخطیه "عن ابی عبدالله ؑ" وایضا "یعیینی" بدل "یصیبنی" و "فیقال" بدل "فقال" صححت عن الکافی والوافی م ۳ ص ۱۰۱۔ فی الاصل "قال احب" وفی نسخة الطباطبائی "قلت احب"۔

۳۔ اور حضرت ابو عبداللہؑ نے فرمایا: مومن، مومن کا بھائی ہے۔ جیسے ایک جسم کے اعضاء، اگر ایک کو تکلیف ہوتی ہے تو پورے جسم کو تکلیف ہوتی ہے کیونکہ ان کی روحیں روح خدا سے رشتہ رکھتی ہیں اور مومن کی روح کا تعلق روح الٰہی اس سے زیادہ ہے، جیسے کرن کا سورج سے۔

۴۔ جابر نے حضرت ابو عبداللہؑ کے سامنے ٹھنڈی سانس بھری پھر کہا۔ فرزند رسولؐ! کبھی کبھی مجھے کسی مصیبت کے بغیر یا سانحہ کے بغیر غم محسوس ہونے لگتا ہے، دوست اور میرے گھر والے میرے چہرے سے اس کا اندازہ کر لیتے ہیں۔ حضرت نے فرمایا: ہاں جابر ٹھیک ہے۔ میں نے عرض کیا۔ اس کا سبب کیا ہے؟ فرمایا: یہ پوچھ کر کیا کرو گے؟ عرض کی میرا دل چاہتا ہے کہ وجہ معلوم ہو۔ فرمایا: خدا نے مومن کو جنت کی مٹی سے پیدا کیا ہے، ان کی روح میں جنت کی ہوا ملائی ہے، جبھی تو مومن، مومن کا حقیقی بھائی ہے۔ مومن دنیا کے کسی حصہ میں ہو، اگر کسی روح کو صدمہ پہنچتا ہے تو اپنے اسی تعلق کی وجہ سے دوسری روح غمگین ہو جاتی ہے۔

روحاً من تلک الارواح فی بلدة من البلدان شیئ حزنت هذه الارواح لانّها منها۔

[۵] وعن[1] ابی جعفر علیه السلام قال: المؤمن اخ المؤمن لابیه وامّه۔ لانّ الله عزّ وجلّ خلق المؤمنین من طین الجنان واجری فی صورهم من ریح الجنان فکذلک هما اخوة لابٍ وَاُمٍّ۔

[۶] وعن[2] ابی عبدالله [علیه السلام] قال: الارواح جنود مجنّدة [تلتقی] فتتشأم کما تتشأم الخیل، فما تعارف منها ایتلف وما تناکر منها اختلف۔ ولوانّ مؤمناً جاء الیٰ مسجدٍ فیه اناس کثیر لیس فیهم الا مؤمناً واحداً۔ لمالت روحه الی ذٰلک المؤمن حتّیٰ یجلس الیه۔

[۷] وعن[3] ابی عبدالله [علیه السلام] قال: لا والله لایکون

۱۔ المحاسن، ۱۳۴ عن ابی حمزة الثمالی عن ابی جعفرؑ وفی لفظ الروایة "من طینة جنان السّماوات واجری فیهم من روح رحمته فکذٰلک هواخوه لأبیهِ وَاُمّهٖ" الکافیؒ ج ۲ ص ۱۶۶۔ بحارؒ ج ۱۶ ص ۷۶ و ۷۷۔

۲۔ بحارج ۱۶ص ۷۷ سطر ۱۰ ولفظ المجلسی "المؤمن باسناده عن ابی عبدالله"۔ فی الاصل "مجندة مما"۔ وفی نسخة المجلسی رح "مجندة تلتقی"۔ وفی نسخة الطباطبائیؒ "مومن واحد"۔

۳۔ بحارج ۱۶ص ۶۴ و ۷۷۔

۵ - ابوجعفر علیہ السلام نے فرمایا: مومن، مومن کا حقیقی بھائی ہے کیونکہ خدا نے انھیں جنت کی مٹی سے پیدا کیا ہے۔ جنت کی ہوا ان کے جسم میں رکھی۔ جب ہی تو وہ مادری و پدری بھائی ہوئے۔

۶ - ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: روحیں گروہ در گروہ ہیں اور یہ ایک دوسرے کو یوں محسوس کرتی ہیں جیسے عمدہ نسل کے گھوڑے۔ اب اگر وہ پہچان لیتی ہیں تو مانوس ہو جاتی ہیں اور اگر وہ بات محسوس نہیں کرتیں تو الگ ہو جاتی ہیں۔ اگر کسی مسجد میں بہت سے لوگ ہوں جن میں ایک مومن بھی ہو تو روح ادھر ہی مائل ہوتی ہے اور آدمی وہیں جا بیٹھتا ہے۔

۷ - ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں، بخدا مومن اسی وقت مومن ہو گا جب وہ اپنے برادر ایمانی کے لیے جسم کے مانند ہو جائے کہ جب اس کے کسی حصّہ کو دکھ پہنچتا ہے، تمام اعضا بے قرار ہو جاتے ہیں۔

مؤمنا ابدا حتی یکون لاخیه مثل الجسد اذا ضرب علیه عرق واحد تداعت له سایر عروقه۔

[۸] وعنه[1] علیه السلام [انه] قال: لکلّ شیئ شیئ یستریح الیه وانّ المؤمن یستریح الی اخیه المؤمن کما یستریح الطّیر الی شکله۔

[۹] وعن[2] ابی عبد الله علیه السّلام قال: المؤمنون فی تبارّهم وتراحمهم وتعاطفهم کمثل الجسد، اذا اشتکیٰ تداعی له سایره بالسّهر والحمیٰ۔

۱- بحار ج ۱۶ ص ۶۴ و ۶۷ واضافة 'انه' من نسخة المجلسی رح ولیس فی نسختی ونسخة الطباطبائی۔

۲- بحار ج ۱۶ ص ۶۴ "عن ابی جعفرؑ فی کتاب المؤمن بخط الجباعی" وص ۶۷ عن ابی عبد اللهؑ۔ والحدیث موجود فی کتاب ابی نعیم ذکر اخبار اصبهان ج ۲ ص ۶۷، طبع بریل، لیدن باختلاف فی المتن والسند۔

۸۔ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: ہر چیز کیلئے کوئی نہ کوئی چیز سکون کا باعث ہوتی ہے، مومن کے لیے سکون کا باعث اس کا ایمانی بھائی ہے جس کے پاس بیٹھ کر اسے وہ سکون ملتا ہے جو طائر کو اپنے ہم جنس کے پاس بیٹھ کر۔

۹۔ مومن آپس کے میل جول حسن سلوک اور ہمدردیوں میں جسم کے مانند ہیں کہ جب ایک عضو کو دکھ ہوتا ہے تمام جسم بخار اور شب بیداری میں بسر کرتا ہے۔

باب: ٤

حق المؤمن على اخيه

[١] عن المعلّى[١] بن خُنَيس قال، قلت لابی عبد الله علیه السّلام. ما حقّ المؤمن علی المؤمن؟ قال: انّی علیک شفیق، انّی اخاف ان تعلم ولا تعمل و تضیع و لا تحفظ! [قال] فقلت: لاحول ولا قوة الا بالله. قال: للمؤمن علی المومن سبعة حقوق واجبة ولیس منها حقّ الا وهو واجب علی اخیه ان ضیّع منها حقّا خرج من ولایة الله و ترک طاعته ولم یکن له فیها نصیب آیسرحقّ منها: ان تحبّ له ما تحبّ لنفسک و ان تکره له ما تکره لنفسک. والثانی: ان تعینه بنفسک و مالک و لسانک و یدیک و رجلیک. والثالث: ان تتبّع[٢] رضاه وتجتنب سخطه وتطیع امره. والرابع: ان تکون عینه ودلیله ومرآته. والخامس: ان لا تشبع ویجوع، ولا تروی ویظمأ، وتکتسی ویعری. والسّادس: ان

١- الکافی ج ٢ ص ١٦٩ و ١٧٤. بحار ج ١٦ ص ٦١ و ٦٥ و ٦٦. الخصال طبعة ١٣٧٤ھ ج ٢. مصادقة الاخوان طبعة لاهور ص ٤٠ و اضافة لفظ "قال فقلت" عن نسخة الطباطبائی۔

٢- فی الاصل "تتبع" وفی المصادقة والخصال "تبتغ". فی نسخة الطباطبائی "تکسی" بدل "تکتسی"۔

۴۔ مومن کا مومن پر حق

ا۔ معلّی بن خنیس نے امام جعفر صادق علیہ السّلام سے عرض کی، مومن کا مومن پر حق کیا ہے؟ حضرت نے فرمایا: مجھے ڈر ہے، کہیں ایسا نہ ہو کہ میں تم کو بتادوں اور تم عمل نہ کر سکو، بھول جاؤ اور یاد نہ رکھ سکو۔ میں نے عرض کی، ایسا نہ ہوگا۔ فرمایا: مومن کے مومن پر سات واجبی حقوق ہیں، اور کوئی حق ایسا نہیں جو ایک پر ہو دوسرے پر نہ ہو۔ اگر ان میں سے ایک حق بھی تلف ہو گیا تو خدا کی نافرمانی بھی ہوئی اور اس کی ولایت سے باہر بھی ہو گیا پھر اسے ایمان کا کوئی حصہ نصیب نہ ہوگا۔ ان حقوق میں سب سے آسان حق یہ ہے کہ مومن جو اپنے لیے پسند کرے وہی اپنے دوست کے لیے اور جو خود ناپسند کرے وہی دوسرے کے لیے ناپسند کرے۔ دوسرے، یہ کہ اپنے دوست کی جان و مال، ہاتھ پاؤں اور زبان سے مدد کرے۔ تیسرے، اس کی رضامندی کے درپے رہے۔ اس کو ناراض نہ ہونے دے۔ اس کا کہنا مانے۔ چوتھے، اس کے لیے نگاہ و آئینہ صفت رہنما بنے، پانچویں، وہ بھوکا ہو تو تم شکم سیر نہ ہو۔ وہ پیاسا ہو تو تم سیراب نہ ہو، تم لباس پہنو تو وہ برہنہ نہ ہو۔ چھٹے، تمھارے پاس خادم ہو یا تمھاری خادمہ ہو جو تمھاری خدمت کرے اور دوست بے نوکر چاکر ہو۔ اس وقت تم پر فرض ہے کہ اپنے نوکر کو بھیج کر اس کے کپڑے دھلوا دو، اس کے لیے کھانا پکوا دو، اس کا بچھونا بچھوا دو۔ ساتویں، دوست، دوست کی قسم پوری کرے اس کی دعوت قبول کرے بیمار ہو تو عیادت کرے، مرجائے

یکون لک خادم و لک إمرأة تقوم علیک ولیس له إمرأة تقوم علیه، وان تبعث خادمک یغسل ثیابه و یصنع طعامه ویتهیؤ فراشه — و السابع: تبرّ قسمه وتجیب دعوته و تعود مریضه وتشهد جنازته و ان کانت له حاجة تبادر مبادرةً إلی قضاءها ولا تکلفه ان یسئلکها۔ فاذا فعلت ذلک وصلت ولایتک بولایته و ولایته بولایتک۔

وعن[1] المعلّی مثله — وقال فی حدیثه: فاذا[2] جعلت ذلک وصلت ولایتک بولایته و ولایته[3] بولایة الله عزوجل۔

[۲] عن عیسیٰ[4] بن ابی منصور، قال: کنا عند ابی

۱۔ لیست هذه العبارة فی نسخة الطباطبائی۔

۲۔ الکافی ج ۲ ص ۱۷٤، الوافی م ۳ ص ۱۰۳۔

۳۔ فی الاصل "ولا لیته" الخصال ج ۲ ص ٦۔

٤۔ المحاسن ص ۹ مختصر۔ الکافی ج۲ ص ۱۷۲ ویختلف باختلافات مهمه۔ بحار ج ۱٦ ص ۷۰ — فی الاصل" قال کنا"۔ کافی " قال کنت عند"۔ الاصل "قال" الکافی —"فقال"۔ الاصل "ماهی" کافی " ماهن" الاصل " یکره المرء المسلم یکره"۔ کافی۔"ویکره المرء المسلم لاخیه ما یکره"۔ الاصل "اذا کان بثلاث" " إذا کان منه بتلک المنزلة بثّه همّه ففرح لفرحه" وو۔

تو جنازے میں شریک ہو اور اگر اسے کوئی ضرورت پیش آجائے تو اسے پورا کرنے میں پوری کوشش اور جلدی کرے۔ وہ مجبور ہو کر تم سے سوال نہ کرے۔ اگر یہ مرحلے طے کر لیے تو تمھاری محبت اس کی محبت اور اس کی محبت تمھاری محبت سے وابستہ ہو گئی۔

معلّٰی بن خنیس کی اسی روایت میں ایک سلسلہ سے یہ جملہ بھی نقل ہے جب تم نے یہ کر لیا تو اپنی محبت کو اس کی محبت سے اور اس کی محبت، محبت خداوند عالم سے وابستہ کر لی۔

۲۔ عیسی بن ابو منصور کہتے ہیں: میں، عبداللہ بن ابی یعفور اور عبداللہ بن طلحہ ابو عبداللہ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھے۔ امام علیہ السلام نے ابن ابی یعفور کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا: ابن ابی یعفور! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے: جسمیں چھ خصلتیں ہوں گی وہ حضور خدا میں روبرو اور دائیں طرف کے لوگوں میں ہو گا۔

عبد الله علیه السلام انا و عبد الله بن ابی یعفور و
عبد الله بن طلحه - فقال[1] : ابتداءً منه : یا بن ابی یعفور
قال رسول الله [صلی الله علیه وآله وسلم] ستّ
خصال من کن فیه کان بین یدی الله عزّ وجلّ - وعن
یمین الله [عز وجل] - قال ابن ابی یعفور، وما هی؟ جعلت
فداک - قال : یحب المرء المسلم لاخیه ما
یحبّ لاعزّ اهله و یکره المرء المسلم ما
یکره لاعزّ اهله و یناصحه الولایة فبکیٰ
ابن ابی یعفور، [و] قال : کیف یناصحه الولایة؟
قال : یا بن ابی یعفور ! اذا کان منه بثلاثٍ : یهمّ
لهمّه - و فرح لفرحه ان هو فرح ، و حزن
لحزنه ان هو حزن - فان کان عنده ما یفرج
عنه فَرَّجَ و الّا دعا الله له - قال ، ثم قال ابو
عبد الله [علیه السلام] ثلاث لکم و ثلاث
لنا : ان تعرفوا فضلنا، [وان تطأوا اعقابنا] و ان[1] تنظروا

۱- الکافی "فضلنا، وان تطئوا عقبنا" و نسخة الطباطبائی" و ان تطاؤا اعقابنا". وفی نسخة الطباطبائی وفی الاصل "فمن کان بین یدی الله وعن یمین الله فاما الذی عن یمین فلو انّهُمْ" والتصحیح من الکافی. الاصل "مما یری من". وفی الکافی "مما یرون من" الاصل "یرونهم ؛ هم عین الله" الکافی "لا یرونهم وهم عن یمین الله"۔

ابن ابی یعفور نے عرض کی ، وہ کون سی خصلتیں ہیں ؟ میں آپ پر فدا ہوں فرمایا: مسلمان اپنے بھائی کیلئے وہی چیز پسند کرے جو اسکو اپنے عزیز ترین گھر والے کے لیے محبوب ہو۔ اور ہر مسلمان اپنے دوست کے لیے وہ بات ناپسند کرے جو اپنے عزیز ترین رشتہ دار کیلیے پسند نہ ہو اور اس سے پر خلوص محبت رکھے ۔

ابن ابی یعفور رونے لگے اور پوچھا ، پر خلوص محبت کیوں کر رکھی جائے؟

امام نے فرمایا: اس کی تین صورتیں ہیں ، اس کی فکر میں فکر کرے ، اس کی خوشی میں خوش ہو ، اس کے غم سے غمگین ہو ۔ اگر دوست کو خوشی ہو تو اس کی خوشی میں مسرور رہو ، ورنہ دوست کے لیے مسرت کی دعا کرے ۔

راوی کہتا ہے ، پھر ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: تین باتیں تم سے متعلق ہیں اور تین ہم سے ؛ ہمارے شرف سے باخبر رہو ۔ ہماری اولاد کا خیال رکھو ۔ ہمارے مستقبل کا انتظار کرو ۔ جو مومن اس انداز کا ہوگا وہ حضور خدا میں سامنے حاضر ہوگا ۔ اس سے کم درجہ کے لوگ اس کی روشنی سے نور حاصل کریں گے ۔ لیکن وہ لوگ جو دائیں طرف ہوں گے ان کا بھی عالم یہ ہوگا کہ ان سے کم تر درجے کے لوگ اگر ان کا مرتبہ دیکھ لیں تو اپنی زندگی سے بے زار ہو جائیں (اور جلد سے جلد موت کی تمنا کر کے وہ مرتبہ حاصلکریں) ۔

اعقابنا وتنتظروا العاقبتنا. فمن کان هکذا کان بین یدی الله [؟
فیستضئ بنورهم من هو اسفل منهم واما الذین]
عن یمین فلو آنهم یویهم من دونهم لم یهنئه
العیش مما یری من فضلهم ــــ فقال ابن ابی یعفور:
مالهم یر ونهم وهم عن یمین الله؟[1] - قال: یابن
ابی یعفور انهم محجوبون بنور الله[2] - اما بلغک
حدیث: ان رسول الله [صلی الله علیه وآله وسلم] کان یقول:
ان المؤمنین عن یمین الله وبین یدی الله وجوههم
ابیض من الثلج واضوء من الشمس الضاحیة
فلیسئل السائل[3] من هؤلاء [فیقال هؤلاء] الذی غابوا
[تحابوا صح] فی جلال الله۔

[۳] وعن ابی[4] عبد الله [علیه السلام] قال: والله ما

۱- فی نسختی "دهم عین الله"۔

۲- الکافی "اما بلغک الحدیث ان رسول الله[ص] کان یقول: "انّ لله خلقا عن یمین العرش" الخ۔

۳- الکافی ونسخة الطباطبائی: "یسائل السائل ما هؤلاء؟ فیقال: هؤلاء الذین تحابوفی جلال الله" والبحار: "فی حلال الله"۔

٤- بحار ج ۱٦ ص ٦۱ وفیه "وقال ان المؤمن" والروایة مشتملة علی احادیث متعددة - رواہ حسین بن سعید فی هذا الکتاب انظر الی باب الثامن وغیرہ - رواہ الکلینی عن مرازم عن ابی عبد الله[ع] حدیثا مستقلا ج ۲ ص ۱۷۰ - بحار ج ۱٦ ص ٦۱ عن الباقر[ع] و ٦۷ عن ابی عبد الله[ع]۔

ابن ابی یعفور نے پوچھا، تو کم تر درجے کے لوگ انھیں دائیں طرف ہوتے ہوئے دیکھتے کیوں نہیں؟ فرمایا: وہ لوگ نورالٰہی کے پردوں میں ہیں۔ ابن ابی یعفور! تمھیں رسول اللہ کی وہ حدیث نہیں معلوم کہ خدا کے کچھ ایسے مومن بندے ہیں جو خدا کے مقربین میں دائیں سمت اور سامنے کے حاضر باش ہیں ان کے چہرے برف سے زیادہ سفید اور دوپہر کے سورج سے زیادہ منور ہیں۔ پوچھنے والا پوچھے گا، یہ لوگ کون ہیں؟ یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے جلال خدا میں باہم دگر محبت کی تھی۔

۳۔ ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت ہے: مومن کا حق ادا کرنے سے بہتر خدا کی کوئی عبادت ہی نہیں کی گئی۔

عبداللہ بشیء افضل من اداء حق المؤمن ۔

فقال: انّ المؤمن افضل حقّا من الکعبة ۔ وقال:

انّ المؤمن اخو المؤمن عینه و دلیله[1]

فلا یخونه ولا یخذله ۔ و من حقّ المسلم

علی المسلم ان لا یشبع و یجوع اخوه ۔ و لا

یروی و یعطش اخوه ولا یلبس و یعری اخوه ۔

وما اعظم حقّ المسلم علی اخیه المسلم ۔

وقال: احبب لاخیک المسلم ما تحبّ لنفسک

فاذا احتجت فسله[2] واذا سئله فیحطه [واذا

سئلک فاعطه ولا تمله خیرا ۔ طبا] ولا یمله لک

کن له ظهیرا فانّه لک ظهیر اذا غاب فاحفظه

فی غیبته وان شهد زره و اجله و اکرمه فانّه

منک وانت منه وان کان[3] [علیک] عاتبا فلا

تفارقه حتی تسلّ سخیمته فان اصابه خیرا

فاحمد الله عزّ وجلّ وان ابتلی فاعطه وتحمل

عنه وراعه ۔

۱۔ بحار ج ۱۶ ص ۶۷ عن کتاب المؤمن بخط الجباعی " واذا سألک فاعطه ولا تمله خیرا ولا یمل لک ۔ کن له ظهیرا ۔ ۔ ۔ لک ظهیر و اخا "۔

۲۔ فی الاصل " وان کان غا یبا فلا تفارقه " والتصحیح عن البحار والکافی و لفظ علیک لیس فی نسخة الطبا طبائی ۔ وفیها " داغبه " بدل " راعه "۔

آپ ہی نے فرمایا: مومن کا حق، کعبہ کے حق سے بہتر ہے۔

آپ ہی نے فرمایا: مومن، مومن کا بھائی، اس کی آنکھ اور اس کا راہ نما ہے۔ نہ اپنے بھائی سے خیانت کرتا ہے نہ اسے یکہ وتنہا چھوڑتا ہے۔

اور مسلمان کا مسلمان پر یہ حق ہے کہ اس وقت تک شکم سیر نہ ہو جب تک اس کا بھائی بھوکا ہو۔ جب تک بھائی پیاسا ہو اس وقت تک سیراب نہ ہو۔ اس وقت تک لباس نہ پہنے جب تک وہ برہنہ رہے اور مسلمان کے حق سے زیادہ کسی مسلمان پر کوئی حق نہیں۔

اور آپ ہی نے فرمایا: اپنے مسلمان بھائی کے لیے وہی چیز پسند کرو جو تم اپنے لیے پسند کرتے ہو۔ جب تمھیں ضرورت ہو تو اس سے سوال کرلو۔ اور جب وہ تم سے سوال کرے تو اس کی بات پوری کرو۔ اسے بری بات سنا کر غمگین نہ کرو اور اسے اپنے لیے ناگوار نہ سمجھو، اس کے مددگار ہو کیونکہ وہ تمھارا مددگار ہے۔ اگر وہ موجود نہ ہو تو اس کی غیر حاضری میں اس کی عزت وآبرو کا خیال رکھو۔ اگر وہ موجود ہو تو اس کی ملاقات کو جاؤ اس کا اعزاز واکرام کرو۔ کیونکہ وہ تمھارا ہے، تم اس کے ہو۔ اور اگر وہ ناراض ہو جائے تو اس وقت تک اس کو نہ چھوڑو جب تک وہ تم سے خوش نہ ہو جائے۔ اگر اسے کوئی خوشی ہو تو خدا کا شکر ادا کرو۔ اگر آزمائش میں مبتلا ہو تو اسے کچھ مالی امداد دو۔ اس کی بات برداشت کرو۔ اس کی رعایت کرو۔

[٤] وعن ابی عبد الله علیه السلام قال: المؤمن اخو المؤمن یحقّ علیه نصیحته ومواساته ومنع عدوه منه.

[٥] وعن[٢] ابی عبد الله علیه السّلام، ما عبد الله بشئ افضل من اداء حقّ المؤمن۔

[٦] وعن ابی[٣] عبد الله علیه السلام قال: قال النّبی [صلّی الله علیه وآله وسلّم] المسلم اخو المسلم لایخونه ولا یخذله ولا یعیبه ولا یحرمه ولا یغتابه۔

[٧] وعنه علیه السلام[٤] قال: ان من حق المسلم ان عطس ان یُسمته وان اولم اتاه وان مرض عاده، وان مات شهد جنازته۔

[٨] وعن[٥] ابی جعفر علیه السلام: ان نفرا من المسلمین

١۔ وفی البحار "عنه واعنه"۔

٢۔ ومضی الحدیث علی نمرة ٣۔ الکافی ج ٢ ص ١٧٠ بحار ج ١٦ ص ٦١ و۔

٣۔ الکافی ج ٢ ص ١٦٦ و ١٦٧ باختلاف۔

٤۔ الکافی ج ٢ ص ١٧١ باختلاف۔ فی نسخة الطباطبائی "ان یسمته" وفی الاصل "تسمته"۔

٥۔ الکافی ج ٢ ص ١٦٧ عن الفضیل بن یسار باختلاف بعض الالفاظ، مثلاً "فضلوا" وفیه "فتکفتو" او "نتکفیفو" بدل ما فی الاصل "وتیمموا" وفی الاصل "فاردو" فی الکافی "فارتو" بحار ج ١٦ ص ٦٧۔ الوافی م ٣ ص ١٠١۔

۴۔ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا: مومن، مومن کا بھائی ہے۔ اس کا حق اپنے بھائی پر یہ ہے کہ اس کے ساتھ خلوص سے پیش آئے، ہمدردی کرے، اسے دشمن سے بچائے۔

۵۔ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا: حق مومن ادا کرنے سے بہتر خدا کی عبادت ہی نہیں کی گئی۔

۶۔ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے: مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے۔ نہ وہ اس سے خیانت کرتا ہے نہ اسے اکیلا چھوڑتا ہے نہ عیب لگاتا ہے، نہ اسے محروم کرتاہے نہ اس کی غیبت کرتا ہے۔

۷۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: مسلمان کا مسلمان پر حق یہ ہے کہ جب وہ چھینکے تو یرحمک اللہ کہے اور اگر دعوت کرے تو قبول کرے، بیمار ہو جائے تو عیادت کرے اور اگر وفات پا جائے تو جنازہ میں شریک ہو۔

۸۔ ابو جعفر علیہ السلام فرماتے ہیں: کچھ مسلمان سفر کے لیے چلے اتفاقاً راستے میں بھٹک گئے۔ اسی عالم میں انھیں سخت پیاس لگی۔ انھوں نے (غسل میت کے بدلے) تیمم کر لیے اور درخت کے تنوں کی آڑ میں بیٹھ گئے۔ اتنے میں ایک سفید پوش بزرگ آئے اور کہنے لگے: اٹھو، کوئی ڈر کی بات نہیں۔ لو یہ پانی ہے۔ یہ لوگ اٹھے اور سیر ہو کر پانی پیا۔ اور ان سے پوچھا: آپ کون ہیں؟ خدا آپ پر کرم فرمائے۔ انھوں نے کہا، میں ان جنوں میں سے ہوں جنھوں نے رسول اللہؐ کی بیعت کی تھی اور میں نے آنحضرتؐ سے سنا تھا: مومن، مومن کا بھائی ہے اس کا نگہبان

خرجوا فی سفر لهم فاضلوا الطّریق فاصابهم عطش شدید فتیمموا، ولزموا اصول الشجر فجاءهم شیخ علیه ثیاب بیض فقال: قوموا، لا باس علیکم هذا الماء! قال، فقاموا وشربوا فارؤوا۔ فقالوا له: من انت؟ رحمک الله! قال: انا من الجنّ الّذین بایعوا رسول الله [صلی الله علیه وآله وسلم] إنی سمعته یقول: المؤمن اخو المؤمن عینه ودلیله۔ فلم تکونوا تضیّعون بحضرتی۔

[۹] عن سماعة قال: سألتهٗ عن قوم عندهم فضول وباخوانهم حاجة شدیدة ولیس تسعهم الزکوٰة، ومایسعهم ان یشبعوا ویجوع اخوانهم۔ فان الزّمان شدید۔ فقال: المسلمُ اخو المسلم لا یظلمه ولا یخذله ولا یحرمه۔ ویحقّ علی المسلمین الاجتهاد له والتواصل علی العطف[2] والمواساة لاهل الحاجة۔ والعطف [والتعطف۔ طبا] منکم۔ یکونون علی

۱۔ الصحیح للترمذی طبعة دهلی ج ۲ ص ۱۵ قریبا منه۔ الکافی ج ۲ ص ۱۷٤ و ۱۷۵۔ بحار ج ۱۶ ص ۴۲۔

۲۔ نسخة "فی التواصل علی العطف" والعطف بمعنی الشفقه۔ مجمع کمافی حاشیة الاصل۔

ہے، اس کا رہنما ہے۔ پھر تم میرے سامنے کیسے ہلاک ہو سکتے تھے۔

۹۔ سماعہ کہتے ہیں، میں نے امامؑ سے پوچھا: کچھ لوگ ایسے ہیں جن کے پاس کچھ زائد دولت ہوتی ہے اور ان کے احباب شدید ضرورتوں میں مبتلا ہوتے ہیں، لیکن ان پر زکوٰۃ بھی واجب نہیں ہوتی، مگر یہ بھی گنجائش نہیں کہ خود شکم سیر ہوں اور ان کے بھائی بھوکے رہیں۔ زمانہ بھی سخت ہے۔

حضرت نے فرمایا: مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے۔ نہ ظلم کرتا ہے، نہ اسے اکیلا چھوڑتا ہے اور نہ اسے محروم کرتا ہے اور مسلمانوں پر حق ہے کہ محبت وشفقت کے ساتھ صلۂ رحم میں کوشش کریں، حاجت مندوں کے ساتھ ہمدردی کریں اور ایک دوسرے کی خبر رکھیں اور حکم خدا "رحمآء بینھم" کی مثال بن جائیں۔ ایک دوسرے پر رحم کریں جو لوگ موجود نہ ہوں ان کے معاملات میں متفکر رہیں۔ جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انصار تھے۔

امر الله" رحماء بينهم" متراحمين، متهمين[1] لما غاب عنكم من امرهم على ما مضىٰ عليه الانصار على عهد رسول الله [صلى الله عليه وآله وسلم]۔

[۱۰] وعنه علیه السلام، قال: سئلناه عن الرجل لایکون عنده إلا قوت یومه ومنهم من عنده قوت شهر ومنهم من عنده قوتُ سنة۔ أنعطف من عنده قوت یوم علی من لیس عنده شیئٌ؟ ومن عنده قوت شهر علی من دونه والسّنة [ومن عنده قوت سنة علی من دونه علی۔ ط] نحو ذلك وذلك كلّه الكفاف الّذی لا یلائم علیه۔ فقال: هما امران افضلهم [افضلکم۔ طبا] فیه احرصکم علی الرغبة فیه والاثرة علی نفسه۔ إنّ الله عزّ وجلّ یقول: "ویؤثرون[2] علی انفسهم ولو کان بهم خصاصة" والا لا یلائم علیه۔ والید العلیا خیر من الید السفلىٰ ویبدء بمن یعول۔

۱۔ فی الکافی "مغتمین"۔ الاصل "علی عند رسول الله۔ والتصحیح من الکافی۔ وفی نسخة الطباطبائی "مهمین"۔

۲۔ سورة الحشر آیة ۹۔ فی نسخه الاصل اغتشاش صححتها عن نسخة الطباطبائی۔ کان فی الاصل" افضلهم فیه احرصکم علی الرعیة فیه والارده علی نفسه"۔

۱۰۔ امامؑ سے پوچھا گیا: ایک ایسا شخص ہے جس کے پاس ایک دن کا آذوقہ ہے، کچھ لوگ ایسے ہیں جن کے پاس ایک مہینہ کی خوراک ہے، کچھ ایسے بھی ہیں جن کے پاس ایک سال کی روزی ہے۔ کیا ایک دن کی خوراک رکھنے والا، اپنا آذوقہ ایسے شخص کو دے سکتا ہے جس کے پاس کچھ نہیں اور جس شخص کے پاس ایک ماہ کا آذوقہ ہو وہ اس آذوقہ سے تہی دست کو، اور جس کے پاس سال کا آذوقہ ہو وہ سال کا آذوقہ نہ رکھنے والے کو کچھ دے سکتا ہے علیٰ ہذالقیاس۔ حالانکہ یہ سرمایہ اس کا کل سرمایہ ہے جس کو نظر انداز نہیں کر سکتا۔
حضرت نے فرمایا: دونوں برابر ہیں۔ اب ان میں افضلیت اسے ملیگی جو زیر دست رعایا پر زیادہ مہربان ہو، ورنہ وہ اپنی ذات کو فائدہ پہنچا سکتا ہے۔ قرآن مجید میں انھیں ایثار پسند مومنوں کی تعریف کیگئی ہے۔ سورہ حشر کی نویں آیت ہے۔ "اور وہ لوگ باوجود انتہائی ضرورت کے دوسروں کو اپنے اوپر ترجیح دیتے ہیں"۔ اگر یہ جذبہ نہ ہو تو وہ دوسرے کو کچھ نہ دے۔ اونچا ہاتھ پھیلے ہوئے ہاتھ سے بہتر ہے اور پہل اسے دی جائے جو محتاج ہو۔

[۱۱] وعنْ ابی جعفر علیه السلام قال: أیجیئ السّیٰ اخیه فیدخل یده فی کیسه فیاخذ حاجته فلا یدفعه؟ فقلت: ما اعرف ذلک فینا! قال، فقال ابوجعفر علیه السلام، فلا شیئی اذا! قلت[۲]: فالهلکة اذاً! قال: اِنّ القوم لم یعطوا احلامهم بعد.

[۱۲] وعنْ[۳] امیر المؤمنین علیه السلام قال: قد فرض الله التّحمّل علی الابرار فی کتاب الله، قیل.

۲۔ الکافی ج ۲ ص ۱۷۳۔ بحار ج ۱۶ ص ۱۷ و ٦٤ س ۹ قریبا منه عن ابی عبداللهؑ و فی الکافی عن عمر بن ابان عن سعید بن الحسن قال، قال ابوجعفر۔

۲۔ الاصل: "فالهلکة اذن قال ان القوم" والتصحیح عن الکافی۔

۳۔ عن ابن ابی عمیر عن حماد عن ابی عبداللهؑ قال: ان الله فرض التّحمل فی القرآن. قلت وما التّحمل، جعلت فداک۔ قال ان یکون اعرض من وجه اخیک فتحمل له وهو قوله لاخیر فی کثیر من نجواهم۔ بحار ج ۱۶ ص ٦۱ وقال المجلسیؒ فی تبیان الحدیث" وتمحل له: احتال حقه، تکلفه له۔ والمحال ککتاب، الکمید الخ، فلعل فی متن حدیث البحار التحمل غلطا لکاتب۔ وفی نسخة الطباطبائی "التحمل"۔

۱۱۔ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا: کیا کبھی یہ بھی ہوا کہ ایک شخص اپنے برادر مومن کے پاس آئے۔ اس کی جیب میں ہاتھ ڈال کر اپنی ضرورت کی چیز نکال لے پھر واپس نہ کرے۔

راوی نے عرض کی: ایسا کوئی آدمی ہمارے دوستوں میں تو ہے نہیں۔ امام علیہ السلام نے فرمایا: تو پھر کچھ بھی نہیں۔ راوی نے عرض کی: اس کے معنی یہ ہیں کہ ہم کہیں کے نہ رہے؟ حضرت نے فرمایا: اس قوم کو اب عقل کیا آئے گی۔

۱۲۔ امیر المومنینؑ نے فرمایا: خدا نے ابرار و نیکو کار لوگوں کو قرآن میں تحمل (یا تجمل) کا حکم دیا ہے۔ پوچھا گیا۔ تحمل (یا تجمل) کے معنی کیا ہیں؟ فرمایا: جب تمھاری آبرو اس شخص سے زیادہ ہو جس کے لیے تم سے درخواست کی گئی ہو۔

قيل: وما التمحل؟ قال: إذا كان وجهك أنشر من وجهه التمست له.

قال[1] في قول الله عزّ وجلّ: ويؤثرون على انفسهم ولو كان بهم خصاصه" قال: أتستاثر عليه بما هو احوج اليه منك؟

[۱۳] وعن[2] ابي عبد الله عليه السلام قال: إن المسلم اخو المسلم لا يظلمه ولا يخذله ولا يعيبه ولا يغتابه ولا يحرمه ولا يخونه.

وقال: للمسلم[3] على اخيه من الحق، ان يسلّم عليه اذا لقيه، يعوده اذا مرض، وينصح له إذا غاب وتسميته [يسمته] إذا عطس ويجيبه اذا دعاه. ويشيعه اذا مات.

۱- في الاصل "قال عز" وبدله "وسئل عنه عن" وفي نسخة الطباطبائي "قال في" والآيه ۹ في سورة الحشر ـ في الاصل "بما هو احوج اليك منك" والتصحيح عن نسخة الطباطبائي.

۲- الكافي ج ۲ ص ۱۶۷.

۳- الكافي ج ۲ ص ۱۷۱. على بن عقبه عن ابي عبد الله[ع] وفيه اختلاف في بعض الكلمات مثلا في الاصل "المسلم للمسلم على اخيه" وفي الكافي "للمسلم على اخيه" وكذلك يسمته بدل تسميته ـ ويتبعه بدل "يشيعه" والحديث ات في باب الرابع على نمرة ۷، قريبا منه.

قرآن مجید کی آیت "ویؤثرون علی انفسھم ولو کان بھم خصاصۃ" کے بارے میں ارشاد ہے کہ اپنے سے زیادہ محتاج شخص کو ضرورت میں ترجیح دو۔

۱۴۔ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے۔ نہ اس پر ظلم کرتا ہے، نہ اسے تنہا چھوڑتا ہے، نہ اس پر عیب لگاتا ہے، نہ اسے محروم کرتا ہے، نہ اس سے خیانت کرتا ہے۔

معصوم نے فرمایا: مسلمان کا اپنے بھائی پر حق ہے کہ ملاقات ہو تو اس پر سلام کرے۔ بیمار ہو تو عیادت کو جائے۔ غیر حاضر ہو تو اس کے لیے خلوص برتے۔ جب چھینکے تو دعا دے۔ جب بلائے اور پکارے تو جواب دے۔ مرجائے تو جنازے میں شرکت کرے۔

[۱٤] وعنؑ ابی جعفر علیہ السلام انہ قال لابی اسماعیل:
یا ابا اسماعیل أرأیت فیمن قبلکم إذا کان الرجل
عندہ رداء و عند بعض اخوانہ فضل رداء یطرحہ
علیہ حتی یصیب رداء؟ قال، قلت، لا! قال:
فاذا کان لیس لہ ازار یرسل الیہ بعض اخوانہ
بازار حتی یصیب ازار؟ قلت، لا: فضرب یدہ علی
فخذہ۔ ثم قال: ما ھؤلاء باخوان۔

۱۔ تنبیہ الخواطر ص ۲۹۵ "علی بن عقبہ عن الرضاؑ عن
ابی جعفر علیہما السلام"۔

(مرتضیٰ حسین، ۲٤ محرم ۱۳۸۹ھ کویت)

۱۴۔ ابوجعفر علیہ السلام سے روایت ہے: آپ نے ابو اسماعیل سے فرمایا: ابواسماعیل! تمھارے دوستوں میں اگر کسی کے پاس ایک عبا (قبا یا شیروانی پر ڈالنے والا ایک عربی لباس) ہو اور اس کے دوست کے پاس زیادہ عبائیں (ردائیں) ہوں تو وہ اپنی زائد عبا اپنے بھائی کو دیتا ہے۔ یہاں تک کہ اسے دوسری ردا ملے؟ اسماعیل نے عرض کیا نہیں فرمایا: اچھا اگر کسی کے پاس زیرجامہ نہ ہو تو دوسرا شخص جس کے پاس کئی ہوں وہ اتنی مدت کے لیے بھیج دیتا ہے کہ زیرجامہ بنوا لے؟ عرض کی، جی نہیں: حضرتؑ نے زانو پر ہاتھ مار کر فرمایا: تو پھر وہ لوگ آپس میں دوست اور بھائی نہیں ہیں۔

باب: ۵

ثواب قضاء حاجة المؤمن وتنفيس كربه وادخال الرِّفق عليه

[۱] عن ابی عبد الله [علیه السّلام] قال من مشی لإمرءٍ مسلم فی حاجة بنصیحة فیها کتب الله بکل خطوة حسنة ومحی عنه سیّئة قضیت الحاجة او لم تقض۔ فان لم ینصحه فقد خان الله ورسوله وکان رسول الله [صلی الله علیه وآله وسلم] خصمه۔

[۲] وعنْ ابی عبد الله علیه السّلام: إن الله عزّ و جل انتخب قوما من خلقه لقضآء حوائج فقراء من شیعة علی [علیه السلام] لیثیبهم بذلک الجنّة۔

[۳] وعن ابیّ عبد الله علیه السّلام قال: اَیُّما مؤمن نَفَّس عن مؤمن کربة نَفَّس الله عنه سبعین کربه من کرب الدُّنیا وکرب یوم القیٰمه۔

۱- بحار ج ۱۶ ص ۸۹ س ۹ عن کتاب قضاء الحقوق و ص ۸۰ -

۲- الکافی ج ۲ ص ۱۹۳ -

۳- الکافی ج ۲ ص ۲۰۰ - الوافی م ۳ ص ۱۱۹ - فی الاصل "لفی عون المومنین" وفی الکافی "والله فی عون المومن" بحار ج ۱۶ ص ۹۱ -

۵۔ مومن کی حاجت برآری، اسکی زحمت دور کرنا، مومن کے لیے آسانیاں فراہم کرنا

۱۔ ابو عبداللہ علیہ السلام فرماتے ہیں: جو شخص کسی مرد مسلم کی ضرورت کے لیے خلوص کے ساتھ کوشش کرتا ہے، خدا ہر ہر قدم پر ایک نیکی لکھتا اور ایک گناہ مٹاتا ہے خواہ اس کی حاجت براری ہو یا نہ ہو اور اگر خلوص نہ برتے گا تو خدا اور رسول کے ساتھ خیانت کریگا اور رسول اللہؐ اس کے دشمن ہوں گے۔

۲۔ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: خداوند عالم نے اپنی مخلوق میں سے کچھ لوگوں کو شیعیان علیؑ کے ضرورت مندوں کی حاجت برآری کے لیے پیدا کیا ہے تاکہ اس کے اس صلہ میں انھیں جنت عطا فرمائے۔

۳۔ ابو عبداللہ علیہ السلام فرماتے ہیں: جو مومن کسی مومن کی تکلیف دور کرے گا خدا اس کی ستر تکلیفیں دنیا اور آخرت کی دور کرے گا۔

فرمایا: اور جو شخص تنگ حالی کے وقت مومن کے لیے آسانی و خوش حالی فراہم کرے گا خدا اس کی دنیا و آخرت کی ضرورتیں پوری کریگا اور جو شخص مومن کے عیب کو چھپائے گا خدا اس کے دنیا و آخرت کے ستر عیب چھپائے گا۔

قال ومن يستر على مؤمن وهو معسر يستر الله له حوائج الدنيا والآخرة — ومن[2] ستر على مؤمن عورة ستر الله عليه سبعين عورة من عوراته التي يخلفها في الدنيا والآخرة۔

قال: وان الله لفي عون المؤمن[3] ما كان المؤمن في عون اخيه فانتفعوا بالعظة وارغبوا في الخير۔

[٤] وعن ابي[4] جعفر عليه السلام من خطا في حاجة اخيه المؤمن [المسلم - طبا] خطوة كتب الله له بها عشر حسنات وكانت له خيرا من عشر رقاب وصيام شهر واعتكافه في المسجد الحرام۔

[٥] وعن[5] ابي عبدالله عليه السلام قال: قضاء حاجة

---

١ - الاصل "ومن يسر الله" وليس في نسخة الطباطبائي لفظ "الله"۔

٢ - وهذه الكلمة ليست في نسخة الطباطبائي۔ ومتن الكافي مختلف ويفهم منه ان عبارت نسختنا مغلوطة ففي الكافي "ومن ستر على مؤمن عورة يخافها ستر الله عليه سبعين عورة من عورات الدنيا والآخرة"۔

٣ - نسخة الطباطبائي "عون المؤمنين ما كان المؤمن في عون اخيه المؤمن فانتفعوا بالعظة وارغبوا في الخير۔

٤ - انظر الحديث الآتي نمرة ٢٩ - الكافي ج ٢ ص ١٩٦ - بحار ج ١٦ ص ٩٤ - الاختصاص للمفيد طبعة ١٣٧٩ھ تهران ص ٢٦۔

٥ - الكافي ج ٢ ص ١٩٣ - بحار ج ١٦ ص ٩١ عن صدقة الاحدب۔

فرمایا: خداوند عالم اس وقت تک مومن کی مدد کریگا جب تک وہ اپنے بھائی کی مدد کرے۔ اس نصیحت سے فائدہ اٹھاؤ نیکی کی طرف رغبت کرو۔

۴۔ ابو جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جو شخص اپنے برادر مومن کی ضرورت کے لیے ایک قدم بھی اٹھائے گا خدا اس کے بدلے دس نیکیاں لکھے گا اور اس کا ثواب دس غلام آزاد کرنے اور ایک مہینہ کے روزے اور مسجد الحرام کے اعتکاف سے بہتر ہو گا۔

۵۔ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا، مومن کی حاجت پوری کرنا راہ خدا میں جہاد کے لیے ہزار آراستہ گھوڑے دینے اور ہزار غلام آزاد کرنے سے بہتر ہے۔

المؤمن خير من حملان[1] الف فرس فی سبیل الله عزّ وجلّ وعتق الف نسمة -

وقال[2]: ما من مؤمن یمشی لاخیه فی حاجة الّا کتب الله له بکل خطوة حسنة وحطّ بها عنه سیّئة ورفع له بها درجة - وما من[3] مؤمن یفرج عن اخیه المؤمن کربة الّا فرّج الله عنه کربة من کرب الآخرة وما من مؤمن یعین مظلوما الّا کان ذلک افضل من صیام شهر واعتکافه فی المسجد الحرام -

[۶] عن نصر[4] بن قابوس [قال] قلت لابی الحسن الماضی [علیه

۱- الکافی ج ۲ ص ۱۹۷ - حُمْلان: بضم الاول ما یحمل علیه من الدواب فی الهبة خاصّة - وقال[ع] فی حدیث آخر "الف فرس مُسْرَجَةٍ مُلْجَمَةٍ" و نسخة الطباطبائی "حملان فرس" -

۲ الکافی ج ۲ ص ۱۹۷ عن ابراهیم بن عمر الیمانی -

۳- لعله حدیث مستقل -

۴- فی لفظ الروایة اغتشاش - فلاحظ الحدیث ۲۶ فی الباب - وعبارة المجلسی[رح] التی نقله عن کتاب المومن بخط الجباعی وکذا فی نسخة الطباطبائی - فهی: "بلغنی عن ابیک صلوات الله علیه انه اتاه آت فاستعان به علی حاجة فذکر له انه معتکف فاتی ابا الحسن[ع] فذکر له ذلک فقال: اما علم [علمت] ان المشی فی حاجة المؤمن حتی یقضیها خیر من اعتکاف شهرین متتابعین فی المسجد الحرام بصیامها الخ - بحار ج ۱۶ ص ۶۵ -

اور فرمایا ہے: جب کوئی مومن اپنے برادر ایمانی کی ضرورت کے لیے دوڑ دھوپ کرتا ہے تو خدا ہر قدم پر ایک نیکی لکھتا اور ایک گناہ کم کرتا ہے اور ایک درجہ بلند کرتا ہے اور جو مومن اپنے مومن بھائی کی کسی تکلیف کو دور کرتا ہے تو خدا اس کے آخرت کے تکالیف میں سے ایک تکلیف کو دور کرتا ہے۔

اور جب بھی مومن کسی مظلوم کی مدد کرتا ہے تو اس کا یہ عمل ایک مہینہ کے روزوں اور مسجد الحرام کے اعتکاف سے بہتر قرار دیتا ہے۔

۶۔ نصر بن قابوس سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابوالحسن ماضیؑ سے عرض کی، آپ کے جد بزرگوار کے بارے میں سنا ہے۔

امام حسین علیہ السلام کے پاس ایک سائل آیا، اس سے کہا گیا کہ امام اعتکاف میں ہیں وہ شخص امام حسنؑ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس بات کا ذکر کیا، امام نے فرمایا: مومن کی ضرورت کے واسطے دوڑ دھوپ لگاتار مسجد الحرام میں دو مہینوں کے اعتکاف سے بہتر ہے۔ پھر امام ابوالحسن ماضیؑ نے فرمایا: بلکہ زندگی بھر کے اعتکاف سے بہتر ہے۔

السلام] نلقى عن ابيك انه قال: اتى رجل الى الحسن [عليه السلام] فاستعان به على حاجة فذكر له انّه معتكف. فاتى الحسن [عليه السلام] فذكر له ذلك. فقال: اما علمت انّ المشى فى حاجة المؤمن خير من اعتكاف شهرين متتا بعين فى مسجد الحرام. ثُمَّ قال: ابو الحسن [عليه السلام] ومن اعتكاف الدهر.

[٧] وعن[1] رجل من حلوان قال كنت اطوف بالبيت فاتانى رجل من[2] اصحابنا فسئلنى قرض دينارين وكنت قدطفت خمسة اشواط فقلت له اتّم اسبوعى ثمّ اخرج فلمّا دخلت فى السادس اعتمد علىّ ابو عبد الله [عليه السلام] ووضع يده على منكبى قال، فاتممت

فى هامش نسختى الخطية" والظاهران الرواية؟ هكذا" قال، قلت لابى الحسن الماضى حكى عن جدك الحسينؑ انه اتاه رجل فاستعان به على حاجته، فيذكرله انه معتكف ثم جاء الرجل الى الحسنؑ بن علىؑ فذكر له ما قاله الحسينؑ ثم قال - الخبر.

١- الكافى ج ٢ ص ١٩٧ عن صدقة عن رجل من اهل حلوان — وفى الاصل "عن رجل عن حلوان". وفى نسخة الطباطبائى عن رجل من حلوان" — وفى الاصل "اتم اسبوعين" لكن فى الطباطبائى "اتم اسبوعى" بحارج ١٦ ص ٧٩ عن صدقة الحلوانى بينما اطوف الخ.

٢- ابتداء ورقة ١٠ ب.

۷۔ حلوان شہر کے ایک شخص کا بیان ہے کہ میں خانۂ کعبہ کا طواف کر رہا تھا۔ اتنے میں شیعوں میں سے ایک آدمی آیا اور اس نے مجھ سے دو دینار قرض مانگے اس وقت میں پانچ شوط دوڑ چکا تھا، اس لیے اس سے کہا طواف مکمل کر لوں تو آتا ہوں، ابھی میں چھٹے شوط میں تھا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے میرے کاندھے پر ہاتھ رکھا راوی کہتا ہے' میں نے سات دور تو پورے کر لیے مگر حضرتؑ کے سہارے کی وجہ سے دوسرے طواف میں داخل ہو گیا،' اب صورت یہ ہوئی کہ ہم جب بھی رکن کی طرف آتے وہ شخص اشارے کرتا تھا۔ ابو عبداللہ علیہ السلام نے دریافت فرمایا، تمھیں یہ کون اشارے کر رہا ہے؟ میں نے عرض کی، آپ پر قربان ہوں، یہ شخص آپ کے ہوا خواہوں میں ہے مجھ سے دو دینار قرض مانگ رہا تھا، میں نے اس سے کہا طواف مکمل کر لوں تو آتا ہوں۔ یہ سنتے ہی امامؑ نے ہاتھ ہٹا کر فرمایا: جاؤ اور اس کی ضرورت پوری کرو۔ میں سمجھا کہ حضرت فرماتے ہیں جاؤ دونوں دینار اسے دے دو۔ کیونکہ میں نے کہا تھا" میں اس کے ساتھ کچھ سلوک کر چکا ہوں"۔

سبعی و دخلت فی الآخر لاعتماد ابی عبدالله [علیه السلام] علیّ فکنت کلّما جئنا الی الرّکن او ما إلیّ الرّجل ۔ فقال ابو عبدالله علیه السلام ، من کان هذا یؤمنی الیک؟ قلت : جعلت فداک ، هذا رجل من موالیک ، سئلنی قرض دینار ین ۔ قلت اتمّ اسبوعی واخرج الیک ۔ قال : فدفعنی ابوعبدالله [علیه السلام] وقال : اذهب فاعطها ایّاه ، فظننت انّه قال فاعطها ایّاه لقولی قد انعمت له فلمّا کان من الغد دخلت علیه وعنده عدّة من اصحابنا یحدّثهم فلمّا رأنی قطع الحدیث وقال : لان امشی مع اخ لی فی حاجة حتی اقضی له ، احبّ الیّ من ان اعتق الف نسمة و احمل علی الف فرس فی سبیل الله [عزّ وجلّ] مسرجه ملجّمة ۔

[۸] د عن ابی جعفر [علیه السلام] قال ، قال رسول الله [صلّی الله علیه وآله وسلّم] من سرّ مؤمنا فقد سرّنی ومن سرّنی فقد سرّ الله ۔

[۹] عن مسمعْ قال سمعت الصّادق [علیه السلام] یقول : من نفّس عن مؤمن کربة من کرب الدّنیا نفّس الله [تعالیٰ] عنه کربة من کرب الآخرة وخرج من قبره وهو ثلج الفؤاد ۔

---

۱ ۔ الکافی ج ۲ ص ۱۹۹ عن مسمع ابی سیار ۔ بحار ج ۱۶ ص ۹۰ ۔

دوسرے دن میں حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا، وہاں کچھ احباب واصحاب حاضر تھے اور امامؑ ان سے گفتگو فرمارہے تھے۔ مجھے دیکھ کر حضرت نے بات کارخ موڑا اور فرمایا:

کسی دوست کی حاجت برآری کے لیے دوڑ دھوپ مجھے ہزار غلام آزاد کرنے اور ہزار باساز وسامان گھوڑے راہ خدا میں ہدیہ دینے سے زیادہ پسند ہیں۔

۸۔ ابوجعفر علیہ السلام فرماتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے: جو شخص کسی مومن کو خوش کرتا ہے وہ مجھے خوش کرتا ہے اور جو مجھے خوش کرتا ہے وہ خدا کو خوش کرتا ہے۔

۹۔ مسمع کہتے ہیں، امام جعفر صادق علیہ السلام سے میں نے سنا؛ جو شخص کسی مومن کی دنیاوی تکلیف کو دور کرے گا خدا اس کی آخرت کی تکلیف دور کرے گا اور وہ قبر سے مطمئن و پرسکوں محشور ہوگا۔

[۱۰] وعن ابی عبد الله [علیه السلام] قال: من طاف بهذا البیت اسبوعا کتب الله عزّ وجلّ له ستة الآف حسنة ومحیٰ عنه ستّة الآف سیّئة، ورفع له ستّة الآف درجة۔

وفی روایة ابن عمّار ـــ وقضیٰ له ستّة الآف حاجة۔

[۱۱] [وقال[۲] ابو عبد الله علیه السلام: لقضاء حاجة المؤمن خیر من طواف وطواف حتیٰ عدّ عشر مرات] ۔

[۱۲] وقال[۳] ابو عبد الله علیه السّلام لقضاء حاجة المؤمن خیر من عتق الف نسمة ومن حملان الف فرس فی سبیل الله۔

[۱۳] وعن[۴] ابی جعفر علیه السّلام من قضیٰ مسلما حاجة ناداه الله عزّ وجلّ ثوابک علیّ ولا ارضیٰ

---

۱ - الکافی ج ۲ ص ۱۹٤ ۔

۲ - وهذه العبارة خاتمة الحدیث فی اصول الکافی وفی نسختی الاصل لیس بموجود ونقلت من نسخة الطباطبائیؒ۔

۳ - ارجع الحدیث ۵ - وفی الکافی ج ۲ ص ۱۹۳ ۔

٤ - الکافی ج ۲ ص ۱۹۶ عن بکر بن محمد - بحار ج ۱۶ ص ۸۸ - عن حفص عن امیر المومنینؑ مصادقة الاخوان باب ۲٤ - ص ۸۰ عن الصادق علیه السلام - ثواب الاعمال ص ۱۸۱ ۔

۱۰۔ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص خانۂ کعبہ کا ایک کامل طواف کرے خداوند عالم چھ ہزار نیکیاں اس کے نامۂ اعمال میں لکھتا ہے اور چھ ہزار برائیاں اس کے نامۂ اعمال سے مٹاتا ہے اور چھ ہزار درجے اس کے بڑھاتا ہے۔

ابن عمار کی روایت میں ہے ـــ چھ ہزار حاجتیں پوری کرتا ہے۔

۱۱۔ اور ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا: مومن کی حاجت برآری، طواف اور طواف ـــ دس مرتبہ فرمایا ـــ سے بہتر ہے۔

۱۲۔ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا: مومن کی حاجت پوری کرنا ہزار غلام آزاد کرنے اور ہزار سجے ہوئے گھوڑے راہ خدا میں ہدیہ دینے سے بہتر ہے۔

۱۳۔ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص کسی مسلمان کی ضرورت پوری کرتا ہے خداوند عالم اسے صدا دیتا ہے کہ تیرے اس عمل کا بدلہ میرے ذمّہ ہے، اور جنت سے کم ثواب پر میں خوش نہیں ہوں گا۔

لکا ثوابًا دون الجنّة[1]۔

[۱۴] وعن[2] ابی عبدالله [علیه السّلام]: ایّما مؤمن سئله اخوه المؤمن حاجة و هو یقدر علی قضائها فردّه منها سلّط الله علیه شجاعا فی قبره ینهش من اصابعه۔

[۱۵] وعن ابی جعفر [علیه السلام] قال من قضی لاخیه المؤمن حاجة کتب الله بها عشر حسنات و محی عنه عشر سیّئات و یرفع له بها عشر درجات وکان عدل عشر رقاب وصوم شهر و اعتکافه فی المسجد الحرام۔

[۱۶] وعن[3] الصّادق [علیه السلام] من فرّج عن اخیه المسلم کربة فرّج الله عنه کربة یوم القیمة ویخرج من قبره مثلوج الصّدر [الفؤاد - طبا]۔

[۱۷] وعن ابی ابراهیم الکاظم [علیه السّلام] قال[4]: من فرّج عن اخیه المسلم کربة" فرّج الله بها عنه کربته یوم القیمة۔

۱۔ نسخة البدل "العرش"۔

۲۔ بحار ج ۱۶ ص ۹۰ وفی هذا الکتاب باب ۸ حدیث ۹۔

۳۔ الکافی ج ۲ ص ۱۹۹ بحار ج ۱۶ ص ۹۰۔ وفی هذا الکتاب الحدیث التاسع۔

۴۔ بحار ج ۱۶ ص ۶۳ والمروی عنه غیر مذکور۔

۱۴۔ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: اگر کسی مومن سے کوئی مومن سوال کرے اور وہ اسے پورا کر سکتا ہو، پھر پورا نہ کرے تو خداوند عالم قبر میں اس پر ایک اژدہا مسلط کرتا ہے جو اس کی انگلیاں چباتا ہے۔

۱۵۔ ابوجعفر علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص اپنے برادر ایمانی کی حاجت پوری کرتا ہے اللہ اس کے نامۂ اعمال میں دس نیکیاں لکھتا ہے، دس برائیاں مٹاتا ہے اور دس درجے بلند کرتا ہے اس کا یہ عمل دس غلام آزاد کرنے کے برابر ہے ایک مہینہ کے روزے اور مسجد الحرام میں اعتکاف کے برابر ہے۔

۱۶۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی ایک پریشانی دور کرے گا خدا قیامت کے دن اس کی پریشانی دور کرے گا۔ اور وہ قبر سے پرسکون محشور ہو گا۔

۱۷۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص اپنے مسلمان دوست کی ایک پریشانی دور کرے گا اللہ روز قیامت اس کی پریشانی دور کریگا

[١٨] وعن[١] ابی جعفر علیه السلام: قال فیما ناجی الله به عبده موسیٰ بن عمرانؑ ان قال: انّ لی عبادا ابیحهم جنّتی و احکمهم فیها. قال موسیٰ: یا ربّ من هٰولاء الّذین تبیحهم جنّتک و تحکمهم فیها. قال: من ادخل علی مؤمن سرورا ثمّ قال: انّ مؤمناً کان فی مملکة جبّار وکان مولعابه[٢] فهرب منه الی دار الشّرک و نزل برجل من اهل الشّرک فالطفه و ارفقه [و واتفه ـ طبا] واضافه [و صافحه ـ طبا] فلمّا حضره الموت اوحی الله عزّ وجلّ الیه وعزّتی وجلالی لوکان فی جنّتی مسکن لمشرک لاسکنتک فیها ولٰکنها محرّمة علیٰ من مات مشرکا. ولٰکن یانارُ هاربیه ولا تؤذیه قال: ویؤتی برزقه طرفی النهار قلت: من الجنّة؟ قال: او من حیث شاء الله عزوجل.

[١٩] وعن[٣] ابی عبدالله علیه السلام قال من قضیٰ لمسلم

١ـ الکافی ج ٢ ص١٨٨ ـ بحار ج ١٦ ص ٨٠ ـ

٢ـ الکافی ج ٢ ص ١٨٨ وفیه "فولع" بدل "مولعاً" و"هیدیه" مکان هاربیه ـ ولع: استخف ـ وهیدیه: ازعجیه وحرکیه واصلحیه ـ

(کتبت هذه الاحادیث و شرحها فی جوار مشهد الکاظمینؑ ببغداد ٢٧ محرم ١٣٨٩ھ ـ والحمد لله علی ذلک) ـ

٣ـ مصادقة الاخوان باب ٣٩ ـ

۱۸۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: خداوند عالم نے اپنے بندۂ خاص حضرت موسیٰؑ بن عمران پر وحی کی: میرے کچھ ایسے بندے ہیں جنھیں میری جنت میں عام اجازت ہوگی، میں انھیں جنت کا حاکم بنادوں گا حضرت موسیٰؑ نے پوچھا، پروردگارا! وہ لوگ کون ہوں گے، جنھیں جنت میں سب حقوق حاصل ہوں گے اور ان کو وہاں کی حکومت دے گا؟ خداوند عالم نے فرمایا: جو لوگ مومن کو خوش کریں گے۔

امامؑ نے فرمایا: ایک مومن، جبار کی حکومت میں رہا کرتا تھا، جبار اس بے چارے کو دکھ دیتا رہتا تھا، آخر وہ مرد مومن اس کے علاقے سے نکل کر ایک مشرک حاکم کے علاقے میں چلا گیا اور ایک مشرک کے یہاں اترا ۔ اس مشرک نے مومن کے ساتھ بڑی نرمی، مہربانی اور حسن سلوک کیا۔ جب اس کی موت کا وقت آیا تو خداوند عالم نے فرمایا: میں اپنی عزت وجلال کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اگر میری جنت میں ایک مشرک کا بھی گھر ہوتا تو میں تجھے ضرور دیتا۔ لیکن میری جنت ہر اس شخص پر حرام ہے جو شرک کی حالت میں مرے۔ ہاں، اے جہنم کی آگ تو اس شخص سے دور رہ اور تکلیف نہ دے۔ حضرت نے فرمایا: وہیں اسے دو وقت روزی پہنچے گی۔ سائل نے پوچھا، جنت سے؟ فرمایا: جہاں سے خدا کی مرضی ہوگی۔

۱۹۔ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص کسی مسلمان کی حاجت پوری کرے گا۔ خدا اس کے نامۂ اعمال میں دس نیکیاں لکھے گا، دس گناہ کم کر دے گا، دس درجے بڑھائے گا اور خدا اپنے سایۂ رحمت میں اس وقت جگہ دے گا جب کہ اس کے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا۔

حاجة کتب الله لہ عشر حسنات و محیٰ عنہ عشر سیئآت و رفع لہ عشر درجات و اظلّہ اللّٰہ عزّوجلّ فی ظلّہ یوم لا ظلّ الا ظلّہ۔

[۲۰] روی[1] ابو حمزہ عن احدھما [علیہما السلام] ایّما مسلم اَقال مسلما ندامۃ فی بیع اقالہ اللّٰہ [عزّوجلّ] عذاب یوم القیٰمۃ۔

[۲۱] وعن[2] ابی عبد اللّٰہ [علیہ السّلام] قال من ادخل علیٰ مؤمن سرورا خلق اللّٰہ عزّوجلّ من ذلک السّرور خلقا فیلقاہ عند موتہ فیقول لہ: اِبشر، یا ولیّ اللّٰہ بکرامۃ من اللّٰہ و رضوان۔ ثمّ لا یزال معہ حتیٰ یدخل قبرہ، فیقول لہ مثل ذلک [فلا] یزال معہ فی کلّ ھولٍ یبشرہ ویقول لہٗ من انت رحمک اللّٰہ؟ فیقول: انا السّرور الّذی ادخلت علیٰ فلان۔

[۲۲] وعن[3] ابی عبد اللّٰہ علیہ السلام: قال من احبّ الاعمال

۱- مصادقۃ الاخوان باب "ثواب اقالۃ الاخ اخالہ" ص ۱۸ عن ابی عبد اللّٰہ۔

۲- الکافی ج ۲ ص ۱۹۱ بحار ج ۱۶ ص ۸۳ س ۱۱ و نسخۃ الطباطبائی "مسلما ندامۃ اقالہ اللّٰہ"۔

۳- الاضافۃ من الکافی و نسخۃ الطباطبائیؒ۔

۴- الکافی ج۲ ص ۱۹۲ بالاسناد عن ہشام بن الحکم۔ الوافی م ۳ ص ۱۱۷ بحار ج ۱۶ ص ۷۹ و ۸۱ وعیون الفاظ الحدیث علیٰ ص ۸۳ س ۲۸۔

۲۰۔ ابوحمزہ نے امامؑ سے روایت کی ہے: جو مسلمان کسی کے سودے میں رعایت اور کمی کرے گا خدا اس کے عذاب میں قیامت کے دن کمی کرے گا۔

۲۱۔ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص کسی مومن کو خوش کریگا خدا اس خوشی کو ایک صورت عطا کرے گا جو اس سے مرنے کے وقت ملے گی اور اس سے کہے گی۔ اے خدا کے ولی! خدا کی دی ہوئی کرامت و رضا مبارک ہو۔ پھر وہ خوشی اس کے ساتھ رہے گی، جب اسے قبر میں اتارا جائے گا تو پھر یہی کہے گی۔ اس کے بعد قیامت کے ہر خطرناک مرحلہ میں اس کے ساتھ رہے گی۔ یہاں تک کہ وہ شخص پوچھے گا، تو کون ہے؟ وہ جواب دے گی، میں وہ خوشی ہوں جسے تم نے فلاں شخص کے دل میں پیدا کیا تھا۔

۲۲۔ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: خدا کا پسندیدہ ترین کام یہ ہے کہ مومن اپنے مومن بھائی کو خوش کرے۔ اس کا شکم سیر کرے، اس کی تکلیف دور کرے، اس کے قرض کو ادا کرے۔

علی الله عز وجل إدخال السرور علی اخیه المؤمن
وإشباع جوعته او تنفیس کربته او قضاء دینه۔

[۲۳] وعن[1] ابی جعفر علیه السّلام قال: قال رسول الله [صلّی الله علیه وآله وسلّم] من اکرم اخاه المسلم بمجلس یکرمه او بکلمة یلطفه بها او حاجةٍ یکفیه ایّاها لم یزل فی ظلّ من الملائکة ملکان بتلک المنزلة۔

[۲٤] وعن[2] ابی عبد الله علیه السّلام قال اوحی الله عزّ وجلّ الیٰ موسیٰ[4] [بن عمران] إنّ من عبادی من یتقرّب الیّ بالحسنة۔ فاحکمه بالجنة۔ قال: یارب وما هذه الحسنة؟ قال[3]: یدخل علی مؤمن سروراً۔

۱- بحار ج ۱٦ ص ۸۹ عن نوادر الراوندی باختلاف قلیل۔ فی الاصل "عن الملائکة ملکان بتلک" - و نسخة الطباطبائی "من الملائکة ما کان بتلک المنزلة"۔

۲- الکافی ج ۲ ص ۱۹۵ بحار ج ۱٦ ص ۸٦ مطابق للمتن و اضافة "بن عمران" عن نسخة الطباطبائی۔

۳- البحار ج ۱٦ ص ۸٦ - الکافی "قال یمشی مع اخیه المؤمن فی قضاء حاجته فتقضیٰ او لم تقض" ص ۱۹٦ ولیس فیه هذا الجواب۔

۲۳۔ ابو جعفر علیہ السلام فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی کسی محفل میں عزت افزائی کرے گا، یا کسی جملے سے اس کو خوش کرے گا یا اس کی حاجت براری کرے گا وہ فرشتوں کے سایہ میں اسی طرح کی عزت کے ساتھ رہے گا۔

۲۴۔ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: خدا نے حضرت موسیٰؑ کو وحی کی کہ میرے بندوں میں ایسے لوگ بھی ہیں جو حسنہ کے ذریعہ مجھ سے قریب ہوتے رہتے ہیں میں ان کے لیے جنت کا حکم دیتا ہوں۔ حضرت موسیٰؑ نے پوچھا، پروردگارا! وہ حسنہ کیا ہے؟ فرمایا: مومن کے دل کو خوش کرنا۔

[۲۵] وعن ابی عبد اللہ علیہ السّلام قال: مشی المسلم فی حاجة المسلم خیر من سبعین طوافاً بالبیت الحرام۔[1]

[۲۶] وعن ابی عبد اللہ [علیہ السّلام] قال: انّ مما یحبّ اللہ من الاعمال، ادخال السّرور علی المسلم۔[2]

[۲۷] عن صفوان قال: کنت عند ابی عبد اللہ [علیہ السّلام] یوم الترویة فدخل علیہ هارون [لعله - میمون] القداح فشکی الیہ تعذر الکراء۔ فقال لی: قم فاعن اخاک۔ فخرجت معه۔ فیسّر اللہ له الکراء فرجعت الی مجلسی فقال: ما صنعت فی حاجة اخیک المسلم؟ قلت: قضاها اللہ تعالی! فقال: اما انک ان تعن اخاک احبّ الیّ من طواف اسبوع بالکعبة۔ ثمّ قال: انّ رجلاً اتی الحسن بن علی [علیہ السّلام] فقال: بابی انت وامی یا ابا محمد۔ اعنّی علی حاجتی فانتعل[4] وقام معه فمرّ علی الحسین بن علی

۱- بحار ج ۱۶ ص ۸۸ عن کتاب الاختصاص۔

۲- الکافی ج ۲ ص ۱۸۹ بالاسناد عن ابی جعفر عن رسول اللہ ان احب الاعمال الی اللہ الخ۔

۳- الکافی ج ۲ ص ۱۹۸ بحار ج ۱۶ ص ۹۵ س ۱۴- والشاکی فیه و فی مصادقة الاخوان ص ۸۶ المیمون القداح بدل هارون القداح۔

۴- الطباطبائی "فانتقل"۔

۲۵۔ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: مسلمان کا مسلمان کی ضرورت کے لیے دوڑ دھوپ کرنا بیت الحرام کے ستر طوافوں سے بہتر ہے۔

۲۶۔ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: مسلمان کے دل کو خوش کرنا خدا کا محبوب عمل ہے۔

۲۷۔ صفوان کہتے ہیں میں ابو عبداللہ علیہ السلام کی خدمت میں ترویہ کے دن حاضر تھا، اتنے میں ہارون قداح (آنکھوں کا آپریشن کرنے والا طبیب) حاضر ہوئے اور کرایہ سواری کی باتیں کرنے لگے۔ حضرت نے مجھے حکم دیا: اٹھو، اور اپنے بھائی کی مدد کرو۔ میں ہارون کے ساتھ گیا اور خدا نے ان کے لیے سواری کا انتظام کروا دیا۔ جب حضور میں آیا تو امامؑ نے دریافت فرمایا: اپنے مسلمان بھائی کی ضرورت کے سلسلے میں کیا کیا؟ میں نے جواب دیا، خدا نے ان کا کام کروا دیا۔ آپ نے فرمایا: دیکھو! تمھارا اپنے بھائی کی مدد کرنا مجھے کامل طواف کعبہ سے زیادہ پسند ہے۔ پھر ارشاد کیا: ایک شخص امام حسنؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی، اے ابو محمدؑ! میرے ماں باپ آپ پر قربان، میری ایک ضرورت پوری کر دیں۔ حضرت نے کفش پہنی اور اس کے ساتھ روانہ ہو گئے۔ راستہ میں امام حسین علیہ السلام کو ملاحظہ فرمایا کہ حضرت نماز میں مصروف ہیں۔ آپ نے اس سے پوچھا، تم ابو عبداللہؑ کے پاس گئے تھے؟ جواب ملا، جی، میں نے حاضری دی تھی لیکن مجھے بتایا گیا کہ حضور اعتکاف میں ہیں۔ امام حسنؑ نے فرمایا: لیکن اگر وہ تمھاری ضرورت میں تمھاری مدد فرماتے تو ان کو ایک مہینہ کے اعتکاف سے زیادہ ثواب ملتا۔

علیهما السلام وهو قائم یصلّی فقال له این کنت عن ابی عبد الله، تستعینه علی حاجتک؟ قال قد فعلت فذکر لی انّه معتکف فقال اما انّه، لو اعانک علی حاجتک؟ لکان خیرا له من اعتکافه شهرا۔

[۲۸] وعن ابی جعفر علیه السّلام قال: ما من عمل یعمله المسلم احبّ الی الله عزّ وجلّ من إدخال السّرور علی اخیه المسلم۔ وما من رجل یدخل علی اخیه المسلم بابا من السّرور إلا ادخل الله عزّ وجلّ علیه بابا من السّرور۔

[۲۹] وعن ابی الحسن علیه السّلام [انّ الله] عزّ وجلّ جنّة ادّخرها الثلاث: امام عادل ورجل یحکم اخاه المسلم فی ماله ورجل یمشی لاخیه المسلم فی حاجة۔ قضیت له او لم تقض۔

[۳۰] عن محمد مروان عن احدهما[۱] قال: مشی الرجل فی حاجة اخیه المسلم تکتب له[۲] عشر حسنات وتمحی عنه عشر سیّئات، ویرفع له عشر درجات ویعدل عشر رقاب۔ وافضل من اعتکاف شهر فی المسجد الحرام وصیامه۔

---

۱ - الکافی ج ۲ ص ۱۹۶ عن ابی عبد الله بحار ج ۱۶ ص ۹۴۔ مصادقة الاخوان ص ۴۰ ولیس فی هذه النسخ لفظ "صیامه"۔

۲ - نسخة الطباطبائی "فکتب"۔

۲۸۔ ابوجعفر علیہ السلام نے فرمایا: مسلمان کے اعمال میں خدا کو سب سے زیادہ مسلمان کا مسلمان کو خوش کرنا پسند ہے۔ جو شخص کسی مسلمان کو خوشی کے ایک دروازے میں لے جاتا ہے خدا قیامت کے دن اسے بھی سرور و مسرت کے دروازے میں جانے کی اجازت دے گا۔

۲۹۔ ابوالحسن علیہ السلام نے فرمایا: خدا نے اپنی ایک جنت تین لوگوں کے لیے رکھی ہے۔ امام عادل، وہ مسلمان جو اپنے بھائی کو تصرف کا اختیار دے دے اور وہ شخص جو اپنے مسلمان بھائی کی ضرورت کے لیے دوڑ دھوپ کرے خواہ وہ ضرورت پوری ہو یا نہ ہو۔

۳۰۔ محمد بن مروان نے امام (جعفر صادقؑ) سے روایت کی ہے: برادر مسلم کی ضرورت کے لیے کسی انسان کی دوڑ دھوپ کے صلہ میں دس نیکیاں لکھی جاتی اور دس برائیاں کاٹی جاتی ہیں اور اس کے دس درجے بلند کیے جاتے ہیں۔ اس کا ثواب دس غلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔ اس کا عمل مسجد الحرام میں ایک مہینہ کے اعتکاف اور ایک مہینہ کے روزے کے برابر ہے۔

[۳۱] وعن ابی جعفر [علیه السلام] قال من مشیٰ فی حاجة لاخیه المسلم حتی یُتِمّها اثبت الله قدميه يوم تزّل الاقدام۔

[۳۲] وعنْ ابی عبدالله علیه السلام قال: قال النبّی [صلی الله علیه وآله وسلّم] من اعان اخاه اللهفان اللهبّان[2] من غمٍّ او کربة کتب الله عزوجل له اثنتین وسبعین رحمةً عجّل له منها واحدة [یصلح] بها امر دنیاه وواحدةً وسبعین لاهوال الآخرة۔

[۳۳] وعنّ[3] ابی عبدالله [علیه السلام] قال: قال رسول الله [صلی الله علیه وآله وسلم] من اکرم مؤمنا فانما یکرم الله عزّوجلّ۔

[۳٤] وعن ابی عبدالله [علیه السلام] فی حاجة الرّجل الی اخیه المسلم ثلاث: تعجیلها وتصغیرها وسترها۔ فاذا عجّلتها هنّیتها، واِذ اصغّرتها فقد عظمیها واِذا

۱۔ ارجع الی الحدیث ۳۹ فی هذا الباب۔

۲۔ فی نسخة الاصلیة "للهیان" بدل "لهبان"۔ وهو بالباء المتحرکة" هو اتقاد النار وهو صفة المشبهة۔

۳۔ الکافی ج ۲ ص ۲۰۶۔ الوافی م ۳ ص ۱۱۵ باختلاف العبارة ۔ بحار ج ۱٦ ص ۹۰ وفی آخر الروایة "فما ظنکم بمن یکرم الله ان یفعل"۔

۳۱۔ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی حاجت برآری میں کوشش کرے اور اسے پورا بھی کر دے تو خداوند عالم اس دن اس کے قدم نہ ڈگمگانے دے گا جس دن تمام قدم ڈگمگا رہے ہوں گے۔

۳۲۔ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ حضرت رسالت مآبؐ کا ارشاد ہے: جو شخص اپنے بھائی کی غم والم سے ہانپتے کانپتے وقت مدد کرے گا۔ خداوند عالم بہتّر رحمتیں اسے عطا فرمائے گا۔ جن میں سے ایک رحمت تو فوری طور پر اس کے دنیاوی معاملات میں عطا ہو گی اور اکہتّر رحمتیں آخرت کے خوفناک مراحل میں عطا ہوں گی۔

۳۳۔ ابو عبداللہ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد کیا: جو شخص کسی مومن کی عزت وتکریم کرتا ہے وہ خداوند عالم کی عظمت کا اظہار کرتا ہے۔

۳۴۔ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: مومن جب اپنے بھائی سے کوئی حاجت بیان کرے تو اسے تین باتیں ملحوظ رکھنا چاہیے۔ جلدی کرنا، بات کو معمولی سمجھنا اور اس حاجت کو چھپانا ـــــ جب حاجت برآری میں جلدی کرتا ہے تو گویا اسے آسان بنا دیتا ہے اور جب اسے معمولی سمجھتا ہے تو بات کی بڑائی کا خیال کرتا ہے اور جب اسے چھپاتا ہے تو اس کی آبرو بچا لیتا ہے۔

ستر تہا فقد صینتھا [صنبتھا - طبا طبائی]-

[۳۵] وعن ابی عبد اللہ [علیہ السّلام] ایّما مؤمن آقرض [یقرض] مؤمناً قرضاً یلتمس وجہ اللہ عز و جل کتب اللہ لہ اجرہ بحسنات الصّادقین - [بحساب الصدقۃ - طبا]-

وما من مؤمن یدعو لاخیہ بظھر الغیب إلّا و کّل اللہ عزّ وجل بہ ملکا یقول و لک مثلہ-

وقال: دعاء المؤمن[2] یدفع عنہ البلاء و یدرّ علیہ الرّزق -

[۳۶] عن ابراھیم التّیمی قال: کنت فی الطّواف إذ اخذ ابو عبد اللہ [علیہ السّلام] بعضدی[3]، فسلّم علی ثمّ قال: الا اخبرک بفضل الطواف حول ھذا البیت؟ قلت: بلیٰ، قال ایّما مسلم طاف حول ھذا البیت اسبوعًا، ثمّ آتیٰ المقام و صلّی خلفہ رکعتین

۱- وھو حدیث مستقل فی الکافی ج ۲ ص ۵۰۷ باختلاف فی بعض الکلمات -

۲- بحار ج ۱۶ ص ۶۱، عن عبد اللہ بن سنان عن ابی عبد اللہؑ دعاء المرء لاخیہ الخ و اضافۃ کلمۃ "البلاء" عن البحار وعن نسخۃ الطباطبائی-

۳- بحار ج ۱۶ ص ۹۰ باختلاف الالفاظ و ص ۹۲ — نسخۃ الطبا طبائی "ما افاد المؤمن من فائدۃ"-

۳۵۔ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: جو مومن کسی مومن کو قربت ورضائے خدا کے لیے قرض دیتا ہے تو خداوند عالم اس کے صلہ صادقین کے حسنات جیسا عطا فرماتا ہے۔ جب بھی کوئی مومن اپنے بھائی کے لیے اس کی عدم موجودگی میں دعا کرتا ہے، خداوند عالم ایک فرشتہ متعین کرتا ہے جو کہتا ہے۔ "ایسی ہی اچھی بات خدا تیرے لیے کرے"۔

امام جعفر صادق علیہ السّلام نے فرمایا: مومن کی دعا مومن کے لیے بلائیں دور کرتی اور روزی میں برکت دیتی ہے۔

۳۶۔ ابراہیم تیمی طواف کر رہے تھے۔ اتنے میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام نے آکر بازو پکڑا اور سلام کیا پھر فرمانے لگے: خانہ کعبہ کے طواف کا مرتبہ بتاؤں کیا ہے؟ ابراہیم نے عرض کی، فرمائیے۔ امام نے فرمایا: جو مسلمان اس گھر کا طواف کامل کرے پھر مقام پر آئے اور کعبہ کے سامنے دو رکعتیں ادا کرے۔ خدا اس کے نامۂ اعمال میں ہزار نیکیاں لکھتا، ہزار برائیاں مٹاتا ہے۔ اس کے ہزار درجے بڑھتے اور ہزار شفاعتیں حاصل ہوتی ہیں۔ پھر فرمایا: اس سے بڑی بات بتاؤں؟ ابراہیم نے عرض کی: ارشاد۔ فرمایا: مسلمان شخص کی حاجت برآری سات شوط۔ دس مرتبہ فرمایا ــــ طواف سے بہتر ہے۔ پھر فرمایا: ابراہیم! مال کے اس فائدے سے جو دیر میں حاصل ہو مومن کو درحقیقت فائدہ نہیں ہوتا۔ مال تو ان دو بھیڑیوں سے زیادہ نقصان رساں ہے۔ جو بکریوں کے ایسے گلے میں گھس جائیں جس گلہ کا مالک مر گیا ہو۔ ایک بھیڑیا گلہ کے اگلے حصہ پر ٹوٹ پڑے اور دوسرا آخری حصہ پر ــــ تمھارے خیال میں وہ دونوں بھیڑیئے کیا کریں گے؟ ابراہیم نے عرض کی۔ خدا آپ کے

کتب الله لـه الف حسنةٍ و محی عنه الف سیّئةٍ
و رفع لـه الف درجة و اثبت لـه الف شفاعةٍ
ثم قال : آلا اخبرک بافضل من ذلک ؟ قلت : بلیٰ !
قال : قضآء حاجةٍ امرئٍ مسلمٍ افضل من طواف اسبوع
واسبوع ، حتی بلغ عشرة ثم قال : یا ابراهیم ! ما افاد
مؤمن فائدة اضرّ علیه من مال یفیده ۔ المال آضر
علیه من ذئبین ضاربین فی غنم قد هلکت رعاتها
واحد فی اولها و آخرُ فی آخرها ۔ ثم قال : فما ظنک بهما
[فی الاصل ۔ بما] ؟ قلت : یفسدان اصلحک الله ـ قال :
صدقت ۔ إن ایسر ما یدخل علیه آن یاتیه اخوه المسلم
فیقول : زوّجنی ؟ فیقول : لیس لک مال ۔

[۳۷] عن ابان بن تغلب قال : سئلت ابا عبد الله علیه السّلام عن حقّ المؤمن علی المؤمن ۔ فقال: حق المؤمن اعظم من ذلک لو حدثتکم به لکفرتم ۔ انّ المؤمن إذا خرج من قبره خرج معه مثال من قبره ۔ فیقول له : إبشر بالکرامة من ربک والسّرور ۔ فیقول لـه بشرک الله بخیر ثمّ یمضی معه یبشره

۱ـ فی الاصل "وقال" بدل "قال" ۔ الکافی ج ۲ ص ۱۹۰ و ۱۹۱
بحار ج ۶ ص ۸۳ ۔ والحدیث مسلسل من دون کلمة
"ورواه عن غیره قال" ۔

حالات بہتر کرے، بھیڑیئے گلے کو تباہ کر دیں گے ــ فرمایا: سچ کہا۔ یہی حال اس شخص کا ہے کہ جب کوئی مسلمان کسی بھائی کے پاس شادی کا پیغام لے کر جائے اور وہ شخص یہ کہکر رد کر دے کہ تمھارے پاس مال تو ہے نہیں۔

۳۷۔ ابان بن تغلب سے روایت ہے، کہ میں نے حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام سے مومن کے حق دریافت کیے۔ حضرت نے فرمایا: مومن کا حق تو اس قدر زیادہ اور بلند ہے کہ اگر میں بیان کر دوں تو شاید دین کا انکار کر دو۔ مومن جب قبر سے نکلتا ہے تو اس کے ساتھ ایک (ہمزاد) تمثال بھی باہر آتی ہے اور کہتی ہے۔ تجھے اپنے رب کی طرف سے ملی ہوئی کرامت و مسرّت کا مژدہ ہے۔ وہ شخص کہے گا۔ خدا تجھے بھی بہتری کی بشارت دے۔ پھر وہ تمثال اس مومن کو اسی طرح بشارت دیتی رہے گی۔

بمثل ذلک —

ورواه عن غیره :

قال: فاذا مرّ بهول قال: لیس هذا لک واذا مرّ بخیر قال هذا لک. فلا یزال معه [یا منه و] یؤمنه مما یخاف ویبشّره بما یحبّ حتّی یقف معه بین یدی الله عزّ وجل. فاذا امر به الی الجنّة قال له المثال ابشر بالجنة فانّ الله قد امرک الی الجنة فیقول له، من انت؟ یرحمک الله بشّرتنی حین خرجت وانستنی فی طریقی وقربتنی [وخبرتنی - طبا] عن ربّی! فیقول : اَنا السُّرور الّذی کنت تدخله علی اخوانک فی الدّنیا خلقت منه لابشرک واونس وحشتک۔

[۳۸] وعن ابی عبد الله علیه السّلام قال اوحی الله عزّ وجل الی داؤد [علیه السلام] ان العبد من عبادی لیاتینی بالحسنة؟ فابیحه جنّتی فقال داوُد [علیه السلام] یا رب وما تلك الحسنة؟ قال یدخل علی عبدی المؤمن سرورا ولو بتمرة. قال داوَد [علیه السّلام] حقّ لمن عرفک ان لا یقطع رجاؤه منک۔

۱- انظر الی حدیث ۲۳ فی هذا الباب۔ والکافی ۲ ص ۱۸۹ بحارج ۱۶ ص ۷۹ و ۱۲۳ معانی الاخبار طبع تهران ۱۳۷۹ ھ ص ۳۷٤۔ —"فادخله الجنّة"— وحق علی من عرفک"—

ابان کے علاوہ دوسرے راوی نے کہا: جب وہ مومن کسی خوف کے مرحلہ سے گزرے گا تو (ہمزاد) تمثال کہے گی، یہ تیری منزل نہیں ہے اور جب کسی خوشگوار مرحلہ سے گزرے گا تو تمثال کہے گی۔ یہ تمھاری منزل ہے۔ یونہی وہ خوفناک منزلوں سے مطمئن اور پسندیدہ مرحلوں میں بشارت دیتی رہے گی۔ آخر کار حضور خداوندی میں حاضری ہوگی۔ جب اس شخص کو جنّت میں جانے کا حکم ہوگا تو تمثال کہے گی۔ جنت مبارک ہو خدا نے تمھیں جنّت جانے کا حکم دیا ہے۔ وہ شخص پوچھے گا۔ تم ہو کون؟ خدا تم پر رحم کرے جب دنیا سے چلا تو تم نے بشارت دی، راستے میں دل بہلایا، پروردگار کے حضور میں پہنچایا۔ تمثال کہے گی۔ میں وہ خوشی ہوں جسے تم نے دنیا میں اپنے بھائیوں کے دلوں میں داخل کیا تھا۔ میں اسی سے خلق ہوئی ہوں کہ تمھیں بشارتیں دوں اور تنہائی میں مونس و ہمدرد رہوں۔

۳۸۔ ابو عبداللہ علیہ السّلام فرماتے ہیں کہ خداوند عالم نے داؤد علیہ السّلام پر وحی کی۔ میرے بندوں میں ایسا شخص بھی ہوگا جو حسنہ پیش کرے گا اور میں اپنی جنّت مباح کر دوں گا۔ حضرت داؤد علیہ السّلام نے عرض کی۔ پروردگار! وہ "حسنہ" کیا ہوگا؟ ارشاد ہوا۔ میرے مومن کے دل کو خوش کرے گا، چاہے ایک کھجور ہی دے کر ہو۔ حضرت داؤدؑ نے فرمایا: (پروردگار) جو تیری معرفت رکھتا ہے۔ اس پر حق ہے کہ تجھ سے کبھی مایوس نہ ہو۔

[۳۹] وعن ابی عبد الله [علیه السلام] قال: ان المسلم اذا جاءه اخوه المسلم، فقام معه فی حاجته کان کالمجاهد فی سبیل الله عز وجل۔

[۴۰] عن ابی عبد الله [علیه السلام] قال: من اعان اخاه المؤمن [المسلم۔ طیا] اللهبان اللهفان عند جهده فنفّس کربته واعانه علی نجاح حاجته کانت له بذلک اثنان وسبعون رحمة من الله عز وجل یعجل له منها۔ واحدة یصلح بها امر معیشته ویدخر له واحدة وسبعون رحمة لحوائج القیمة واهوالها۔

۱: الکافی ج ۲ ص ۱۹۹ ثواب الاعمال وعقاب الاعمال ص ۱۴۳۔ بحار ج ۱۶ ص ۹۰ عن زید الشحام قال سمعت اباعبد الله[ع] "من اغاث" بدل "من اعان" و "اللهشان" بدل "اللهبان" واثنتین وسبعین" و"احدی وسبعین لافزع یوم القیمة واهواله" بحار ج ۱۶ ص ۱۲۴۔ والحدیث فی هذا الباب علی نمره ۳۱۔ ونسخة الطباطبائی "لحوائج الاخرة واهوالها"۔ ثواب الاعمال ص ۱۴۳۔

۳۹۔ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا؛ جب کسی مسلمان کے پاس کوئی مسلمان اپنی حاجت لیکر آتا ہے اور وہ شخص اسی وقت اس کا کام کرنے کے لیے اٹھ کھڑا ہوتا ہے تو اسے وہ حیثیت حاصل ہوتی ہے جیسے راہ خدا کا مجاہد۔

۴۰۔ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا؛ جو شخص اپنے مصیبت زدہ، پریشان حال مومن بھائی کی مدد کرے گا اور زحمتوں کے وقت اس کی تکلیف دور کرے گا اور اس کی ضرورتوں کو پورا کرنے میں مدد دے گا تو اس کے صلے میں اسے بہتر درجے رحمت کے عطا ہوں گے۔ ان میں ایک رحمت ایسی ہوگی کہ اس کی معیشت اور دنیاوی زندگی مستفید ہوگی اور اکہتر رحمتیں قیامت کے دن پیش آنے والی ضرورتوں میں کام آئیں گی۔

باب: ۶

زیارۃ المؤمن وعیادتہ

[۱] عن النبی [صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم] انہ قال: ایما مؤمن عاد مریضا فی اللہ خاض الرحمۃ خوضاً۔ واذا فقد عندہ استنقع استنقاعًا۔ فان عادہ غدوۃ صلی علیہ سبعون الف ملک الی ان یمسی۔ وان عادہ عشیۃ صلی علیہ سبعون الف ملک الی ان یصبح۔

[۲] وعن[۱] ابی عبد اللہ علیہ السلام ایما مؤمن عاد اخاہ المؤمن فی مرضہ حین یصبح صلی علیہ سبعۃ و سبعون الف ملک۔ فاذا قعد عندہ غمرۃ[۲] الرحمۃ و استغفروالہ حتی یمسی۔ فان عادہ مساءً کان لہ مثل ذلک حتی یصبح۔

[۳] وعن[۳] ابی جعفر [علیہ السلام] قال: ان العبد المسلم

۱۔ الکافی، الفروع، کتاب الجنائز ص ۳۴، طبعۃ قدیمہ "حین یصبح شیعہ سبعون الف ملک"۔

۲ نسخۃ الطباطبائی "قعد عندہ غمرتہ الرحمۃ واستغفرلہ"۔

۳ الکافی ج ۲ ص ۱۷۵۔ بحار ج ۱۶ ص ۹۹ و ۱۰۱۔

۶۔ مومن کی ملاقات و مزاج پرسی

۱۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو مومن رضا رخدا کے لیے کسی مریض کی عیادت کرتا ہے۔ وہ رحمتوں میں ڈوبتا ہے اور جب وہ مزاج پرسی کرتا ہے تو وہ خدا سے بھرپور فائدے حاصل کرتا ہے۔ اگر وہ صبح کو عیادت کرتا ہے تو ستّر ہزار فرشتے شام تک اس کے لیے رحمت طلب کرتے ہیں اور اگر شام کو جاتا ہے تو ستّر ہزار ملائکہ صبح تک اس کے لیے رحمت کی دعا کرتے ہیں۔

۲۔ ابو عبداللہ علیہ السلام فرماتے ہیں: جو مومن اپنے برادر مومن کی بیماری میں صبح کے وقت مزاج پرسی کے لیے جاتا ہے اس کے لیے ستّر ہزار فرشتے رحمت کی دعا کرتے ہیں اور اگر اس کے پاس جاکر بیٹھتا ہے تو رحمتیں ڈھانپ لیتی ہیں اور شام تک اس کے واسطے مغفرت کی دعا کرتے ہیں اور اگر شام کو عیادت کرتا ہے تو فرشتے صبح تک دعائے مغفرت کرتے ہیں۔

۳۔ ابو جعفر علیہ السلام فرماتے ہیں: جب مسلمان شخص خوشنودی و رضائے خدا کے لیے اپنے بھائی سے ملنے جاتا ہے تو خداوند عالم کے ستّر ہزار فرشتے اس کی منزل تک صدا دیتے رہتے ہیں، "تم خوش و خرم رہو اور جنت تم

اذا خرج من بيت يريد اخاه۔ لا لغير التماس وجه الله عزوجل ورغبة فيما عنده وكل الله به سبعين الف ملک ينادونه من خلفه إلى منزله الا طبت وطابت لک الجنة۔

[٤] وعن اميرالمومنين [عليه السلام] انه قال: لبعض اصحابه تذهب بنا نعود فلانا قال: فذهب معه فاذا ابو موسیٰ الاشعری جالس عنده فقال امير المومنين [عليه السلام] يا ابا موسیٰ، آعائداً جئت ام زائرا؟ فقال: لا، بل عائداً! فقال: اما ان المؤمن اذا عاد اخاه المؤمن صلى عليه سبعون الف ملک حتى يرجع الى اهله۔

[٥] وعن ابی جعفر [عليه السلام] عن ابيه عن الحسين بن علی [عليهم السلام] عن النبی [صلی الله عليه وآله وسلم] انه قال: حدثنی جبرئيل ان الله اهبط الى الارض ملكا واقبل ذلک الملک يمشی حتى وقع إلى باب دار [عليه] رجل واذا رجل يستاذن على رب الدار۔ فقال له الملک ما حاجتک الى رب الدار؟ فقال اخ لی مسلم زرته فی الله۔ قال الله ما جاء بک إلا ذلک؟ قال ما جاء شئ

ا۔ الكافی ج ٢ ص ١٧٦ بحار ج ١٦ ص ١٠٩ و ١٠٠۔ وفيه بعض الاختلاف، مثلاً " دفع الى الباب " و " يستاذن على باب الدار " متن النسخة مغشوشة فصححت المتن عن الكافی۔ انظر حديث الثانی عشر فی هٰذا الباب۔

کو خوشگوار ہو"۔

۴۔ امیر المومنین علیہ السلام کے بارے میں روایت ہے کہ آپ نے اپنے ایک صحابی سے فرمایا: آؤ فلاں شخص کی عیادت کر آئیں۔ وہ صحابی امیر المومنین ؑ کے ہم رکاب وہاں گئے، تو دیکھا ابوموسیٰ اشعری بیٹھے ہوئے ہیں۔ امیر المومنین علیہ السلام نے ابوموسیٰ سے پوچھا، عیادت کرنے آئے ہیں یا ملاقات کے لیے؟ ابوموسیٰ نے کہا عیادت کے لیے۔ حضرت سے فرمایا: جب کوئی مومن اپنے مومن بھائی کی عیادت کو جاتا ہے، ستّر ہزار فرشتے اس وقت تک اس کے لیے رحمت کی دعا کرتے ہیں جب تک وہ اپنے گھر واپس نہ آجائے۔

۵۔ ابوجعفر علیہ السلام نے اپنے والدؑ، انھوں نے امام حسینؑ سے روایت نقل کی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ سے جبریل نے کہا: خداوند عالم نے ایک فرشتہ زمین پر بھیجا، وہ فرشتہ ایک آدمی کے گھر پر پہنچا، وہاں دروازے پر ایک آدمی صاحب خانہ سے اندر جانے کی اجازت مانگ رہا تھا، فرشتہ نے اس آدمی سے پوچھا: صاحب خانہ سے آپ کو کیا غرض ہے؟ اس نے کہا، میں خدا کی خوشنودی کے لیے اپنے مسلمان بھائی سے ملنے آیا تھا؟ اس نے کہا۔ ہاں، صرف خدا کے لیے۔ فرشتہ نے کہا: تو بھائی میں خدا کا قاصد ہوں، خدا تمھیں سلام کہتا ہے اور تم پر جنّت واجب ہو چکی ہے ـــــ حضرت نے کہا، کہ فرشتہ نے بیان کیا، خداوند عالم فرماتا ہے: جو مسلمان دوسرے مسلمان کی ملاقات کو صرف میری خاطر جاتا ہے وہ میری ملاقات کو آتا ہے اور اس کا ثواب جنّت ہے۔

اِلّاذلک قال: فانی رسول اللہ عز وجل الیک وھو یقرئک السلام ویقول وجبت لک الجنّۃ۔ قال، وقال الملک ان اللہ عز وجل یقول: ایما مسلم زار مسلما لیس ایاہ یزور وَاِنّما ایایَ یزور وثوابہ الجنۃ۔

[۶] وعنٔ ابی عبداللہ [علیہ السلام] قال: قال رسول اللہ [صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم] الا اخبرکم برجالکم من اھل الجنۃ؟ قالوا بلی! یا رسول اللہ[۲]! قال: النبی والصدیق والشھید والولید والرجل یزور فی ناحیۃ المصر لایزور الا فی اللہ عز وجل۔

[۷] عن[۲] ابی حمزۃ قال سمعت العبد الصالح[۲] یقول: من زار اخاہ المومن للہ لا لغیرہ یطلب بہ ثواب اللہ عز وجل یتنجز مواعید اللہ۔ وکل اللہ سبعین الف ملک من حین یخرج من منزلہ حتی یعود الیہ ینادونہ الا طبت وطابت لک الجنۃ[۳] تتبوأت من الجنہ منزلا۔

۱۔ الکافی ج ۲ ص ۱۷۶ قریبا منہ۔

۲۔ الکافی ج ۲ ص ۱۷۸۔ الوافی م ۳ ص ۱۰۷۔ بحار ج ۱۶ ص ۱۰۰ ومرمثلہ فی حدیث ۳ وفی البحار بحث عن معنی العبد الصالح۔

۳۔ فی الاصل "بثواب" والتصحیح من الکافی۔ وفی الصحیح الترمذی ج ۲ ص ۲۲ ومن عاد مریضا اور زار اخا فی اللہ لا داہ منادان طبت و طاب ممساک وتبوأت من الجنۃ منزلہ، وتنبیھہ الخواطر للورام عن ابی ھریرۃ ص ۲۲ ونسخۃ الطباطبائی "بتوات منی الجنۃ"۔

۶۔ ابو عبداللہ علیہ السلام فرماتے ہیں: کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے: بتاؤ کہ تم میں سے جنتی لوگ کون سے ہیں؟ لوگوں نے عرض کی، جی ہاں، ارشاد ہو۔ فرمایا: نبی، صدیق، شہید اور نومولود بچہ اور وہ شخص جو شہر سے دور دراز گوشہ میں صرف خوشنودی خدا کی خاطر کسی سے ملنے جائے۔

۷۔ ابو حمزہؓ کہتے ہیں، میں نے امام موسیٰ کاظمؑ سے سنا وہ فرما رہے تھے: جو اپنے مومن بھائی سے خوشنودی خدا کے لیے ملتا ہے اور اس کا ثواب صرف خدا سے چاہتا ہے اور خدا کے وعدوں پر بھروسہ رکھتا ہے۔ خدا ستر ہزار فرشتے اس کے واسطے نامزد کرتا ہے۔ یہ فرشتے اس کے برآمد ہونے سے گھر واپس آنے تک صدا دیتے رہتے ہیں۔ "تو خود بھی خوش نصیب ہے اور جنت بھی تیری پسندیدہ جگہ ہے۔ یہ جنت تجھے ثواب میں ملی ہے۔

[۸] وعن[1] ابی عبداللہ علیہ السلام قال: من زار اخاہ المومن قال الرب جل وعلا ایہا الزائر طبت و طابت لک الجنۃ۔

[۹] وعن[2] ابی عبداللہ [علیہ السلام] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم] ایما مسلم عاد مریضا من المومنین فاض وتال الرحمۃ فاذا جلس الیہ غمرتہ الرحمۃ فاذا رجع الی منزلہ شیّعہٗ سبعون الف ملک حتی یدخل الی منزلہ، کلہم یقولون الاطبت وطابت لک الجنۃ۔

[۱۰] وعن[3] ابی جعفر [علیہ السلام] قال ان للہ عز وجل جنۃ لا یدخلہا الا ثلاثۃ: رجل حکم فی نفسہ، ورجل زار اخاہ المؤمن فی البّرِ، و رجل ابرّ اخاہ المؤمن فی اللہ عزّ وجلّ۔

[۱۱] وعن ابی جعفر وابی عبداللہ علیہما السلام قالا: اذا

۱۔ الکافی ج ۲ ص ۱۷۷ بحار ج ۱۶ ص ۱۰۰۔

۲۔ ارجع الحدیث الثانی من ھذا الباب۔

۳۔ الکافی ج ۲ ص ۱۷۸ بحار ج ۱۶ ص ۹۹ - الوافی م ۳ ص ۱:۷ - الخصال ج ۱ ص ۶۳ " ورجل آثر اخاہ" فی نسختی الخطیۃ لکتاب الم.من" ورجل ابر اخاہ" ولعل الصحیح "آثر" کما فی تنبیہ الخواطر ص ۲۷۹۔

۸۔ ابو عبداللہ علیہ السلام کا ارشاد ہے: جب کوئی اپنے مومن بھائی کی ملاقات کو جاتا ہے تو خدا فرماتا ہے۔ اے ملنے آنے والے، خوش آمدید! تیرے لیے جنت خوشگوار و پسندیدہ مقام ہے۔

۹۔ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے: جو مسلمان کسی بیمار کی عیادت کرتے جائیگا رحمت خدا اسے ڈھانپ لے گی اور جب وہ اس بیمار کے پاس بیٹھے گا اس وقت رحمت میں نہا جائے گا۔ جب واپس آئے گا تو ستّر ہزار فرشتے کہتے ہوں گے: "تو بھی پیارا، تیری جنت بھی تجھے پیاری ہو"۔

۱۰۔ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا: خدا کی ایک ایسی جنت ہے جس میں تین قسم کے لوگ جا سکیں گے۔ اپنے نفس کے بارے میں بے لاگ فیصلہ کرنے والے، حسن سلوک کے طور پر اپنے مومن بھائی سے ملنے والے، رضائے خدا کی خاطر مومن سے حسن سلوک کرنے والے۔

۱۱۔ ابو جعفر و ابو عبداللہ علیہما السلام سے روایت ہے: قیامت کے دن خداوند عالم بندۂ مومن کو قریب کرے گا، پھر سرسری حساب ہوگا، اس کے بعد اس کو سرزنش ہوگی کہ جب بیمار ہوا تھا تو مجھ تک آنے سے کس نے روکا تھا؛ مومن عرض کرے گا، پروردگارا! تو معبود ہے، میں بندہ ہوں۔ تو وہ زندہ و پائندہ ہے جسے کوئی دکھ اور غم نہیں ہوتا، (یہ کیا ارشاد ہو رہا ہے؟) جواب ملے گا: جو بھی مومن کی عیادت کو گیا اس نے میری عیادت کی پھر دریافت کرے گا: تو فلاں ابن فلاں کو جانتا ہے؟ بندہ عرض کرے گا۔ ہاں، جانتا ہوں! ارشاد ہوگا: کیا رکاوٹ تھی کہ وہ بیمار ہوا اور تو اس کی عیادت کو نہ گیا؟ اگر تو اس کی عیادت کو جاتا تو میں تیری عیادت کرتا۔ مجھے

کان یوم القیمة ادنی العبد المؤمن الی الله عز وجل فیحاسبه حساباً یسیراً ثم یعاتبه فیقول یا مؤمن ما منعک ان تعودنی حیث مرضت فیقول المؤمن: انت ربی وانا عبدک، انت الحیّ الذی لا یصیبک اَلَمٌ ولا نصب فیقول الرب عز وجل من عاد مؤمناً فقد عادنی - ثم یقول عز وجل: هل تعرف فلان ابن فلان؟ فیقول، نعم، فیقول له ما منعک ان تعوده حیث مرض؟ اما لو عدتنی[1] لعد[تک] ثم لو جدتنی عند سؤالک ثم لو سئلتنی حاجة لقضیتها لک ثم لم اردّک عنها -

[۱۲] وعن ابی[2] جعفر [علیه السلام] ان ملکا من الملائکة مرّ برجل قائمٌ علی باب دار فقال له الملک یا عبد الله مایقیمک علی باب هذه الدار؟ قال: اخ لی فی بیتها اردت اسلّم علیه - فقال الملک: هل بینک وبینه رحم ماسة او هل ترغب بک الیه حاجة؟ قال: لا، مابینی وبینه قرابة ولا رغبتنی الیه حاجة اِلا اخوّة الاسلام وحرمته -

۱- نسخة الطباطبائیؒ "لوعدته لعدتی" -

۲- بحار ج ۱۶ ص ۱۰۰ س ۱۶ عن الامالی - وفیه "اخ لی فیها" - ولا نزعتک الیه حاجة -" او هل نزعتنی الیه حاجة" - "واعفیتک" بدل "واعتقتک" انظر حدیث ۵ من هذا الباب -

اپنی ضرورت کے وقت متوجہ پاتا اگر کوئی حاجت طلب کرتا تو میں اسے پورا کرتا۔ پھر تجھے رد نہ کرتا اور تو محروم نہ لوٹتا۔

۱۲۔ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا: ایک فرشتہ کسی طرف سے جا رہا تھا اس نے ایک آدمی کو ایک شخص کے دروازے پر کھڑے دیکھا۔ فرشتہ نے رک کر اس سے پوچھا: بندۂ خدا اس دروازے پر کیسے کھڑے ہو؟ اس نے کہا: اس گھر میں میرا بھائی رہتا ہے، میں اسے سلام کرنے آیا ہوں فرشتے نے کہا: اس کی تمھاری کوئی عزیز داری ہے یا کسی ضرورت سے آئے ہو؟ اس نے جواب دیا: نہیں کوئی قرابت داری نہیں، نہ کوئی ضرورت ہے۔ ہاں، اخوّت اسلامی اور حرمت دین کا رشتہ ضرور ہے۔ میں اس کا خیال رکھتا ہوں اور صاحب سلامت صرف خدا کے لیے کرتا ہوں۔ فرشتے نے کہا: میں خدا کا قاصد ہوں اور تمھارے لیے اس کا سلام اور یہ پیام لایا ہوں کہ تم نے میری ہی بارگاہ کا ارادہ کیا، میری ہی طرف بڑھے۔ میں نے جنّت تمھارے لیے واجب قرار دی۔ میں نے تمھیں اپنے قہر و جلال سے آزاد اور جہنّم سے رہا کیا۔

فانا اتحاهده واُسلّمُ علیه فی اللہ ربّ العالمین۔ قال له الملک: إنی رسول اللہ الیک وهو یقرءک السلام ویقول انّما إیای اردت ولی تعمّدت وقد اوجبت لک الجنة واعتقتک من غضبی وآجرتک من النار۔

[۱۳] وعن ابی جعفر علیه السلام، قال: ایّما مؤمن زار مؤمنا کان زائراً للّٰه عزّ وجلّ، وایّما مؤمن عاد مؤمنا خاض الرّحمة خوضا۔ فاذا جلس غمرته الرحمة فاذا انصرف وکّل اللّٰه سبعین الف ملک یستغفرون[۲] له ویسترحمون علیه ویقولون: طبت وطابت لک الجنة الی تلک الساعه من الغد۔ وکان حوله خریف قال الراوی وما الخریف؟ جعلت فداک! قال: زاویة فی الجنة یسیر الراکب فیها اربعین عاماً۔

۱۔ الکافی، کتاب الجنائز ص ۳۳ طبعة ۱۳۱۵ھ، ایران ۔

۲۔ فی الاصل "ویستغفرون"۔

۱۳۔ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا: جو مومن دوسرے مومن کی ملاقات کو جاتا ہے، وہ شخص گویا خدا کی زیارت کو جاتا ہے۔ جو مومن کسی مومن کی عیادت کو جاتا ہے، وہ رحمت میں غوطہ لگاتا ہے اور جب بیمار کے پاس جا کر بیٹھتا ہے، رحمت اسے ہر طرف سے گھیر لیتی ہے، جب واپس جاتا ہے تو خدا ستر ہزار فرشتے نامزد کرتا ہے جو اس کے لیے اس وقت سے دوسرے دن تک مغفرت اور رحمت کی دعا کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ خوش آمدید، یہ جنت تیرے لیے مبارک ہو۔ اس وقت سے آنے والے وقت تک اور اس کے چاروں طرف "خریف" ہوگی۔

راوی نے پوچھا: آپ پر میری جان فدا ہو "خریف" کیا چیز ہے؟

فرمایا: جنّت کا ایک کنارہ جس میں ایک گھوڑے سوار چالیس سال چلے تو اسے طے کر سکے گا۔

باب: ۷

ثواب من اطعم مؤمنا

اوسقاہ اوکساہ اوقضیٰ دَیْنہ

[۱] عن ابیٰ جعفر علیہ السلام انّہ قال: شبع اربعۃ من المسلمین یعدل رقبۃ من ولد اسماعیل [علیہ السّلام]۔

[۲] وعن ابیٰ عبد اللہ علیہ السلام قال: مامن مومن یدخل بیتہ مؤمنین یطعمھما إلاّ کان ذٰلک افضل من عتق نسمۃ۔

[۳] وعن علی بن الحسین [علیھما السلام] قال: من اطعم مؤمنا من جوع اطعمہ اللہ عزّ وجلّ من ثمار الجنۃ. ومن سقیٰ مؤمنا من ظماءٍ سقاہ اللہ یوم القیٰمۃ من الرحیق المختوم۔ ومن کسیٰ مومنا من عریً لم یزل فی

۱- المحاسن ص ۳۹۵ بحار ج ۱۶ ص ۲۴۶ -

۳- الکافی ج ۲ ص ۲۰۱ - الوافی ج ۳ ص ۱۲۰ - بحار ج ۱۶ ص ۲۴۳ و ۱۰۶ و ۱۰۹ عن رسول اللہ ص۔

۷۔ مومن کو کھلانے، پلانے، لباس دینے اور قرض ادا کرنے کا ثواب

۱۔ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: چار مسلمانوں کو کھانا کھلانا حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ایک غلام کو آزاد کرنے کے برابر ہے۔

۲۔ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: جب کسی مومن کے گھر میں دو مومن آئیں اور وہ انھیں کھانا کھلائے تو اس کا یہ عمل ایک غلام آزاد کرنے سے بہتر ہے۔

۳ و ۴۔ امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص کسی مومن کو بھوک میں شکم سیر کریگا، خدا اسے جنّت کے میووں سے سیر کرے گا اور جو کسی مومن کو پیاس کے وقت سیراب کرے گا، خدا اسے جنّت کے بہترین مشروبات سے لطف اندوز ہونے کا شرف بخشے گا۔ جو مومن کسی بے لباس مومن کو لباس دے گا وہ اس وقت تک خدا کے ستر و حفظ و اماں میں رہے گا، جب تک اس کے جسم پر لباس کا ایک تار بھی باقی رہے۔ (چوتھی حدیث امام جعفر صادقؑ سے ہے اور صرف ایک لفظ عربی کا فرق ہے)۔

ضمان اللهؑ مادام علیہ سلک -

[٤] وعن[٢] ابی عبداللہ علیہ السلام قال: من اطعم مؤمنا من جوع اطعمہ اللہ من ثمار الجنۃ - وایّما مؤمن سقیٰ مؤمنا سقاہ من الرحیق المختوم - وایما مومن کسیٰ مومنًا من عریً لم یزل فی ستر اللہ وحفظہ مابقیت منہ خرقۃٌ -

[٥] وعن[٣] ابی عبد اللہ [علیہ السلام] قال لبعض اصحابہ، یا ثابت! [آ] ماتستطیع (ورق ١٥، الف) ان تعتق کل یوم رقبۃ ؟ قلت: اصلحک اللہ مااقوی علی ذلک قال: اماتقدر[٤] تغدی او تعشی اربعۃ من المسلمین؟ قلت: اما ھذا فانی اقوی علیہ، قال: ھو واللہ یعدل عتق رقبۃٍ -

[٦] وعن ابی[٤] عبداللہ [علیہ السلام] قال: من کسیٰ مؤمنا

١- فی الاصل" ظمان اللہ" - والحدیث فی الکافی ج ٢ ص ٢٠١ - المحاسن ص ٣٩٣ بحذف فی آخرالکلمات - فی سنن ابی داؤد ج ١ ص ٢٣٧ طبعۃ دھلی ١٢٨٣ھ -

٢- الکافی ج ٢ ص ٢٠٥، بحار ج ١٦ ص ١٠٩ -

٣- المحاسن ص ٣٩٤ حدیث ٥١ عن ثابت الثمالی عن ابی جعفرؑ بحار ج ١٦ ص ١٠٤ -

٤- فی الاصل" تغذی" بالعذال المعجمہ -

۵۔ابو عبداللہ علیہ السلام نے اپنے ایک صحابی سے فرمایا: ثابت! روزانہ ایک غلام آزاد کر سکتے ہو؟ انھوں نے دعائیں دیتے ہوئے عرض کیا: میری حیثیت ایسی نہیں ہے۔ فرمایا چار آدمیوں کو صبح یا شام کا کھانا کھلا سکتے ہو؟ ثابت نے جواب دیا: جی ہاں یہ تو ہو سکتا ہے۔ امام نے فرمایا: خدا کی قسم یہ کام ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔

۶۔ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: جو کسی مومن کو لباس عطا کریگا جب تک اس لباس کا کوئی حصہ بھی مومن کے جسم پر رہے گا، اس وقت تک وہ خدا کی رحمتوں میں رہے گا اور جو مومن کو ایک گھونٹ پانی پلائے گا، خدا اسے جنت کی بہترین شراب پلائے گا اور جو مومن کی بھوک دور کرے گا، خدا اسے جنت کے پھلوں سے سیراب کرے گا۔

ثوبا لم یزل فی رحمۃ اللہ عزّ وجلّ ما بقی من الثوب شیئٌ۔ ومن سقاہ شربۃً من ماءٍ سقاہ اللہ عزّ وجلّ من رحیقٍ مختومٍ ومن اشبع جوعتہ اَطعمہ اللہ عزّ وجلّ من ثمار الجنّۃ۔

[۷] وعن امیر المؤمنین علی [علیہ السلام] اَنّہٗ قال: لان اَطعم اخاک لقمۃ احبّ الیّ من ان اتصدّق بدرھمٍ و لان اعطیہ درھما احب الی من ان اتصدّق بعشرۃٍ لان اعطیہ عشرۃ احب الیّ من ان اعتق رقبۃ۔

[۸] وعن ابی عبداللہ علیہ السلام قال: ما من مؤمن یطعم مؤمنا شبعا اِلّا اطعمہ اللہ عزّ وجلّ من ثمار الجنۃ ولا سقاہ شربۃ اِلا سقاہ اللہ من الرّحیق المختوم۔ ولاکساہ ثوبًا اِلا کساہ اللہ عز وجل من الثیاب اخضر۔ وکان فی ضمان اللہ ما دام من ذٰلک الثوب سلک۔

[۹] وعن ابی جعفر [علیہ السلام] قال: احب الخصال اِلی اللہ عز وجل ثلاثۃ: مسلم اطعم مسلما من جوعٍ اوفک عنہ کربۃ اوقضیٰ علیہ دینا۔

۱۔ بحار ج ۱۶ ص ۱۱۰ عن ثو عن علی بن الحسینؑ قریبا منہ۔

۲۔ المحاسن ص ۳۸۸ بحار ج ۱۶ ص ۱۰۴۔

۷۔ امیرالمومنین حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام سے روایت ہے: تمھارا اپنے مومن بھائی کو ایک لقمہ عطا کرنا، ایک درہم دینے سے زیادہ پسند ہے اور ایک درہم عطا کرنا دس درہم صدقہ دینے سے زیادہ اچھا ہے اور دس درہم عطا کرنا ایک غلام آزاد کرنے سے بہتر ہے۔

۸۔ ابو عبداللہ علیہ السّلام نے فرمایا: جو مومن بھی کسی مومن کو شکم سیر کرے گا، خداوند عالم اسے جنّت کے پھلوں سے نوازے گا اور جب بھی کوئی مومن کسی کو سیراب کرے گا، خدا اسے جنّت کا بہترین مشروب عطا فرمائے گا اور جو مومن بھی کسی مومن کو لباس پہنائے گا، خدا اسے جنّت کے سبز رنگ کا لباس عطا کرے گا اور جب تک اس مومن کے جسم پر اس کپڑے کا ایک تار رہے گا، لباس عطا کرنے والا مومن اس وقت تک خدا کی ضمانت میں رہے گا۔

۹۔ ابو جعفر علیہ السّلام نے فرمایا: خداوند عالم کی پسندیدہ خصلتیں تین ہیں: مسلمان کا کسی گرسنہ مسلمان کو سیر کرنا یا اس سے مصیبت دور کرنا اور مومن کے قرض کا ادا کرنا۔

[۱۰] وعن[1] ابی عبد الله [علیه السلام] قال: اول ما یتحف به المؤمن فی قبره ان یغفر لمن تبع جنازته۔

[۱۱] وعن[2] سدیر قال، قال: ابو عبد الله [علیه السلام] ما یمنعک ان تعتق کل یوم نسمة؟ قلت لا یحتمل [؟ یتحمل] ذلک مالی! قال، فقال تطعم کل یوم رجلا مسلماً فقلت موسرا او معسرا؟ قال: ان المؤسر[3] قد یشتری الطعام۔

[۱۲] وعن ابی جعفر[4] [علیه السلام] انه قال: اطعام مسلم یعدل نسمة۔

۱۔ الفروع من الکافی کتاب الجنائز ص ۴۷ س ۳۱ طبعة ۱۳۱۵ھ۔ فی الاصل "یتحف به المؤمنین"۔ والتصحیح من الکافی۔

۲۔ الکافی ج ۲ ص ۲۰۲ المحاسن ۳۹۴ البحار ج ۱۶ ص ۱۰۴۔

۳۔ الکافی ج ۲ ص ۲۰۲ "الموسر قد یشتهی"۔

۴۔ المحاسن ص ۳۹۱ و ۳۹۵ والبحار ج ۱۶ ص ۱۰۳ "باب اقراء الضیف....." ص ۳۴۲۔ الکافی ج ۲ ص ۲۰۳ قریباً منه۔

۱۰۔ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: مرنے والے کو اس کی قبر میں جو پہلا تحفہ دیا جائیگا، وہ یہ خوش خبری ہوگی کہ اس کے جنازے کے ساتھ آنے والے بخش دیئے گئے۔

۱۱۔ سدیر سے روایت ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: تم روزانہ ایک غلام آزاد کیوں نہیں کرتے؟ میں نے عرض کی، میری مالی حیثیت اتنی بڑی نہیں ہے۔ فرمایا: روزانہ ایک مسلمان کو کھانا کھلا دیا کرو۔ میں نے عرض کی: پیسے والے آدمی کو یا محتاج کو؟ فرمایا: خوش حال تو کھانا خرید سکتا ہے۔

۱۲۔ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا: مسلمان کو شکم سیر کرنا ایک غلام آزاد کرنے کے برابر (ثواب رکھتا) ہے۔

باب: ۸

ماحرم الله عز وجل

على المؤمن من حرمة اخيه المؤمن

[۱] وعن زرارة[۱] قال سمعت ابا عبد الله عليه السلام: اقرب ما يكون العبد الى الكفر ان يكون الرجل مواخياً على الرجل على الدين ثم يحفظ زلاته وعثراته يعنّف بها يوماً ما۔

[۲] وعن ابی عبد الله[۲] علیه السلام قال من بهت مؤمنا

۱- الكافی ج ۲ ص ۳۵۵ - الوافی ج ۳ ص ۱۶۲ - المحاسن ص ۱۰۴ وفيه عن ابی جعفرؑ تنبیهه الخواطر ص ۳۸۷ عن زرارة عن ابی جعفرؑ وابی عبد اللهؑ - فی الاصل "لمن لکفر" ونسخة الطباطبائی مطابق للمتن وفی نسخة الطباطبائی - "لیفضحه یوما ما" بدل یعنف بها یوما ما"۔ وفی الاصل "لعنفه بها یوما ما"۔

۲- الكافی ج ۲ ص ۳۵۷ - المحاسن ص ۱۰۱ بحار ج ۱۶ ص ۱۷۰ - الوافی ج ۳ ص ۱۶۳ وحدیث ال ۲۱ فی هذا الباب - ونسخة الطباطبائیؑ "من سبت مومنا ...... حتی یخرج مما قال" وبه یتم الحدیث - وفی معانی الاخبار باسناده عن ابی عبد الله علیه السلام قال من باهت مؤمنا اومؤمنة بما لیس فیهما حبسه الله عز وجل یوم القیٰمة فی طینة الخبال حتی یخرج مما

(باقی نوٹ اگلے صفحے پر)

۸- مومن پر مومن کا احترام لازم ہے

۱- زرارہ نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سنا: آدمی اس وقت کفر سے بہت قریب ہو جاتا ہے جب اس کی دوسرے شخص سے دوستی دین کی بنیاد پر قائم ہو اس کے باوجود دوست کی غلطیاں اور لغزشیں یاد رکھے تاکہ کسی دن موقع پائے اور اسے ذلیل کرے۔

۲- ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص کسی مومن یا مومنہ پر ایسا عیب لگائے جو اس میں نہ ہو تو اللہ اس بہتان تراش کو قیامت کے دن خدا طینت خیال میں محشور کرے گا۔

او مؤمنة بما ليس فيه بعثه الله عزّوجلّ فی طينة ۔

[۳] وعن ابی عبد الله[۱] [عليه السلام] قال، قال النبی [صلی الله عليه وآله وسلم] من اذاع فاحشةً كان كمبتدئها ومن عيّر مؤمناً بشیء لم يمت حتی يرتكبه ۔

[۴] وعن ابی عبد الله عليه السلام قال : ما من مؤمنين إلّا وبينهما حجاب فان قال له لستَ لی بولیّ فقد كفر فان اتّهمه فقد إنماث الايمان فی قلبه كما ينماث الملح فی الماء ۔

[۵] وعن ابی[۲] عبد الله عليه السلام انّه قال [اذا قال] الرجل لاخيه ؟ اُفٍّ لك انقطع ما بينهما ۔ قال: فاذا قال له آنت عدوّی فقد كفر احدهما ۔ فاذا

بقیہ نوٹ: قال ۔ قلت وما طينة خبال ؟ قال: صديد يخرج من فروج المؤمسات (معانی، طہران ۱۳۷۹ھ ص ۱۶۲) ۔ والكافی ايضا يروی الحديث تماما ۔

۱ ۔ الكافی ج ۲ ص ۳۵۷ ونسخة الطباطبائیؒ "لم يمت حتی يركبه"۔ ثواب الاعمال ص ۲۳۹ ۔

۲ ۔ الكافی ج ۲ ص ۱۷۰ عن ابراهيم بن عمر اليمانی وهو حديث طويل وهذه العبارة موجودة فی وسطها وفی البحار ج ۱۶ ص ۶۱ س ۹ وليس فيه "له" وكذلك لفظة "فی قلبه" وص ۶۹ س ۳۱ ۔ نسخة الطباطبائیؒ "اماث ايمان فی قلبه كما يماث ۔

۳۔ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے: جو شخص کسی مومن کے عیب کی تشہیر کرے گا گویا وہ اس برائی کا آغاز کرے گا اور جو زبردستی کسی مومن کو کسی چیز کا مرتکب قرار دے گا، وہ خود مرنے سے پہلے اس کا ارتکاب ضرور کرے گا۔

۴۔ ابو عبداللہ علیہ السلام فرماتے ہیں: دو مومنوں کے درمیان حجاب ہوتا ہے۔ اگر ایک شخص یہ کہدے کہ تم میرے دوست نہیں ہو تو (گویا) وہ منکر ہوگیا اور اگر اتہام بھی لگا دے تو اس کے دل میں ایمان یوں گھل جاتا ہے، جیسے پانی میں نمک پگھل جائے۔

۵۔ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: جب کوئی شخص اپنے دوست سے کہتا ہے "اف (تف) ہے تم پر" تو ان کا باہمی سلسلۂ محبت ٹوٹ جاتا ہے اور جب وہ یہ کہدے کہ تم میرے دشمن ہو تو دونوں میں سے ایک کافر ومنکر ہوگیا اور اگر کوئی شخص دوسرے پر تہمت لگائے تو بہتان طراز کے دل میں ایمان کا وہ حال ہوتا ہے جیسے نمک پانی میں گھل جائے۔

اثّمہ انماث الایمان فی قلبہ کما یتماث الملح فی المآء۔

[۶] وقال النبی [صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم] : من لایعرف لاخیہ مثل مایعرف لہ فلیس باخیہ۔

[۷] وعن ابی عبداللہ علیہ السلام انہ قال : ابی اللہ ان یظن بالمؤمن اِلا خیرا و کسر عظم المؤمن میتاً ککسرہ حیا۔

[۸] و [عن] ابی عبداللہ علیہ السلام قال : مامن مؤمن یخذل اخاہ وھو یقدر علی نصرتہ اِلّا خذلہ اللہ عزّوجلّ فی الدّنیا والآخرۃ۔

[۹] وعن[1] ابی عبداللہ [علیہ السلام] قال ایمامؤمن سئل اخاہ المؤمن حاجۃً وھو یقدر علی قضائھا فردہ بھا[2] سلط اللہ علیہ شجاعا فی قبرہ ینھش اصابعہ۔

[۱۰] وعن ابی[3] عبداللہ [علیہ السلام] انہ قال: ایما مؤمن مشیٰ مع اخیہ فی حاجۃٍ ولم یناصحہ فقد

۱۔ بحار ج ۱۶ ص ۹۰ س ۱۷ عن عدّۃ الدّاعی و ص ۱۶۵۔ والحدیث فی الباب الخامس علی نمرۃ ۱۳۔

۲۔ تنبیہ الخواطر ص ۲۹۰ "فردّہ عنھا"۔

۳۔ الکافی ج ۲ ص ۳۶۳ ۔

۶۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو اپنے بھائی کے وہ حقوق نہ مانے جو اس کے لیے مانے جاتے ہوں، تو درحقیقت دوست اور بھائی ہی نہیں۔

۷۔ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: خدا کو یہ ہرگز پسند نہیں کہ مومن سے بدظنی کی جائے اور مردہ مومن کی ہڈی توڑنا ایسا ہی ہے جیسے زندہ شخص کی ہڈی توڑی جائے (یعنی کسی زندہ شخص کے عیب بیان کرنا گڑے مردے نکالنے کے برابر ہے)۔

۸۔ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: کوئی مومن اگر اپنے بھائی کی مدد کرنے کا امکان رکھتا ہو اس کے باوجود مدد نہ کرے تو خدا اسے دنیا و آخرت میں ضرور رسوا کریگا۔

۹۔ ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت ہے: جو مومن اپنے برادر ایمانی سے کوئی ضرورت کی چیز طلب کرے اور وہ اسے دے سکتا ہو، اس کے باوجود اسے ناکام لوٹا دے، خداوند عالم اس کی قبر میں ایک اژدہا مسلّط کرے گا جو اس کی انگلیاں چبائے گا۔

۱۰۔ ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت ہے: جو مومن اپنے بھائی کی کسی ضرورت میں ہمراہ جائے اور اس سے خلوص نہ برتے تو گویا اس نے خدا و رسولؐ سے دغا کی۔

خان اللہ و رسولہ۔

[۱۱] وعن ابی عبداللہ [علیہ السلام] انہ قال: لاتستخف باخیک المؤمن فیرحمہ اللہ عز وجل عند استخفافک ویغیر ما بک۔

[۱۲] وعن[1] ابی عبداللہ علیہ السلام انہ قال: من حقر مؤمناً فقیراً لم یزل اللہ عز وجل لہ، حاقراً ماقتا حتی رجع عن محقرتہ إیاہ۔

[۱۳] وعن[2] ابی عبداللہ علیہ السلام آنہ، قال: من ادخل السرور علی مؤمن فقد ادخلہ علی رسول اللہ [صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم] ومن [ادخلہ] علی رسول اللہ [صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم] فقد وصل ذالک الی اللہ عز وجل وکذالک من ادخل علیہ کربا۔

[۱٤] وعن[3] ابی عبداللہ [علیہ السلام] انہ قال، قال رسول اللہ [صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم] قال اللہ عز وجل من اھان لی ولیاً فقد آرصد لمحاربتی۔

۱۔ الکافی ج ۲ ص ۳۵۱ "مؤمنا مسکینا او غیر مسکین" الوافی ج ۳ ص ٦۱۔

۲۔ الکافی ج ۲ ص ۱۹۲ بحار ج ۱٦ ص ۸۳ س ۲۳۔

۳۔ الکافی ج ۲ ص ۳۵۱۔

۱۱۔ ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت ہے: اپنے بھائی کی توہین نہ کرو۔ اس واسطے کہ جب تم اس کی توہین کرو گے تو خدا اس پر رحم کریگا اور تمھارے اعمال خراب ہو جائیں گے۔

۱۲۔ ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت ہے: جو کسی مومن فقیر کی توہین کرتا ہے، خداوند عالم اس وقت تک اس کی حقارت فرماتا اور غضبناک رہتا ہے جب تک وہ اس کو توہین آمیز بات سے بری الذمہ نہیں کر دیتا۔

۱۳۔ ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت ہے: مومن کو خوش کرنے والا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خوش کرتا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خوش کرنے والا خدا تک خوشی پہنچاتا ہے۔ یہی بات اس آدمی کے لیے ہے جو مومن کو دکھ دے اور تکلیف پہنچائے۔

۱۴۔ ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خداوند عالم کا ارشاد ہے: جو میرے دوست کی توہین کرتا ہے، وہ مجھ سے لڑنے کی تیاری کرتا ہے۔

[۱۵] وعن[1] المعلی بن الخنیس قال سمعته یقول: إن الله عز وجل یقول: من اهان لی ولیاً فقد آرصد لمحاربتی وانا اسرع شیئاً إلی نصرة اولیائی۔

[۱٦] وعن[2] ابی عبد الله علیه السلام انه قال: نزل جبرئیل علی النبی [صلی الله علیه وآله وسلم] وقال: یا محمدؐ ان ربک یقول۔ من اهان عبدی المؤمن فقد استقبلنی بالمحاربة۔

[۱۷] وعن ابی عبدالله [علیه السلام] آنه قال من ستر عورة مومن ستر الله عز وجل عورته یوم القیامة ومن هتک ستر مؤمن هتک الله ستره یوم القیٰمة۔

[۱۸] وعن[3] ابی جعفر [علیه السلام] انه قال: لا تطلبوا المؤمنین ولا تتبعوا عثراتهم فانه من یتبع عثرة مؤمن یتبع الله عثرته ومن یتبع الله عثرته فضحه فی بیته۔

[۱۹] وعن ابی جعفر [علیه السلام] قال من ادخل علی رجل من شیعتنا سرورا فقد ادخله علی رسول الله

۱۔ الکافی ج ۲ ص ۳۵۱۔ وفی الاصل "اسرع شیءٍ"

۲۔ الکافی ج ۲ ص ۳۵۲ الروایه مفصلة۔ والباب الثانی حدیث الحادی عشر من هذا الکتاب۔

۳۔ الحدیث ۲۵ من هذا الباب۔

۱۵۔ معلّٰی بن خنیس سے روایت ہے کہ انھوں نے امامؑ کی زبان مبارک سے سنا کہ خداوند عالم کا ارشاد ہے: جو میرے چاہنے والے کی توہین کرتا ہے، وہ مجھ سے لڑنے کی تیاری کرتا ہے اور میں اپنے دوست کی مدد کرنے میں دیر نہیں کرتا۔

۱۶۔ ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں جبرئیل حاضر ہوئے اور عرض کی: "اے محمد مصطفیٰؐ! آپ کے پروردگار کا ارشاد ہے، میرے بندۂ مومن کی جو بھی توہین کرتا ہے، وہ لڑنے کے لیے میرے سامنے آتا ہے۔

۱۷۔ ابوعبداللہ علیہ السّلام سے روایت ہے: جو شخص کسی مسلمان کے عیب کو چھپائے گا، خداوند عالم قیامت کے دن اس کے عیب چھپائے گا اور جو شخص کسی مومن کے پردے چاک کرے گا، قیامت کے دن خدا اس کے پردے چاک کرے گا۔

۱۸۔ ابوجعفر علیہ السلام سے روایت ہے: مومنوں پر بہتان طرازی نہ کرو، ان کے عیب نہ تلاش کرو۔ جو شخص کسی مومن کی کمزوریاں ڈھونڈے گا، قیامت کے دن خدا اس کے عیب واضح کرے گا اور جب اللہ کسی کے عیب واضح کرے تو وہ آدمی اپنے گھر ہی میں رسوا ہو جاتا ہے۔

۱۹۔ ابوجعفر علیہ السلام سے روایت ہے: ہمارے شیعہ کو خوش کرنے والا، رسول خداؐ کو خوش کرتا ہے اور اس کو دکھ یا غم پہنچانے والا رسول خداؐ کو دکھ دیتا ہے۔

[صلی الله علی وآله وسلم] وکذلک من ادخل علیه آذیً وغمّاً۔

[۲۰] عن[1] عبدالله بن سنان قال قلت لابی عبدالله علیہ السلام عورۃ المؤمن علی المؤمن حرام؟ قال: نعم! فقلت: یعنی سبیلَیہ[2]؟ فقال: لیس حیث تذھب انّما ھو اذاعۃ سرّہٖ۔

[۲۱] وعنہ[3] انہ قال [من قال] فی مومن مالیس فیہ بعثہ اللہ فی طینۃ خبالٍ حتی یخرج مما قال فیہ۔

وقال[4]۔ اِنما الغیبۃ ان تقول فی اخیک ماھو فیہ مما قد ستر اللہ عزوجل علیہ فاذا قلت فیہ مالیس فیہ، فذلک قول اللہ عزوجل فی

۱۔ الحدیث ۲۷ المحاسن ص ۱۰۴۔ الکافی ج ۲ ص ۳۵۸۔ بحار ج ۱۶ ص ۱۷۷ وص ۱۷۵۔ معانی الاخبار ص ۲۵۵۔

۲۔ فی اکثر الاحادیث "سفیلیہ"۔

۳۔ الحدیث ۲ الباب الثامن۔ وکلمۃ "من قال" لیست فی المتن والاضافۃ من المصحح الحقیر وکذا کان فی الاصل "حبہ اللہ" والتصحیح ظنّی۔

۴۔ بحار ج ۱۶ ص ۱۸۸ س ۳۱، شئ۔ عن عبداللہ بن حماد الانصاری عن عبداللہ بن سنان قال، قال ابوعبداللہ ؑ۔

۲۰۔ عبداللہ بن سنان نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے پوچھا: مومن کے شرمناک مقامات (عورت) مومن پر حرام ہیں؟ فرمایا: ہاں، انھوں نے عرض کی۔ شرمناک مقامات یا "عورت" سے مراد آگا پیچھا ہے؟ فرمایا: جدھر تمھارا خیال جاتا ہے وہ مراد نہیں۔ مقامات شرم (عورت) سے یہاں پر افشائے راز ہے۔ عیب کا اعلان اور چھپانے کی باتیں دوسروں کو بتانا حرام ہیں۔

۲۱۔ جو شخص کسی مومن کے بارے میں ایسی بات کہے جو اس میں نہ ہو تو خدا اسے طینت خبال میں رکھے گا، یہاں تک کہ وہ مومن اس عیب سے پاک ہو۔

فرمایا غیبت کے معنی ہیں، اپنے دوست کا وہ عیب بیان کرنا جو اس میں موجود ہو اور اسے خدا نے چھپا دیا ہو، لیکن اگر ایسی بات کہتے ہو جو اس دوست میں موجود نہیں تو پھر وہ قرآن کی اس آیت کے مصداق ہوگا۔
کہ انھوں نے بہتان اور واضح گناہوں کا بوجھ اٹھالیا۔ (سورۃ النساء آیہ ۱۱۲)

کتابہ "فقد احتمل بهتانا و اثما مبینا" [1]۔

[۲۲] وعن[2] ابی عبد اللہ علیہ السلام انہ قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ: من کان یومن باللہ والیوم الآخر فلا یجلس فی مجلس یسب فیہ امام اویغتاب فیہ مسلم۔ ان اللہ عز وجل یقول" واذا رأیت الذین یخوضون فی اٰیاتنا فاعرض عنھم حتیٰ یخوضوا فی حدیث غیرہ واما یُنسِیَنَّک الشّیطان فلاتقعد بعد الذّکریٰ مع القوم الظّالمین"۔

[۲۳] وعن ابی عبداللہ [علیہ السلام] انہ، قال: من رویٰ علی مومن روایۃ یرید بھا عیبہ وھدم مروتہ اقامہ اللہ عز وجل مقام الذل یوم القیٰمۃ حتیٰ یخرج مما قال۔

۱۔ سورۃ النساء آیہ ۱۱۲۔

۲۔ الصافی (سورۃ الانعام آیہ ۶۸ عن القمی) ج ۱ ص ۵۲۳۔ الکافی ج ۲ ص ۳۷۷ "ینتقص فیہ امام او یعاب فیہ مؤمن" اصل النسخۃ "یسیب" بحار ج ۱۶ ص ۱۸۶ س ۱ قس، ابن ادریس عن احمد بن محمد عن الحسین بن سعید عن فضالہ عن ابن ابی عمیرہ عن عبد الاعلی عن ابی عبداللہؑ والحدیث شبین ما فی المتن والحدیث بعینہ فی تنبیہ الخواطر ص ۳۸۷ عبد الاعلی عن ابی عبداللہؑ یقول من کان یؤمن الخ۔

۲۲- ابو عبداللہ علیہ السّلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا: اللہ اور روز آخرت پر ایمان لانے والے کو کسی ایسی محفل میں نہ بیٹھنا چاہیے جہاں امام پر سب وشتم ہو رہا ہو یا کسی مسلمان کی غیبت کی جا رہی ہو۔ خداوند عالم کا ارشاد ہے:

"جب یہ دیکھو کہ لوگ ہماری آیتوں میں بیہودہ بحث کر رہے ہے اور بے کار کی باتیں کر رہے ہیں تو ان سے پہلو تہی کر و تا ایں کہ کسی اور موضوع پر گفتگو کریں اور اگر شیطان یہ بات ذہن سے نکال دے تو یاد آنے کے بعد ظالموں کے ساتھ نہ بیٹھو" (الانعام آیت ۶۸)۔

۲۳- ابو عبداللہ علیہ السّلام سے روایت ہے: جو شخص کسی مومن کے خلاف کوئی خبر تراشے، جس سے اس کو عیب لگانا یا اس کی شان گھٹانا مقصود ہو تو خدا اس شخص کو قیامت کے دن رسوا کن مقام پر رکھے گا یہاں تک کہ مومن اس بات سے بری ہو جائے۔

[۲۴] وعن[1] ابي عبد الله [علیه السلام] انه قال، قال: رسول الله [صلی الله علیه وآله وسلم] یا معشر من امن بلسانه[2] ولم یؤمن بقلبه لا تطلبوا عورات المومنین ولا تتبعوا عثراتهم فان من اتبع عثرة اخیه اتبع الله عثرته و من اتبع الله عثرته نفضحه ولو فی جوف بیته -

[۲۵] عن[3] محمد بن مسلم عن احدهما[4] قال، قال رسول الله [صلی الله علیه وآله وسلم] لیس بمؤمن مالم یأمن جاره بوائقه [قلت، وما بوائقه ؟] قال: غشمه وظلمه -

[۲۶] وعن[4] ابي عبد الله [علیه السلام]: عورة المؤمن علی

۱- الکافی ج ۲ ص ۳۵۴ بحار ج ۱۶ ص ۱۷۵ - تنبیه الخواطر ص ۳۸۷ وفیه "من اسلم" -

۲- فی الاصل "بک له" و "فضحه او فلی" -

۳- الکافی ج ۲ ص ۶۶۸ "عن ابی حمزة عن ابی عبدالله علیه السلام سمعته یقول" باختلاف - وفی الاصل "جاره بوائقه قال غشمه واظلمه و غشمه" ونقل ورام فی تنبیه الخواطر ص ۱۵ عن ابن مسعود - والبخاری ج ۲ طبعة دهلی: باسناده "من کان یؤمن بالله والیوم الآخر فلیکرم ضیفه ومن کان یؤمن بالله والیوم الآخر ..."

۴- فی اصل النسخة الحاضرة هذه العبارة متکررة "عورة المؤمن علی المؤمن حرام" الکافی ج ۲ ص ۳۵۹ انظر الحدیث ۲ من هذا الباب -

۲۴۔ ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: زبان سے ایمان لانے والو اور دل میں ایمان نہ رکھنے والو، مومنوں کی برائیاں نہ تلاش کرو ان کی عیب جوئی نہ کرو۔ جو انکی لغزشیں ڈھونڈتا ہے، خدا اس کی لغزشیں ڈھونڈتا ہے اور جس کی لغزشیں خدا ڈھونڈتا ہے، اس کو رسوا کرتا ہے، خواہ اس کے گھر ہی میں رسوا کیوں نہ کرے۔

۲۵۔ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ امام نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ وہ شخص مومن ہی نہیں جس کے پڑوسی اس کے بوائق سے بے خوف نہ ہوں۔ میں نے پوچھا: حضور "بوائق" کے کیا معنی؟ فرمایا: ظلم اور دست اندازی۔

۲۶۔ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا ہے: مومن کے مقامات شرم مومن پر حرام ہیں۔

فرمایا: اس کا مطلب یہ نہیں کہ مومن کو برہنہ دیکھنا ہی حرام ہے، بلکہ مومن پر عیب لگانا اور اس کی شان گھٹانا بھی حرام ہے۔ (شرم گاہ دیکھنا اور بہتان لگانا یا الزام تراشی، قانون اسلام میں ایک جیسی چیزیں ہیں)۔

المومن حرام، قال ليس هو ان يكشف فيلرى منه شيئا انما ان يزرى عليه ويعيبه۔

[۲۷] وعن ابی جعفر [علیہ السلام] آنه، قال: من اغیب عنده اخوه المومن فلم ینصره ولم یدفع عنه و هو یقدر علی نصرته وعونه فضحه الله عزّ وجلّ فی الدنیا والآخرة۔

[۲۸] وعن ابی عبدالله [علیہ السلام] آنه، قال: إذا قال المؤمن لاخیه أُفٍّ خرج من ولایته۔ فاذا[۲] قال انت لی عدّ وکفر احدهما۔ لانه لا یقبل الله عزّ وجلّ عملا من احدٍ یعجل فی تثویب [تثریب] علی مؤمنٍ بفضیحةٍ ولا یقبل من مؤمن عملا وهو یضمر فی قلبه علی المؤمن سوء۔

ولوکشف[۳] الغطاء عن الناس لنظروا الی ما وصل

۱۔ الکافی ج ۲ ص ۳۶۱ ۔اول الحدیث الی "المؤمن سوء" وتنبیه الخواطر ص ۳۶٤ حدیث کامل مثل المتن والراوی فیه "ابی حمزة الثمالی قال سمعت ابا عبد الله ع یقول اذا"۔

۲۔ تنبیه الخواطر۔ "واذا قال" ـ و "تثریب وتثریب فی نسخة الطباطبائی والنوری علی مومن یصحبه" و "فنظروا الی ما" فی الاصل "مایقبل الله" وفی التنبیه" وما یتقبل الله"۔

۳۔ المحاسن ص ۱۳۲ حدیث مستقبل عن ابی حمزة الثمالی۔ فی نسخة النوری "الی وصل ما بین الله"۔

۲۷۔ ابوجعفر علیہ السلام سے روایت ہے : اگر کسی کے سامنے اس کے برادر ایمانی پر عیب لگایا جا رہا ہو اور وہ اس کی مدد کر سکتا ہو پھر مدد نہ کرے اور جواب نہ دے ، صفائی نہ کرے تو خداوند عالم اسے دنیا اور آخرت میں رسوا کرے گا۔

۲۸۔ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا : جب ایک مومن دوسرے مومن سے (ناراضگی یا غصہ میں) "اف" کہتا ہے تو اس کی مخلصانہ محبت سے نکل جاتا ہے اور جب کہتا ہے — "تو میرا دشمن ہے" — تو ایک نہ ایک کافر ہو جاتا ہے کیونکہ خدا ایسے شخص کا کوئی عمل قبول نہیں کرتا جو کسی مومن کی رسوائی میں جلد بازی کر کے اس کا بار بار ذکر کرے اور اللہ کسی ایسے مومن کا عمل قبول نہیں کرتا جو دل سے کسی مومن کے لیے برائی چاہے اگر پردے اٹھا دیئے جائیں تو مومن اور خدا کے درمیان قربت دیکھ کر ساری دنیا مومن کے سامنے جھک جائے اور ان کے معاملات آسان ہو جائیں ان کی اطاعت گذاری کی راہ ہموار ہو جائے اور اگر آسمان سے پلٹائے ہوئے اعمال لوگ دیکھ لیں تو سب کہہ اٹھیں کہ مومن کے سوا خدا کسی کا عمل قبول ہی نہیں کرتا۔

بین الله عزّ وجلّ وبین المؤمن ۔ وخضعت للمؤمنین
رقابهم وتسهّلت لهم امورهم ولانت لهم
طاعتهم ۔ ولو نظروا الیٰ مردود الاعمال من السماء
لقالوا ما یتقبل الله من احدٍ عملاً۔

[۲۹] وعن[1] ابی عبد الله علیه السلام آنه، قال النبی
[صلی الله علیه وآله وسلم] المؤمن حرام کله عرضه
وماله ودمه۔

[۳۰] وعن[2] ابی عبد الله علیه السلام انه قال : لا تبداء
الشماته باخیک المؤمن فیرحمه الله ویخیر
مابک ۔ قال : ومن شمت بمصیبة نزلت باخیه
لم یخرج من الدنیا حتی یغیر ما به۔

[۳۱] وعن[3] اخی الطربال، قال : سمعته یقول اِن لِلّٰه

۱۔ تحف العقول ص ۵۷۔

۲۔ الکافی ج ۲ ص ۳۵۹ وفیه "لا تبدی ء" ـــ "لاخیک" ـــ
و"فیصرها بک" و"حتی یفتتن" وفی آخره "حتی یفتتن"۔

۳۔ بحار ج ۱۶ ص ۶۴ عن کتاب الحقوق للصوری وفیه "حرمة
بیت المقدس وحرمة المؤمن" ۔ واخی الطربال : هو ابراهیم
بن جمیل الکوفی کما فی عین الغزال ص ۱۳ و ۷۶ ۔ السیّد مرتضیٰ
حسین صدر الافاضل غفر الله لوالدیّ ۳ ' صفر ۱۳۸۹ ھ ۔ کربلاءٔ
المقدسه وتم النظر الثالث بتوفیقه تعالیٰ وبحمده فی الثامن
(باقی اگلے صفحہ پر)

۲۹۔ ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مومن مکمل احترام ہے، اس کی آبرو محترم، اس کا مال محترم، اس کا خون محترم ہے۔

۳۰۔ ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت ہے: اپنے برادر مومن کے مذاق اڑانے میں پہل نہ کرو۔ خدا اس پر رحم فرمائے گا اور تمھاری صورت حال بدل دے گا (لوگ تمھارا مذاق اڑانے لگیں گے)۔
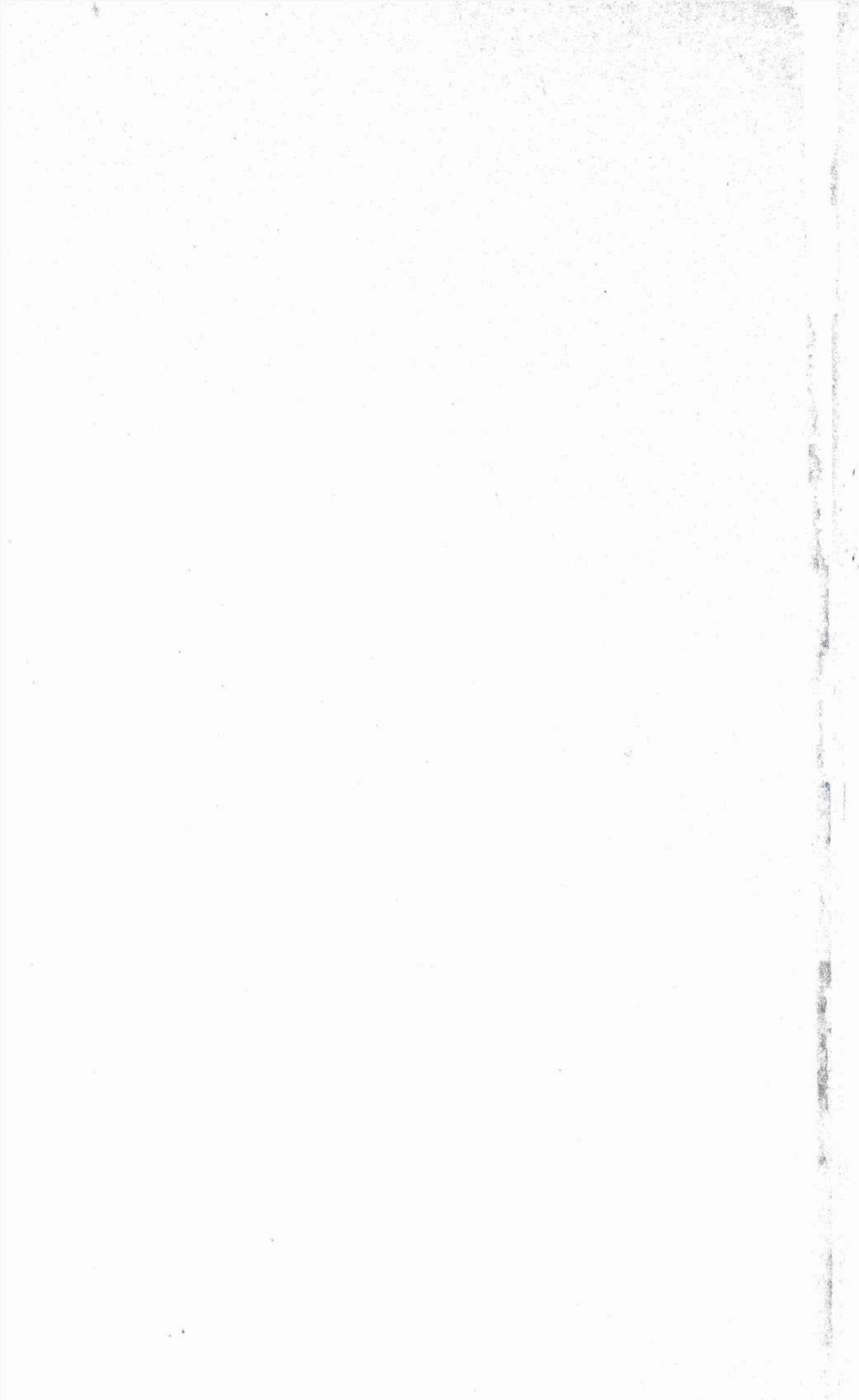
فرمایا: اپنے دوست پر آئی ہوئی مصیبت پر جو شخص مذاق اڑائے گا وہ دنیا سے اس وقت تک نہیں جائے گا جب تک اس کی خوش حالی نہ بگڑ جائے۔

۳۱۔ اخی الطرابل کہتے ہیں کہ میں نے امام سے سنا: زمین پر کچھ چیزیں خدا کی حرمتیں ہیں یعنی قرآن مجید کی حرمت، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حرمت، اہل بیت کی حرمت، کعبہ کی حرمت، مسلمان کی حرمت۔

بحمدہ تعالیٰ ترجمہ ختم ہوا۔ ۱۳ شعبان ۱۳۸۸ھ سہ شنبہ۔ نظر ثانی مکمل ہوئی۔ شب پنجم ذی قعدہ ۱۳۸۹ھ سہ شنبہ ڈمرا جہاز قریب مسقط سفر حج۔ اور ترجمہ پر تیسری نظر بحمدہ تعالیٰ آج ۱۸ صفر ۱۴۰۲ھ کو کراچی میں مکمل ہوئی۔
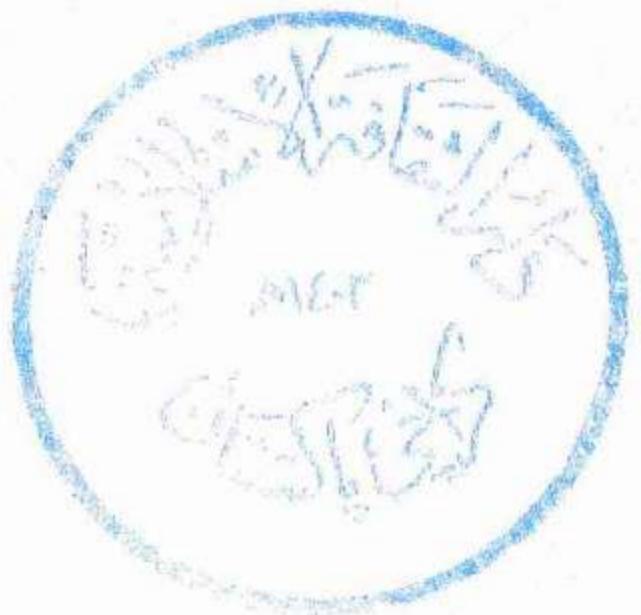
فی الارض حرمات : حرمة کتاب الله وحرمة رسول الله ؐ وحرمة اهل البیت وحرمة الکعبة وحرمة المسلم۔

تم الکتاب فی سلخ محرم الحرام رحم الله الکاتب الجانی۔

عشر من صفر ۱۴۰۳ھ فی کراچی۔

کسی قوم کی قدر و قیمت اور خدمات جاننے کا پیمانہ اُسکی تصانیف و تالیفات ہیں

گرانقدر مطبوعات

- کتاب المومن
- درس قرآن
- مکتب تشیع اور قرآن
- مذہب اہلِ بیتؑ
- فلسفۂ امامت
- تعلیم دین سادہ زبان میں (چار جلد)
- آسان عقائد (دو جلد)
- شیعیت کا آغاز۔ کب اور کیسے
- ہمارا پیام
- آزمائش
- اہل بیتؑ کی زندگی۔ (مقاصد کی ہم آہنگی، زمانہ کی نیرنگی)
- صدائے حضرتِ سجادؑ
- آمریت کے خلاف ائمۂ اطہار کی جد و جہد
- عزاداری۔ احیاء امرِ ائمہؑ
- تفسیر عاشورا
- انقلاب حسینؑ
- حسینؑ شناسی
- پیامِ شہیداں
- عاشورا اور خواتین
- عورت، پردے کی آغوش میں
- آسان مسائل

- مادیت و کمیونزم
- عوامی حکومت یا ولایتِ فقیہ
- آئینِ وہابیت
- نہج البلاغہ سے چند منتخب نصیحتیں
- ۲۰ جواب
- عظیم لوگوں کی کامیابی کے راز
- حضرت محمدؐ
- حضرت فاطمہؑ
- حضرت علیؑ
- حضرات حسنینؑ
- حضرت امام زین العابدینؑ
- حضرت امام محمد باقرؑ
- حضرت امام جعفر صادقؑ
- حضرت امام موسیٰ کاظمؑ
- حضرت امام علی رضاؑ
- حضرت امام محمد تقیؑ
- حضرت امام علی نقیؑ
- حضرت امام حسن عسکریؑ
- حضرت امام مہدیؑ
- اسلامی اتحاد۔ مسلکِ اہل بیتؑ کی روشنی میں
- دعائے افتتاح

دار الثقافۃ الاسلامیۃ پاکستان

۲- جے ۔۔۔ ۴/۵ ۔۔۔ ناظم آباد ۔۔۔ نمبر ۲ ۔۔۔ کراچی